SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, February 27, 2004

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty one minutes past Ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

آعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یسبّح للہ ما فی السّموت و ما فی الارض الملک القدّوس
العزیز الحکیم۔ ھوالّذی بعث فی الامّین رسولاً مّنھم یتلوا علیھم
اٰیتہٖ و یزکّیھم و یعلّمھم الکتب و الحکمۃ و ان کانوا من قبل لفی
ضلٰلٍ مّبینٍ۔ وّ اٰخرین منھم لمّا یلحقوا بھم و ھو العزیز الحکیم۔
ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یّشآء و اللہ ذوالفضل العظیم۔

(ترجمہ) اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح کرتی
ہے۔ جو بادشاہ حقیقی پاک، ذات زبردست حکمت والا ہے۔ وہی تو ہے جس

نے ان پڑھوں میں انہی میں سے (محمد کو) پیغمبر (بناکر) بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے اور (خدا کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔ اور ان میں سے اور لوگوں کی طرف بھی (ان کو بھیجا ہے) جو ابھی ان (مسلمانوں) سے نہیں ملے۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے۔ (سورہ جمعہ ۱ تا ۴)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد حزب اختلاف): جناب والا! Point of order.

سینیٹر الیاس احمد بلور: جناب والا! Point of order.

Mr. Chairman: I thought that we had agreed that point of orders will not be raised during the discussion.

(Interruption)

Senator Dr. Muhammad Akbar Khawaja: Point of order.

Senator Mian Raza Rabbani (Leadr of the Opposition): These are very important points of order.

Mr. Chairman: O.K., then let us take one point of order.

Senator Ilyas Ahmad Bilour: Sir, I have a very important point to raise. Atfer him, I may please be allowed to put my point of order.

جناب چیئرمین: الیاس صاحب! یہ decide ہوا تھا کہ during this debate points of order will not be raised. Even the rules do not allow to raise the points of order.

ہمارے پاس پہلے ہی time کم ہے if you could discuss with me in the Chamber, we could give an opotion.

Senator Dr. Muhammad Akbar Khawaja: Mr. Chairman, I havethemike?

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of the Opposition): Mr. Chairman, these points of order are very important. It was also decided in the Chamber...

Mr. Chairman: Always before the session?

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of the Opposition): Sir, but these are very important points of order.

Mr. Chairman: It is up to you, I have no problem. But the time of the House is at stake. If you feel that these are relevant points of orders----.

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of the Opposition): I think if you could take up Mr. Ilyas Bilour's point of order first,

خواجہ صاحب! آپ پھر بعد میں point of order پر بات کر لیجیے گا۔

and then allow me to raise the point of order and then we can move on to the business of the House.

Mr. Chairman: O.K., then there may be points of order by other people also that is why I do not want to start the practice. Any way, let us start with.

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of the Opposition): Thank you, Sir.

POINT OF ORDER

RE: THE ECONOMIC CONDITION OF THE COUNTRY

Senator Ilyas Ahmad Bilour: Mr. Chairman, my point of order was relating to economy of the country, although the Finance and Commerce Minister, both are not there but the Leader of the House is sitting here and he is competent enough to give them a message. The E.C.C has made a decision, sir, the ex-Minister Finance and ex-Minister Commerce are sitting here very rightly, when ever you give access to the foreign countries for the export and for transit trade, you have to give incentive to your own domestic country.

وہ جو اپنے ملک کی industry ہے that should not suffer. اتنا عجیب کام ہے اور یہاں کہتے ہیں کہ ہم نے economy کو آسمان تک پہنچا دیا ہے۔ اگر 11 ستمبر کا واقعہ نہ ہوتا تو economy کے حال کا پتا لگ جاتا۔ اس پر ہم debate کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بدقسمتی یہ ہے کہ گورنمنٹ نے افغانستان کے لئے transit trade میں vegetable گھی اور cooking oil allow کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے پاکستان کی جو vegetable ghee کی industry ہے، اس کا DTRE ہے، جو ایک rule ہے، جو پاکستان گورنمنٹ نے سارے پاکستان کے لئے بنایا ہے، وہی DTRE ہمارا صوبہ enjoy کر رہاہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ہمیں صرف ایک ہی advantage تھا کہ we are near to Afghanistan. ہماری exports وہاں جا رہی تھی۔ DTRE میں vegetable ghee and cooking oil کو، ایک ہی ساتھ، simultaneously deal کیاہے۔ انہوں نے کیا کیا ہے کہ DTRE کے تحت transit trade کو allow کیا اور DTRE سے گھی اور cooking oil کو نکال دیا ہے۔ اب اتنا بڑا ظلم کیوں کیا؟ ہمیں export allow ہے۔ ہم اگر export کریں گے تو ہمیں refund لینے کے لئے 3% commission دینا پڑے گا۔ I want to bring it on the recod. تین فیصد کمشن refund لینے کے لئے دینا پڑے گا اور 3% income tax اس کے ساتھ دینا پڑے گا۔ 1.25% income tax on export دینا پڑے گا۔ we will not be able to compete with the people جو افغانستان میں transit کرتے ہیں۔ بہانہ کیا ہے کہ وہاں سے مال آتا ہے اور واپس بکتا ہے۔ کوریا سے transit trade میں مال آتا ہے، چائنا سے

transit trade میں آتا ہے۔ وہ یہاں آکر پشاور، کراچی اور لاہور میں بکتا ہے۔

Mr. Chairman: I think, Leader of the House! if you could convey the Honourable Member's point to Commerce Minister.

میرا point بھی یہی تھا کہ اگر آپ پہلے مجھے بتا دیتے کہ آپ کا point کیاہے کہ we ensure the concerned Minister to be here, may be later in the day or the next day because یہ اتنا urgent اور immediate نہیں ہے کہ یہ point لازمی طور پر آج ہی اٹھایا جاتا۔

سینیٹر الیاس احمد بلور: جناب والا! اس میں بڑی urgency ہے۔

جناب چیئرمین: میں ایک آدھ دن کی بات کر رہا ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بلور صاحب میری عرض تو سن لیں۔ میں آپ ہی کی بات کر رہاہوں۔ اگر آپ پہلے بتاتے تو ہم Minister صاحب سے بات کر لیتے تاکہ وہ یہاں موجود ہوتے اور آپ کو اسی وقت جواب بھی مل جاتا۔ بجائے اس کے کہ آپ بات کریں and somebody has to convey you second hand because it is not directly with the Minister, some one will have to convey it. میری یہ عرض ہے کہ اگر پہلے بتا دیتے تو I can request the concerned Minister and ensure that کہ وہ وہاں ہوتے تو آپ کو وہیں جواب مل جائے اور repeat کرنے کی ضرورت نہ پڑے اور آپ اچھی طرح سمجھ جائیں۔ میرا یہ point ہے۔

سینیٹر الیاس احمد بلور: جناب والا! بدقسمتی یہ ہے کہ متعلقہ وزیر صاحب اتنے senior ہیں کہ ان کا اور Prime Minister کا یہاں آنا ایک ہی برابر ہوتا ہے۔ Any how.

جناب چیئرمین: وسیم صاحب انہیں آپ کا point convey کر دیں گے۔

سینیٹر الیاس احمد بلور: میرے کہنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ--

جناب چیئرمین: پہلے وسیم صاحب کو سن لیتے ہیں۔

سینیٹر الیاس احمد بلور: میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ

Federation of Pakistan Chamber of Commerce and Industry, I have taken this matter yesterday. It was in the paper "The Dawn" and in the "Business Recorder" also. This is ruining your Pakistan industry totally. This is ruining your Pakistan Industry totally because the transit trade, people have got lot of money and they pay the money and get the things sorted out.

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے آپ کا point آ گیا ہے۔ میں Leader of the House کو floor دیتا ہوں۔

جناب وسیم سجاد: میں اپنے فاضل دوست کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے کہا کہ I am confident of you to convey this to the honourable Minister. I will do that sir. I will use my utmost competence to convey this but if as you rightly said if he brought this to your notice in advance, we could have asked the Minister to ensure his presence here and to answer that because otherwise it was expected that it is a general debate on which the honourable members will raise certain issue and at the end if there is need, the Minister will respond to those issues.

Mr. Chairman: Thank you.

Mr. Nisar Ahmed Memon: Sir, point of order. It is my submission that there is division in this House therefore, one member from the Opposition and the other should be allowed from the Treasury Benches.

Mr. Chairman: I am coming to you. Yes, Mian Raza Rabbani Sahib.

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! پہلی بات تو میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ کو

Minister Sahib کو request نہیں کرنی، آپ کو Minister کو direction دینی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ Minister کا یہ کام ہے کہ وہ یہاں پر House کے اندر موجود ہوں اور جب House چل رہا ہو اور خاص طور پر جب National Assembly بھی session میں نہیں ہے تو انہیں ہر session میں یہاں پر موجود ہونا چاہیے تا کہ وہ سوالات کے جواب دیں۔

جناب چیئرمین: Office کے timings ہوتے ہیں، کچھ commitments ہوتی ہیں، ورنہ generally they are here.

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد حزب اختلاف): جناب والا! Office کے جو timings ہیں وہ پارلیمان کے اجلاس کے اوپر ان کی سبقت نہیں ہوتی۔

POINT OF ORDER

RE: BRUTAL MURDER OF TWO MALE AND FEMALE CHILDREN

INSIDE THE GADAP POLICE STATION PREMISES

جناب چیئرمین: کئی دفعہ باہر سے بھی visitors ہوتے ہیں، یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد حزب اختلاف): جناب! آپ نے دیکھا ہے کہ برطانیہ میں جس کی ہم آج کل اتنی بات کر رہے ہیں یا امریکہ جس کا ہم کاسہ لیس بنے ہوئے ہیں، وہاں پر بھی جب Congress یا سینیٹ چل رہی ہوتی ہے تو Ministers اپنے دفاتر جو ہیں وہ شام میں یا دوپہر میں ان کو attend کرتے ہیں۔ بہرحال میں جناب! آپ کی توجہ اور آپ کے ذریعے سے وفاقی حکومت کی توجہ ایک نہایت ہی سنگین مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے جناب والا! کہ کراچی کے شہر میں پچھلے تین دن پہلے دو کم سن بچیوں کے brutal murders ہوئے، ہاجرہ اور سسی کے اور آج جناب چیئرمین! اگر آج کا "Dawn" اخبار آپ نے پڑھا ہوتا تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ اتنے آرام سے اپنی کرسی پر نہ بیٹھ سکتے، کیوں کہ "Dawn" نے آج پوری تفصیل کے ساتھ حکومت کی طرف سے جو autopsy report چھپی ہے اس میں جس طرح ان بچیوں کے ساتھ بے حرمتی کی گئی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کے سر شرم سے جھک رہے ہیں۔ ان autopsy reports کے اندر جناب والا! یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان دو

بچوں کے بہت سے ایسے جسم کے حصے ہیں جو آج دن تک نہیں مل پائے۔ ان autopsy reports میں جناب والا! یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان بچوں کے جسم کو کتے اور بلیوں نے sir, these are the words used in the official autopsy reports which have been quoted with numbers and which have been given in inverted commas کہ کتے اور بلیوں نے ان بچوں کے جسم کو nibble کیا ہے اور ان کو کھایا ہے۔ یہ تمام کا تمام واقع جناب والا! گڈاپ کے پولیس اسٹیشن کے احاطے کے اندر ہوا ہے اور اس کے باوجود وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت اس مسئلے کے اوپر خاموش بیٹھی ہوئی ہے۔ جناب والا!

This is a violation of the fundamental rights. This is a violation of the rights of women and minor children

جناب! یہ اس لئے ہو رہا ہے کہ پاکستان کو رفتہ رفتہ ایک Police State بنایا جا رہا ہے اور یہ اس لئے ہو رہا ہے کہ ہم نے پاکستان کے اندر پولیس کو اور Security Agencies کو نام نہاد terrorism کے خلاف امریکہ کو خوش کرنے کے لئے ایک کھلا licence دے دیا ہے کہ آپ جس کو چاہو اٹھاؤ۔ آپ جس کو چاہو اٹھا کر جیل کے اندر لے جاؤ۔ جناب والا! یہ اس لئے ہو رہا ہے کہ آپ پاکستان کے اندر Federal Government کی فوج کو وہاں پر آپ نافذ کرنا چاہ رہے ہیں۔ جناب والا! یہ اس لئے ہو رہا ہے کہ آپ نے Police Order 2002 کے اندر ان کو اتنا اختیار دے دیا ہے۔

جناب والا! میری آپ سے گزارش ہے کہ یہ ایک نہایت ہی sensitive مسئلہ ہے۔ یہ ایک نہایت ہی عوام related مسئلہ ہے۔ میری آپ سے گزارش یہ ہو گی کہ آپ وفاقی حکومت کو یہ ہدایت کریں کہ دوپہر کے session کے اندر جو متعلقہ وزیر ہے Minister of Interior وہ آ کر اس مسئلے کے اوپر statement دیں اور وہ آ کے Federal Government کی position بتائیں اور وہ آ کر یہ بھی بتائیں کہ یہ حکومت کیا کر رہی ہے کیوں کہ آپ دیکھ لیں کہ کل State Department کی جو report آئی ہے اس میں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ اس دور میں custodial killings بڑھی ہیں۔

This is not a light matter, the FederalGovernment should face it and the Opposition in protest against this attitude of the government is walking

out.

(اس موقع پر اپوزیشن ایوان سے واک آؤٹ کر گئی)

Mr. Chairman: Before you walk out may I just mention one thing, this issue was raised in the last sitting, I have talked to the Interior Minister already and he will be here in the afternoon to give a statement on this.

Senator Wasim Sajjad (Leader of the House): Sir, I would like to respond to this point of order. This is a very tragic and unfortunate incident and on behalf of the government we would like to condemn it in the strongest possible terms. I would like to assure the honourable Senators in the House that this matter will be fully investigated and anybody found responsible will be punished in accordance with law, there will be no leniency whatsoever shown and we will ensure that this investigation is carried out as expeditiously as possible. Thank you.

Mr. Chairman: And the Interior Minister said that he will be here and give a statement on that. Yes, Memon sahib.

Senator Nisar Ahmad Memon: For the purpose of record of this House, let me communicate to our worthy Senator from the Opposition benches that perhaps he has missed that the action has been taken by the Government of Sindh, the Chief Minister of Sindh is on record to have allocated all this matter for a judicial inquiry by the High Court of Sindh. I thought, I just like him to know for purpose of the record that this action has been taken by the Sindh government. I also condemn this kind of brutal murder of the civilians, particularly of the children in this

country and therefore, as I agree fully with the Leader of the House that this matter should be responded by the Federal Government because the matter is a serious one and there are other matters which relate t.. the law and order, those should also be brought to the attention of the House. Now I am happy that our friends are back here and they would listen to what I am saying.

Now, as a second point I am going to say but for the purpose of record, I like to mention that this matter has received the attention of SindhGovernment, the matter has gone to the High Court, they have asked Sindh High Court to conduct a judicial inquiry and in addition to what has been said, I fully endorse that this is a brutal murder and we condemn it and that there should be a statement by the Federal Government.

The second point that I wanted to speak Mr. Chairman, that I have a request to make in this House. Number 1, that I have already said that everybody should be in time. If you have said 10 O'clock then Session should start at 10 O'clock, whether or not the House has a proper quorum. It is after the ringing of bell, if quorum is not there, then it can be postponed. This is my request. Now in order to proceed further on the subject which is the Presidential Address.

May I request that there has been in the pervious days addresses by the Opposition where they have mentioned that a "stranger in the House". Now I think this kind of statement calling the President of the Republic as a "stranger" does not behave well for the country and in fact they are endangering the Parliament because President is part of the Parliament and since they are attacking the person of President, he is not

only General Pervaiz Musharraf, he is President of Pakistan, therefore, they are attacking the security of the country, the national security and therefore, I request you that all those words should be expunged from the proceedings of this House. Thank you Mr. Chairman.

Senator Dr. Muhammad Akbar Khawaja: Mr. Chairman, I have the mike, please if I could have a minute.........

Mr. Chairman: There is no personal explanation made to you, please sit down.

رضا صاحب نے اگر address کیا تو کسی capacity میں address کیا' اب آپ تشریف رکھیئے۔ جی'بی بی یاسمین شاہ۔

POINT OF ORDER

RE: PROTEST OVER THE PUTTING OFF THE SINDHI NEWS UNIT FROM THE PTV NATIONAL CHANNEL

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ 26 فروری کی کاوش اخبار کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ ہمارے PTV سے ایک پروگرام آتا ہے PTV National کے نام سے' جس میں کہ چاروں صوبوں کی نمائندگی ہوتی ہے۔ اس میں ہمارے وفاقی سیکرٹری سید انور محمود کی صدارت میں جو اجلاس ہوا ہے اس میں انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو سندھی خبروں کا یونٹ ہے اُسے بند کیا جائے۔ میری یہ گزارش ہے کہ اگر اس میں چاروں صوبوں کی نمائندگی ہو رہی ہے تو سندھ کی کیوں بند کی جا رہی ہے؟ اگر بند کرنی ہے تو چاروں صوبوں کی کریں' ایک کی کیوں کی جا رہی ہے؟

جناب چیئرمین: وسیم صاحب یہ Information Ministry کا معاملہ ہے' ان کا آپ point take up کر دیجئیے گا کہ وہ کہہ رہی ہیں کہ سندھی خبروں کا unit بند ہو رہا ہے۔

Senator Wasim Sajjad (Leader of the House): Sir, I was informing the Commerce Minister of the very vital and heavy point of

order raised by Mr. Ilyas Bilour and I am trying to explain to him what the issue was sir but I am sorry, he did not hear--------------

جناب چیئرمین: ان کا point تھا کہ انور محمود کی کوئی meeting تھی جس میں Secretary Information said that the Sindhi News Section is being closed in the National T.V. Please take it up with the concerned Minister. I think, he has already an idea, we can hear. Bilour Sahib keep it brief and to the point please.

POINT OF ORDER

RE: EXPORT AND DTRE SYSTEM REGIME.

Senator Ilyas Ahmad Bilour: Sir, my submission to the honourable Minister is that the government is claiming the export and DTRE system regime on one hand, DTRE regime is closed by for the vegetable ghee and cooking oil, simultaneously, in the same meeting of ECC, as they have allowed the Transit Trade of vegetable ghee and cooking oil.

They are saying that vegetable ghee and cooking oil going to Afghanistan, comes back and our revenue is effected. My submission to the honourable Minister is that I am a producer, suppose, I import, produce and send according to the Law, according to the instructions of the Minister and Ministry of Commerce.

اور وہاں سے یہ ہو تا ہے کہ جلال آباد سے stamp بھی لگ کر آتی ہے کہ thing has been received. باقی وہاں سے smuggle ہو کر واپس آتا ہے تو اس میں میری کوئی responsibility نہیں ہے sir. DTRE Scheme میں سے vegetable ghee and cooking oil کو immediately نکال کر، ساتھ ہی Transit Trade میں vegetable and

This is harming the industry in NWFP, law ۔ کر دیا گیا ہے cooking oil allow
کی State Bank آپ کے unemployment, اور اس کے ساتھ and order situation
سب سے نیچے ہے' unemployment کی ملک میں already NWFP کے مطابق figures
سب سے زیادہ unemployment وہاں ہے۔ Sir, مجھے سمجھ نہیں آتی ہے کہ Government of
Pakistan کے ECC جو کے مالک بیٹھے ہوئے ہیں' وہ with a statement ایسے decisions
کیوں کرتے ہیں۔ Foreigners کو تو allow ہے کہ گھی ادھر افغانستان میں لے جائیں اور
وہاں سے واپس آ کر پشاور میں بکے گا' پشاور یا حطار میں یا ہمارے صوبے میں باقی جگہ پر
industries لگی ہیں' ان کو DTRE Scheme سے کیوں allow نہیں کرتے ہیں؟ Sir,
DTRE Scheme میں اس کی export allowed ہے۔ ابھی یہ فرمائیں گے' export
allowed ہے' export allowed ہے لیکن export میں ہمیں 3% income tax دینا پڑتا
ہے نمبر 1۔ چھ مہینے کے بعد refund ملتا ہے اور جب چھ مہینے کے بعد ملتا ہے تو اس refund
پر 3% رشوت دینی پڑ جاتی ہے۔ I am categorically saying on the floor of the House
here کہ comission کے بغیر ہمیں refund نہیں ملتا sir, اور کسی کو نہیں ملتا۔ نہ ہمیں'
کسی کو بھی نہیں ملتا۔

جناب چیئرمین: اچھا' تشریف رکھیں let's hear say the Minister.

سینیٹر الیاس احمد بلور: میرے ساتھ یہ رعایت ہوتی کہ جب میرا آدمی جاتا ہے' اس
سے میرے نام کی وجہ سے 2% لے لیتے ہیں' and that's all, I had to pay money.

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں let's hear the Minister. Minister of Commerce

جناب ہمایوں اختر خان (وفاقی وزیر برائے تجارت): جناب چیئرمین! کافی
elaborate question ہے۔ اگر سوال یا call attention notice آتا تو میں بہتر جواب دیتا
لیکن میری جو knowledge ہے' میں اس میں جواب دے دیتا ہوں۔ Negative list Afgan
Transit Trade میں 1996 میں پہلی دفعہ وجود میں آئی تھی اور بڑھتی' بڑھتی ان کا نمبر 24 ہو
گیا تھا۔ جب سے نئی افغان حکومت آئی ہے تو ہم پر ان کی کافی insistence تھی کہ ہم

negative list کو review کریں۔ پچھلے کچھ مہینوں سے یہ review جاری ہے، ہم نے پہلے کچھ items کم کئے تھے اور 14 دوبارہ کم کئے ہیں۔ Honourable member یہ تسلیم کریں کہ vegetable گھی جیسی روز مرہ کے استعمال کے item کو Afghan Transit Trade کی negative list میں ڈالنا، جس کا حکومت افغانستان سے ایک معاہدہ ہے، تو یہ مناسب بات نہیں ہے۔ دوسری بات انہوں نے کہی، صحیح فرمایا کہ vegetable گھی کی land root سے افغانستان میں export کی کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ اگر proper procedure follow کیا جائے تو sales tax refund اور duty draw back اس export کے لئے دونوں available ہیں۔ صرف یہ کیا گیا ہے کہ DTRE Scheme جوکہ ایک نئی Scheme ہے، جس تحت کے آپ اس Scheme میں اگر register ہوں تو آپ اپنا تمام raw material جو گھی یا cooking oil بنانے کے لئے ہے، وہ بغیر کسی duty کے import کر سکتے ہیں۔اس Scheme سے اس کو نکالا گیا ہے کیونکہ اس میں بڑے واضح اور blatant abuses رکھے گئے تھے۔ Export allowed ہیں duty drawbacks allowed ہیں Sales Tax Refund بھی allowed ہے۔

میں یہ بتاتا چلوں کہ ہماری افغانستان کی exports پچھلے fiscal year میں دگنی ہوئیں تھیں اور ساڑھے تین سو ملین ڈالر پر پہنچ گئیں اور اس سے پہلے سات مہینے میں پانچ سو ملین ڈالر سے بڑھ چکی ہیں اور export میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں، بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہیں افغانستان کو۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please follow the procedure on this.

دیکھیں جو طریقہ ہے آپ اس سے move کریں اپنا اور آپ کے پاس options ہیں اور rules کے حساب سے move کریں We can't consume too much time on this۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ: جناب چیئرمین! آپ نے مجھے اجازت دی ہے پہلے۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں خواجہ صاحب آپ تشریف رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ: جناب چیئرمین! ایک منٹ۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔

Let us now go on with the business. There are other options for you to bring your grievances or your points to the notice of the House. Let's follow those procedures.

There is no end to it. Please sit down, Khawaja Sahib, please - نہیں جی نہیں غفور صاحب آپ بھی تشریف رکھیئے جیسا کہ آپ نے خود ہی بولا ہے کہ procedure sit down کو follow کریں let us follow the procedure

سینیٹر پروفیسر غفور احمد: میں یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ وفاقی حکومت نے روزنامہ نوائے وقت کے اشتہارات پر پابندی کیوں عائد کی ہے؟ کیا وجہ ہے اس کی؟

جناب چیئرمین: پھر آپ لکھ کے بھیجیں ناں۔ یہ Point of Order کا issue نہیں ہے۔ Point of Order is something of a different nature آپ کو مجھ سے زیادہ پتہ ہوگا اس کا۔

سینیٹر پروفیسر غفور احمد: جناب چیئرمین! روزنامہ نوائے وقت ایک اہم روز نامہ ہے اس کے اشتہارات پر پابندی عائد کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: یہ Leader of the House آپ کو convey کر دیں گے Information Ministry کے ذریعے سے۔ خواجہ صاحب آپ تشریف رکھیئے۔ اس طرح پھر آپ کا کام آگے نہیں چلے گا۔ اس کے لئے آپ کے پاس اور بھی options ہیں۔

I can't allow every body. I have to draw the line somewhere. Please sit down, please sit down. We will take up the leave applications now. Khawaja Sahib, please sit down. It is very clear now. We can not just want like this. I will request the members, let us abide by agreed rules that we have for this and let us bring in the proper manner whatever is there. If

it is very urgent, come to me in the chamber otherwise there are other options available. Let us now take up agenda because we have many speakers left. It will be unfair to the other members.

(مداخلت)

Mr. Chairman: It will be handled according to the procedure. There is a procedure for everything. It will be handled in that procedure. Leave applications.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین: حافظ عبدالمالک قادری حج کی ادائیگی کے سلسلے میں ملک سے باہر ہیں اس لئے انہوں نے مورخہ تین مارچ تک کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد اکرم بعض کاروباری مصروفیات کی بنا پر مورخہ 25 فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: پروفیسر ڈاکٹر محمد ساعد ناسازئی طبیعت کی بنا پر مورخہ 18 فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب امان اللہ کنرانی ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ 23 فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی

درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب اسفند یار ولی نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 29 فروری تا 10 مارچ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترمہ گلشن سعید نے ناسازئی طبیعت کی بنا پر آج مورخہ 27 فروری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب احمد علی نے اطلاع دی ہے کہ وہ کراچی میں سرکاری مصروفیات کی وجہ سے آج مورخہ 27 فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

Mr. Chairman: We may resume for the discussions on the motion moved by Mr. Wasim Sajjad, Leader of the House, on behalf of Minister Incharge of the Parliamentary Affairs, on 20th February. There are watches all around, I will request the honourable members to please keep an eye on the time. Mr. Mushahid Hussain, please take the floor.

DISCUSSION ON THE PRESIDENTIAL ADDRESS.

Senator Mushahid Hussain Sayed: Thank you sir. BISMILLAH IRRAHMANIRRAHIM. First of all I would like to complement you, Mr. Chairman, for initiating this debate in a very democratic manner in which both sides of the aisle who are vital for promoting the democratic process and play the due role in a free and

frank manner.

اور مجھے خوشی ہے کہ اس debate میں کھل کے باتیں ہوئی ہیں اور issues پر discussions ہوئی ہیں اور یہی بنیاد ہے پاکستان کی جمہوریت کی۔ اگر یہ پارلیمنٹ، یہ سینیٹ ہماری relevant ہو گی تو پھر ہی جمہوریت آگے چلے گی۔

صدر صاحب نے اپنی speech میں دو باتیں کہی تھیں جو کو میں سمجھتا ہوں بڑی اہم ہیں۔ and I would like to focuss on those two areas. No.1 انہوں کہا تھا کہ پاکستان کی ترقی کے لئے، پاکستان کے استحکام کے لئے جموری عمل ناگزیر ہے۔ اور انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ پاکستان میں ہماری یہی کوشش ہونی چاہئیے کہ پائیدار جمہوری نظام ہو تاکہ آئندہ مارشل لاء نہ لگ سکے اور پارلیمنٹ اپنا tenure complete کر سکے۔ and I think that is the crux of the whole thing

دوسری بات جو انہوں نے کہی تھی کہ موجودہ challenges ہیں جن کا انہوں نے خود تذکرہ بھی کیا اس کو counter کرنے کے لئے، اس کو meet کرنے کے لئے ہمیں کیا حکمت عملی اختیار کرنی چاہیئے۔ انہوں نے اس سلسلے میں دو باتیں کہیں ایک اقتصادی حوالے سے اور دوسرا انہوں نے کہا تھا strong defence اس میں، میں کچھ اضافہ کرنا چاہوں گا کہ سیاسی عمل کا کیا role ہو سکتا ہے۔ in strengthening Pakistan's national security and in surmounting these challenges. پہلے میں آتا ہوں کہ یہ جو point ہے پائیدار جمہوریت کا۔ بنیادی مسئلہ جناب چیئرمین، یہ ہے کہ پاکستان میں سیاسی قوتوں کے درمیان basic rules of the game نہیں رہے جس کی بنیاد پرجمہوریت کی گاڑی آگے چلے اور کوشش یہی رہی ہے کہ shortcuts ہوں۔ آپ نے دیکھا کہ اس سے civil-military relations بھی affect ہوئے اور جتنے بھی مارشل لاء لگے پچھلے تیس، پینتیس سالوں میں، اس کی تائید، اس کی حمایت اس کی support اس کی endorsement, political forces نے کی۔ 69 میں بھی اور یہ one point agenda بن جاتا ہے جی کہ اس کو نکالو اور ہمیں لاؤ۔ ایک داغ لگا کر اس طریقے سے۔69میں جب یحییٰ خان کا مارشل لاء لگا

that had the support, that had the backing of the political forces. In 1971 also we saw that an elected majority party of Pakistan, in its first free and fair elections, was subjected to military action with the support, with the connivance of political forces.

75 میں بھی ہم نے دیکھا۔ وہ بیٹھے ہیں' ہمارے بھائی ہیں' ہمارے دوست ہیں اسفندیار ولی خان
صاحب' ان کے والد محترم خان عبد الولی خان صاحب۔ he was leader of the Opposition,
there were two governments in the Opposition ان کو غدار قرار دیا گیا اور وہی روایت
سپریم کورٹ نے بھی کہا جی endorse بھی کر دیا اور military action لیا گیا and the
result is before you۔ 1977 میں وہی ہوا one point agenda, get Bhutto out,
agitation ہوئی اور اس کے نتیجے میں بھی مارشل لاء لگا۔ 79 میں بھی یہی ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ
ذوالفقار علی بھٹو کا جو trial تھا it was a political concocted trial and it was a
removal of the political rival by the then military regime, who uses the political forces and the judiciary and it was tantamount to judicial murder

اس میں بھی سیاسی حکومتوں نے ساتھ دیا۔ 1999 کا جو پچھلا مارشل لاء تھا اس میں بھی میرا خیال
ہے شاہد عبدلصمد خان اچکزئی صاحب ہوں یا عاصمہ جہانگیر صاحبہ ہوں' سارے لوگوں نے welcome
کیا مٹھائیاں بانٹی۔ میں تو کہتا ہوں کہ 77 کا coup جو تھا۔ وہ Urdu medium coup تھا وہ
right wing نے support کیا۔ 1999 کا coup تھا وہ غالباً English medium coup تھا۔ وہ
بھی left, liberal, secular, anglo crowd and donors ان سب forces سب نے
support کیا تو میرا خیال ہے

we should learn Mr. Chairman, from the correct record, where have we faulted, and we should accept and share the responsibility, half the time this country have been ruled by they political forces and half the time by the military, and if blame have to be apportioned, it should be apportioned equally but my view is that let us learn from these mistakes and let us

move on rather than being stuck, rather than being hostaged to events of the past, polarization of the past

اور اس حوالے سے basic بات ہے کہ rules of the game بنائیں۔ یہ اچھی بات ہے کہ جنرل
مشرف خود کہہ رہے ہیں کہ مارشل لاء نہیں لگنا چاہیے

because martial law does not serve the interest of any country and it creates more problems than solve and we should learn from those experiences

اور ہمیں ابھی ایک سنہری موقع ملا ہے جناب چیئرمین' that we can build up this
democracy اس ایوان میں' میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی ساری سیاسی قوتیں موجود ہیں elect
ہو کر آئیں ہیں

and we should accept all those sitting in this House are both patriots and democrats. They all have a role to play whether they are on that side of the aisle or whether they are on this side of the aisle and if we do not move forward, then we will have a reverse gear, we will be stuck with the one point agenda and we will be back to square one.

مجھے کسی نے کہا جی کہ we want to get rid of General Musharraf میں نے کہا کہ
مشرف جائے گا تو کیا ہو جائے گا تم لوگ تو نہیں آؤ گے نہ۔ جنرل آئندہ خان آئے گا۔ پھر
جمہوریت کی جدوجہد ہوگی' پھر وہی بات ہوگی۔ ایوب کو نکالو جی یہ ہوجائے گا۔ بھٹو کو نکالو یہ
ہوجائے گا۔ بے نظیر کو نکالو یہ ہو جائے گا' نواز شریف کو نکالو یہ ہو جائے گا' مشرف کو نکالو یہ
ہوگا تو یہ بات ختم ہو چکی ہے we should be in a part of 21st century civilised
democracy اور بنیادی بات

Mr. Chairman, its not just have elections, having a parliament, its also having a democratic mindset and a democratic attitude. That is where we are fault at. We use the ballot boxes to come to par, but then we are not willing to tolerate the Opposition and the Opposition is not willing to tolerate the government.

اور آپ دیکھیں یہ رویے ہر جگہ expressہوتے ہیں۔ حال ہی میں جو واقعات ہوئے ہیں ان کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ یہ دونوں طرف سے عکاسی کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اس پر کھل کر بات ہونی چاہیئے ۔ Because we are in the highest organ of the state today, the Upper House of the Parliament.

یہ پونم کا issue اور دوسرا nuclear issue اس کو میں لینا چاہتا ہوں۔ میں سمجھتا تھا کہ پونم نے پارلیمنٹ لاجز میں اجلاس بلایا تو کیا کسی کا نکاح ٹوٹ جانا تھا۔ کیا قباحت ہو جانی تھی، کرنے دیتے۔ گفتن، نشتن، برخاستن، ان کا بیان آنا تھا۔ تنقید آنی تھی، اخبارات میں چھپ جاتا۔ We should have moved on. مجھے یاد ہے جب میں وزیر اطلاعات تھا۔ کالا باغ ڈیم کا issue اس وقت بھی آیا۔ میں ڈاکٹر قادر مگسی صاحب کو ملنے گیا جو اب پونم کے قائد ہیں۔ میں نے کہا آپ پاکستان ٹیلی ویژن پر آئیں، کالا باغ پر debate ہونی چاہیئے۔ جو آپ کہیں گے ہم اس کو include کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ آپ میری بات کو برداشت نہیں کر سکیں گے۔ میں بہت سخت باتیں کروں گا۔ میں نے کہا کیا کہیں گے آپ؛ انہوں نے کہا میں نے پنجاب کو بڑی گالیاں دینی ہیں۔ میں نے کہا پنجاب کو گالی دے دیں۔ پنجاب ایک صوبہ ہے، پاکستان کو گالی نہ دیں۔ That is what is important for us صوبے ہیں اس میں اختلافات ہو سکتے ہیں۔ ہمارے ہو رہے ہیں۔ قادر مگسی صاحب تشریف لائے۔ Mr. Chairman 84 minutes of unedited interview on Pakistan Television of Dr. Qadir Magsi جس کو لوگ، کوئی غدار کہتا ہے، کوئی دہشت گرد کہتا ہے۔ یہ تو ہمارا شیوہ بن چکا ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا، لوگ یہ کہتے ہیں۔ کوئی فرق نہیں پڑا۔ یہ اگر ایسا ہوتا۔ تو We should have withdrawn ویسے بھی پونم جو ہے میرے خیال میں کوئی اتنا خطرناک organisation نہیں ہے۔ اس کی تو پیداوار، مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہاں سے پیدا ہوئی تھی۔ 13 اکتوبر 1998 کو جب پونم نے جنم لیا تھا۔ مجھے لگتا تھا کہ شاید کسی نے آنکھ ماری ہے۔ پونم نے جیسے اس وقت احساس محرومیت کی باتیں کیں ۔ اس کے بعد دو دن بعد جب اس وقت کے آرمی چیف جنرل کرامت کا بیان آیا وہ

پونم کی زبان ہی بول رہے تھے کہ احساس محرومیت بہت ہے۔ جب 12 اکتوبر 1999 کے بعد پونم کے لیڈر سب سے پہلے 6 نومبر 1999 جنرل مشرف صاحب کو ملے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے روشنی کی کرن نظر آئی ہے۔ پونم میں بھی کوئی باہر کے لوگ نہیں ہیں، میں باقی کے نام نہیں لے رہا لیکن میں کہہ رہا ہوں کہ These were also sometime part of the establishment اور ان کا رول بھی رہا ہے اور انہوں نے role play بھی کیا ہے۔ ویسے بھی as a matter of principle democratic process میں

whether it's PONUM or anybody else it has the right to give their point of view. They should be there

اور اس قسم کی غلطیاں ہم نہ دہرائیں۔ میں تو کہتا ہوں

let us make no new mistakes, let us not repeat earlier mistakes

اور آپ نے اچھا کیا کہ ان کو Privileges Committee کو بھیجا۔ میرے خیال میں ان کے خلاف cases withdraw ہونے چاہئیں۔

دوسری بات میں nuclear issue کی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ دیکھیں کہ nuclear issue ایسا issue ہے جو ہمارے سارے پاکستان کے عوام، پاکستان کی ہر سیاسی جماعت کے ورثہ میں آتا ہے everybody plays the role in that پچیس سال سے یہ nuclear پروگرام رہا۔

It survived eight Prime Ministers, six Army Chiefs, four Presidents, two Martial laws and four dismissal of the goverments. It is very important issue and it is above any consideration of party.

اب کیا چیز ہو رہی ہے کیونکہ ہم نے political point scoring کرنی ہے۔ ہم نے damage کرنا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں at times, national interest also because of partisan politics میرے پاس سٹیفن کوہن نے آرٹیکل لکھا ہے۔ American academic انہوں نے آرٹیکل لکھا اور انہوں نے کہا ہے 16th of February New York Times میں اور وہ کہتے

ہیں۔

President Musharraf may be telling the truths, strategically it is unlikely that the Pakistan Army, let alone intelligence officials would have directed Dr. Khan to sell nuclear secrets to North Korea, Libya and Iran, Why? it is more important for Pakistan to keep good relation with China than North Korea and selling to North Korea certainly angers the Chinese.

وہ کہہ رہے ہیں ایک famous American جو یہودی بھی ہیں، امریکن اخبار میں کہہ رہے ہیں کہ جنرل مشرف نہیں ملوث، پاکستان فوج نہیں ملوث، لیکن یہاں پر آتا ہے کہ نہیں جی آپ ملوث ہیں۔ آپ کو terrorist declare کیا جائے، sancation لگائی جائیں۔

پرسوں ایران میں کیا ہوا ہے الیکشن میں دھاندلی ہوئی ہے۔ شور مچا لیکن ان کی جو human rights کی خاتون ہیں جس کو نوبل انعام ملا ہے شرین نبادی نے کہا جناب ایران پر sanctions نہ لگائیں یہ ہمارا مسئلہ ہے ہم اس کو resolve کریں گے۔ That should be the thinking پھر آپ نے دیکھا انٹرویو بھی آرہے ہیں۔

I have great respect for Mohterma Benazir Bhutto and I had a very good meeting with her in Washington D.C.

لیکن میرے خیال میں اتنا قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہیئے۔ 6 نومبر 1992 کو NBC کو She gave an interview former Prime Minister انہوں نے کہا کہ I was out of loop on the nuclear programme. مجھے فوج نے nuclear programme میں شامل نہیں کیا۔ مجھے معلوم نہیں تھا کیا ہو رہا ہے۔ یہ اس وقت کہا۔ 23rd February, 2004 ابھی حال ہی میں BBC interview کو آتا ہے Asia Today میں۔ انہوں نے کہا yes I was in the loop اور میں نے nuclear programme کے متعلق بنیادی فیصلے کیے۔ میں نے فیصلہ کیا کہ enrichment level کم ہونا چاہیئے۔ میں نے فیصلہ کیا کہ nuclear کے exports نہیں ہونے چاہئیں۔ and she also said on an another occasion that I am the mother of the missile programme انہوں نے کہا کہ یہ میں نے President اور Army Chief کو اس

she was fully in the knowledge and know of پالیسی پر قائل کیا۔ اس کا مطلب ہے
کرتا ہے کہ جی ہم politically suit کیونکہ اس وقت یہ کہنا شاید the nuclear programme
نے nuclear non-proliferation کی بات کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کے جو
patterns ہیں

where politically it may be convenient to us to say certain things while politically it may not be convenient to say something else. That should not be there because if the National interest is there, the National interest should be supreme for everybody. I would say the National interest has been served by all Governments from Mr. Zulfiqar Ali Bhutto to Pervez Musharraf.

اگر ذوالفقار علی بھٹو کو credit دیا گیا ہے it is a good thing, President نے ٹھیک کہا کہ
he had started the nuclear programme and we all own to it میرے خیال میں
بہتر ہوتا اگر یہ بھی کہہ دیتے وہ کہ یہ Prime Minister Muhammad Nawaz Sharif
کے دور میں despite the pressure nuclear دھماکے ہوئے۔ اس دوران جو بھی حکومتیں
آئیں، چاہے بے نظیر بھٹو صاحبہ کی یا جنرل ضیاء الحق صاحب کی، انہوں نے بھی nuclear
programme کو protect کیا اور preserve کیا

and I think, that is the bottom line. I think, instead of just point scoring, blame game we have to set the record straight and then we have to move on.

ویسے بھی میں سمجھتا ہوں کہ جو احساس محرومیت کی بات ہوتی ہے وہ چاہے دوسرے دوستوں کی
ہو، ہماری history میں یہ چیز کافی ہے۔ it is a cheque at past. اب وقت آ گیا ہے کہ all
political forces, all institutions in Pakistan have to work together اس وقت جو
صورت حال ہے اس سے صرف حکومت پر pressure نہیں ہے، اپوزیشن کی بھی اتنی ہی
responsibility ہے کہ وہ بھی پاکستان کو آگے چلائیں اور اسے ایک coordinated

strategy سے چلایا جائے۔

And what is the strategy? President Musharraf in his speech mentioned and he rightly said about economy and defence. But I think, he did not mention one very important missing dimension that is "Political System" because unless you have political stability, unless you have the political rules of the game we will not be able to counter those challenges. I think, in that respect I feel, that three elements of the strategy should be very clear. In my view to re-enforce both, a sound economic base and a strong defence capability.

No. 1, Parliament, Parliament is the basis. We have to strengthen Parliament.

آپ کو یاد ہو گا جناب چیئرمین! کہ جب پچھلے سال دوسرے مسلم ممالک کے اوپر بڑا pressure تھا تو انہوں نے کیا کیا؛ ترکی پر pressure آیا کہ امریکن فوجوں کو عراق میں آنے دیں۔ انہوں نے اپنی پارلیمنٹ بلائی اور پارلیمنٹ میں فیصلہ ہوا۔ لبنان میں pressure آیا حزب اللہ پرکہ جناب! آپ اس کو ban کریں۔ انہوں نے کہا کہ حزب اللہ پارلیمنٹ کے ممبرز ہیں، ہم یہ فیصلہ نہیں کر سکتے۔ پاکستان میں جب عراق کا issue آیا، پاکستان کی پارلیمنٹ نے، اس ایوان نے، سینیٹ نے، یہ سب کو credit جاتا ہے ' Opposition as well as the treasury انہوں نے unanimous resolution pass کیا۔

A resolution was passed with complete unanimity opposing the war on Iraq and setting out the National Agenda. I think, that is, what is important. Here I would say Mr. Chairman, you should also take the initiative. It is I think, unfortunate and very regrettable that Parliament is not playing the role it should play.

گورنمنٹ کی طرف سے legislation نہیں آ رہی۔ یہ جو چیز ہے کہ اجلاس ہفتہ میں صرف تین دفعہ ہوتا ہے۔

آئے ہوئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ بابر Mr. Chairman, have daily sessions, resolutions
خان غوری کے 100 resolutions آئے ہوئے ہیں۔ پروفیسر خورشید صاحب کے تیس چالیس
resolutions آئے ہوئے ہیں۔ Motions under rule 194 آئے ہوئے ہیں۔ ان کو discuss
کرائیں جی

keep us busy, we are paid to do this job and we should do it well to serve our constituency and to serve our country and for our country this is extremely important. Parliament has to become relevant and committees

بنوائیں۔ اس میں سب کو شامل کریں۔

So if Parliament is relevant, if Parliament is active

ویسے تو بش صاحب نے certificate دے دیا ہے کہ

Parliament is active and I think, we have become active now. That should be strengthened that is No. 1. Because this Parliament I think, Mr. Chairman, after 1970 it is the most representative Parliament in the history of Pakistan. Everybody, all political forces

کسی نے elections کا boycott نہیں کیا۔ سب اس پارلیمنٹ میں شامل ہیں

that is No. 1. No.2, our concept of national security. We view national security largely only in military terms, whether it is the army or the missiles or the atom bombs or tanks,

وہ بڑے ضروری ہیں۔

They are crucial, they are vital, but in these modern times the concept of national security has to be enlarged, has to be broadened, has to be widened to include the people who are the vital raise or death of any national security.

اس میں آپ کا Constitution آتا ہے، اس میں آپ کی پارلیمنٹ آتی ہے، اس میں آپ کی
political parties آتی ہیں، یہ ملک کو جوڑتی ہیں، they are a factor of national unity.

کتنے لوگ موجود ہیں They strengthen, you can see this House, Mr. Chairman, ہر قسم کے لوگ موجود ہیں، ہر سوچ کے لوگ موجود ہیں، ہر مکتبہ فکر کے لوگ موجود ہیں۔

Mr. Chairman: Please keep the time factor in mind.

Senator Mushahid Hussain Sayed: Thank you, sir. I will do that. So, these are important: human rights, rule of law, provincial autonomy, these are all vital elements in building up any national security and I think these elements must be incorporated. We have to have a broad based national security which can resist pressures, which can preserve and promote the national interests and I feel that on the issue of nuclear programme, it was a very difficult crisis. We have managed to preserve that because of a geo-political role and because it was handled, it was a very crucial issue. definitely and decisively the latest stage at least and then we got to move on, because Pakistan is pivitol player in the regional situation where Pakistan is needed. I think Pakistan would be critical even to the re-election of Mr. Bush because of Usama Bin Ladin and Afghanistan. So, national security is a second element.

Third one is, I would say, we have to have the politics of consensus, conciliation and compromise, carry the political forces.

مجھے معلوم ہے کہ ہمارے کچھ دوستوں نے اس طرف سے متحدہ مجلس عمل پر تنقید کی کہ جناب آپ نے تو compromise کر لیا۔ میں نے کہا بڑا اچھا کیا کہ انہوں نے compromise کر لیا۔ دیر آید درست آید۔ نظام کو چلانے کے لئے compromise اچھا ہے۔ کاش 1971ء میں ہم compromise کر لیتے تو ملک دو لخت نہ ہوتا۔ کاش 1977ء میں ہم compromise کر لیتے تو ضیاء کا مارشل لاء نہ آتا اور کاش 1990s میں اگر ہم compromise کر لیتے تو یہ 1999ء کا coup

نہ آتا۔ میرے خیال میں اگر timely compromise ہوجاتا سیاسی قوتوں میں تو یہ بات آگے نہ بڑھتی۔ میرے خیال میں بہتر ہو گیا کہ ہم نے یہ سبق سیکھے ہیں اور ان کی موجودگی بڑی positive ہے۔

They represent a very important national framework. Finally, Mr. Chairman, I would like to say that we have to have a democratic mindset based on a democratic political culture, live and let live and tolerance and that is the crucial element to make this country forward. The Quaid-e-Azam who created this country almost single handedly as Walper said, "who shaped the map of the world, who changed the course of history and who created a nation's state". The Quaid-e-Azam was not a general or a *'jagirdar'* or a religious scholar or a feudal or a factory owner. He was a constitutionalist, a democrat and a democratic ethos. He is embeded in the Pakistani national character and our national psyche and that is one ethos a free and prosperous democratic muslim state that is one thing which still has resonance for the people of Pakistan and that is the vision, the Quaid-e-Azam's vision which we should push.

Finally, Mr. Chairman, I would like to say that we had a big debate on the issue of the Press and the Media. We have recommended that one year passes should be given to them so that they should not have problem of humiliation or subjected to unnecessary checks and I hope, sir, that you will take the initiative to implement that. Thank you very much.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: رضا محمد رضا صاحب ابھی نہیں، ابھی جو speaker ہیں ان کو بولنے

دیں۔ آپ تشریف رکھیں مہربانی کرکے۔ آپ نے بول لیا ہے اب آپ دوسروں کو بھی سنیئے۔ آپ تشریف رکھیئے، آپ کے جو دوسرے ساتھی ہیں وہ بات کرلیں گے۔ نہیں نہیں، مہربانی کرکے آپ کی باری ہوگئی ہے۔ جب آپ کے دوسرے ساتھی بولیں گے اس پر تو وہ بات کر لیں گے۔ نہیں، نہیں۔ میری بھی مودبانہ گزارش ہے۔ اس طرح تو پھر there will be no end to it. دیکھیں رضا صاحب! آپ جو insist کرتے ہیں کھڑے ہو کر، اس سے آپ مہربانی کرکے گریز کریں۔ تشریف رکھیئے، تشریف رکھیئے۔ اب ہم نے جو ایک procedure شروع کیا ہے، اسی حساب سے چلنا ہے۔ بھئی مہربانی کرکے آپ بیٹھیں۔ آپ بول چکے ہیں، جب آپ کے دوسرے ساتھی بولیں گے، آپ کنرانی صاحب کو بتا دیں وہ raise کرلیں گے۔ نہیں، نہیں ایسے تو پھر ہر کوئی interrupt کرتا رہے گا۔ نہیں نہیں بالکل نہیں۔ بالکل نہیں، بالکل نہیں۔ میں نے عرض کیا، آپ مہربانی کرکے بیٹھیں۔ یہ آپ کی عادت جو آپ insist کرتے ہیں یہ ٹھیک نہیں ہے۔ آپ کے جو دوسرے ساتھی ہیں اب وہ بول سکتے ہیں۔ اب ہم ایک system کے تحت چل رہے ہیں۔

Mr. Muhammad Ishaq Dar, please take the floor.

رضا صاحب آپ تشریف رکھیئے۔ ڈار صاحب آپ شروع کریں۔ رضا صاحب بیٹھیئے۔ جو بھی یہ کہہ رہے ہیں may be struck off the record. Discipline has to come in. All Mr. Raza's comments be struck off the record.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ میرے اپوزیشن کے ساتھیوں نے جنرل مشرف کے خطاب پر خیالات کا اظہار کرتے ہوئے، اکتوبر 2002ء کے الیکشن میں irregularities, rigging, LFO, صدارتی ریفرنڈم vote of confidence، صوبائی خودمختاری پر District system کے تحت جو ضرب لگائی ہے، اس پر تفصیلی گفتگو کی۔ میں اس کو time constraint کی وجہ سے repeat نہیں کرتا بلکہ تمام ساتھی جو اس موضوع پر بولے ہیں، میں ان کی مکمل تائید کرتا ہوں۔ میں جنرل مشرف کا جو خطاب تھا اس کی طرف آتا ہوں۔ انہوں نے چار خطرناک الزامات اس خطاب میں گنوائے۔ یہ بہت اچھا ہوتا

کہ جو انہوں نے 12th Oct,1999 کو take over کے بعد قوم کو ایک 7 point agenda دیا تھا اس کی تکمیل ، اس میں failure اور اس کا جو باقی 95% ایجنڈا ہے اس کے لئے پروگرام بھی دیتے۔ کیونکہ normally جو سالانہ خطاب ہوتا ہے، اس میں آپ government کی پچھلے سال کی performance اور اگلے سال کا لائحہ عمل بیان کرتے ہیں ۔وہ تمام اس میں missing ہے۔

جناب چیئرمین! وہ جنرل پرویز مشرف جس کو 12th Oct,1999 سے پہلے میں ایک بہادر اور دلیر فوجی سمجھتا تھا، مجھے اس خطاب کو سن کر اور پڑھ کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت زیادہ خوفزدہ ہیں۔ ان کے اردگرد بہت زیادہ problems یا international pressures یا ان کی کوئی مجبوریاں ہیں جس کے تحت انہوں نے صرف ان چار الزامات کا ذکر کیا۔ میرا خیال ہے کہ صدارتی خطاب میں ان کا ذکر کرنا ضروری ہی نہیں تھا۔

They were non-issues as far as Pakistan is concerned. Since the whole speech of General Musharraf is focussed mainly on these four things, sir, I would like to delebrate very briefly on these four items.

پہلی چیز ہے پاکستان پر الزام کہ افغانستان میں through tribal area سے طالبان اور القاعدہ کے لوگ جاتے ہیں اور اس پر attack کرتے ہیں۔

جناب والا! میں اس ایوان کو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ دس سال قبل یہ طالبان اور القاعدہ بلکہ بیس سال پیچھے جائیں تو وہاں سے یہ کام شروع ہوا ۔ کس نے یہ شروع کیا؟ اس کو کس نے نام دیا freedom fighters کا ، یہ USA and CIA تھی ۔انہوں نے اس کو اس ملک میں sponsor کیا، اس کو support کیا، اس کو finance کیا اور جب ان کا کام پورا ہو گیا یعنی سوویت یونین ختم ہوگیا تو اس کے بعد انہوں نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا اور دوملین مہاجرین یہ غریب ملک دس سال تک finance کرتا رہا اور وہ remanent of the Cold War, we were bearing all the expense. Despite that we are poor country. جناب ! یہ بڑا sensitive issue ہے، آپ کے اس ایوان میں دونوں طرف جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جن کا تعلق سرحد سے ہے یا بلوچستان سے ہے، جب وہ privately بات کرتے ہیں تو وہ بہت افسردہ

ہیں - حالات بہت تشویشناک ہیں ،ہمیں اس پر بڑا carefully چلنا ہے ' dictation لے کر نہیں چلنا۔

جناب والا! 1893 سے یہ durand line تھی جو کہ تقریباً 2500 Kilometers کا ایک porous border ہے' ہمیشہ سے وہاں ایک اپنا culture ہے ' ایک اپنا طریقہ ہے' even حضرت قائداعظم نے بھی وہاں FCR کو invoke نہیں کیا وہاں without passports and visas people have been, you know moving and walking between the two sides of the durand line. یہ افغانستان کا مسئلہ ہے کہ وہاں انتخابات جون 2004 میں ہونے ہیں' صدر بش کا مسئلہ ہے کہ اسے اسامہ بن لادن اور ملاعمر نومبر 2004 کے انتخابات سے پہلے چاہئیں تاکہ وہ اپنا گراف ٹھیک کرسکے۔ یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے ہم اپنے ملک کوکسی کے سہارے نہیں چھوڑ سکتے۔ پوری دنیا میں آپ نہیں دیکھیں گے کہ جو آپریشن آج ہم آپ اپنے باشندوں کے خلاف کر رہے ہیں میرا خیال نہیں کہ تاریخ میں کسی بھی ملک میں اپنے باشندوں کے خلاف اس قسم کے آپریشن کی کوئی مثال ملتی ہو۔

جناب چیئرمین! مجھے میرے ساتھی اور بھائی اسفند یار بتا رہے تھے کہ یہ آپریشن صبح شروع ہوتا ہے اور عصر کے وقت ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد جونہی وہاں sun set ہوتا ہے اس کے بعد پاکستانی flag وہاں کوئی نہیں لہرا سکتا۔ کوئی پاکستانی جھنڈے کے ساتھ اس علاقے میں داخل نہیں ہوسکتا۔ آپ نے دیکھا کہ کل اور پرسوں وہاں جو protest ہوئے it is like sir, invoking FCR means it is punishing in totality, the whole collectively, the whole tribes have been punished sir. خدا کے لئے حکومت اس کو reconsider کرے۔ ہمیں جو کچھ باہر سے dictations ملتی ہیں ان پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بڑا sensitive مسئلہ ہے۔ ہم نے 1971 میں اپنا آدھا پاکستان اسی sensitivity کی وجہ سے گنوایا۔ میں مودبانہ گزارش کرتا ہوں آپ کی وساطت سے کہ حکومت اس کو reconsider کرے۔ کیا یہی ہمارا انعام ہے ؟ کورین آپریشن کے بعد single biggest military operation in the history of the world was from Pakistan sir. ہماری اپنی حکومت نے اور اس وقت حکمرانوں نے پاکستان کے عوام کو تفصیلات نہیں دیں۔

جناب چیئرمین! 9/11 کے بعد میں متعدد بار electronic media اور print media کے ذریعے اپنی economic team کے منیجر کو یہ باور کراتا رہا کہ خدا کے لئے ہمارے GDP losses ہمارے ' economic losses ہمارے unemployment, the time and number of years we are going to suffer as a consequence of our collaboration with the United States our losses in Afganistan are going to be between ten to twelve billion dollars sir. آج ہم نے دیکھا کہ ہماری transparency کچھ نہیں تھی US Centcom کی web میں ' April,2003 میں پوری تفصیل چھاپی گئی اور اس میں دیکھا گیا کہ 57800 sorties were fired from the soil of Pakistan on other muslim country.

جناب چیئرمین! یہ ہمارا حق ہے۔ جب ہم privately بات کرتے ہیں تو ہمارے ساتھی کہتے ہیں کہ ہم بھکاری نہیں۔ ان کو calculate کرنا نہیں آتا۔ سید مشاہد حسین اس چیز کے گواہ ہیں کہ دو دسمبر 1998 کو جب پاکستان پر sanctions لگیں' 28th May,1998 کے بعد میں نے Oval office میں President Clinton کو پونے نو بلین ڈالر کے losses گنوائے اور ہم نے demand کی کہ آپ ہمارے losses compensate کریں۔ جہاں پر اتنی بڑی co-operation ہو ۔ وہ تو ہماری ایک سزا کا موقع تھا۔ اب ہماری compensation درکار تھی مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری economic team نے پاکستان کا case proper اور پوری طرح effectively pursue نہیں کیا۔

جناب والا! جب آپ خود ڈیڑھ بلین ڈالر مانگیں گے تو آپ کو کیا ملے گا ؛ 1.2 billion نہیں ملے گا تو اور کیا ملے گا۔جناب! یہ بڑا افسوسناک واقعہ ہے۔ ہم نے ایک طرف اتنی بڑی support کی اور دوسری طرف ہمارے اتنے بڑے economic losses, over a number of four to five years. تیسری جگہ پر آج ہمیں مجبور کیا جا رہا ہے کہ ہم اپنے ہی nationals کے اوپرظلم کریں۔ حکومت وہاں کے culture کے مطابق ' وہاں کی social values کے مطابق' وہاں کا جو past ہے اس کے مطابق صحیح طریقے سے اس کو handle کرے تو میرے خیال میں ابھی بھی it is not too late.

جناب والا! اس پر آپ بھی اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں ۔ دوسری issue یعنی cross border terrorism in Kashmir کا ذکر کیا ۔ یہ Anglo American joint statement جو ہے Powel and Straw کی under the pressure of and with the full backing of Bush and Blair, جناب! اس کے تحت ہم نے confess کر لیا کہ جی ہاں cross border infiltration ہو رہی ہے ۔ کہاں ہیں وہ دلیر جنرل مشرف جس سے میں Defence Committee of the Cabinet میں ایک different version سنا کرتا تھا ۔ افغانستان اورکشمیر کے بارے میں آج ہم U-turn لے چکے ہیں، دونوں مسئلوں پر ۔ کیا یہی ملک کی قسمت ہے ؟ Lahore Declaration جس میں واجپائی نے مینار پاکستان کے نیچے کھڑے ہو کر پاکستان کے وجود کو پہلی دفعہ تسلیم کیا، کشمیر کے مسئلے کو اس نے پہلی دفعہ تسلیم کیا، جناب! اس کو follow کرکے کیا ہم اس مسئلے کا حل آج تک نہیں نکال سکتے تھے؟ ہم نے منتیں کیں، ہم نے ان کے ترلے کئے، ہم نے ان کو مشکل سے منایا اور پھر ہم ایک ایک کرکے give in کرتے جا رہے ہیں ۔ ہم نے آنکھیں بند کی ہوئی ہیں کہ وہاں جو 80,000 شہداء موجود ہیں، آج freedom fighters جو ہیں، ہم بھی ان کے لئے دہشت گردی کی definition میں International community کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں ۔یہ طریقہ نہیں ہوتا قوموں کے زندہ رہنے کا۔

جناب چیئرمین ! میں گزارش کروں گا کہ حکومت کشمیر پالیسی پر بھی United Nations کی قراردادوں کو سامنے رکھ کر tripart جو ہمیشہ سے ایک اصول رہا ہے اس کے تحت اس کو آگے لے کر چلے اور اس قوم سے معافی مانگے کہ لاہور کا جو declaration تھا یا جو لاہور کا process تھا،جنہوں نے اسے سبوتاژ کیا وہ قوم سے معافی مانگیں کہ ہم نے اس ملک کے پانچ سال ضائع کر دئیے صرف اپنی انا کی وجہ سے، صرف کارگل کے مسئلے کو open کرنے کی وجہ سے جو کہ without approval تھا 17th of the May,1999 تک ۔

جناب چیئرمین ! تیسری بات جو اس خطاب میں ہے وہ extremism کی ہے۔ اس extremism کے نام پر، اسلام میں کوئی fundamentalism نہیں ہے سارے

is fundamentalism, کرنا follow کو fundamentals ' ہیں fundamental religions

sir, ہم whether it is Christianity, whether it is Jewism, whether it is Islam

why are we just laying down and surrendering time and again and day by

day and you know week after week خدا کے لئے اس کو consider کریں کہ اب ہم

نے مدرسوں پر جو کہ ہماری ایک elementary, it is a poor country, 70 percent of the

population is in the rural areas جہاں نہ کوئی پینے کا پانی ہے' نہ وہاں ان کا کوئی روزگار

ہے' چھوٹے چھوٹے مدرسے ہیں۔ وہاں لوگ جاتے ہیں اور ان کا بھی اب ہم syllabus

change کر رہے ہیں ۔ Multinational companies کو syllabus print کرنے کا کام

دے رہے ہیں ۔ The Quranic verses regarding Jehad are being excluded. کیا

Christians نے بائبل پڑھنا بند کردی؟ کیا Jews نے اپنی holy book پڑھنا بند کردی؟

Why are we apologetic about our religion? ہمیں اس کو آگے لے کر جانا چاہیے۔

We should be proud of our religion. It is the last and a complete religion as per the Quran that it has given an honourable and moderate, forward looking society to the whole humanity of the world and not only to Muslims: we have to protect the interests of minorities and we are ordained by the Almight Allah through the Quran and through Prophet Muhammad (Peace be Upon Him).

تو جناب یہ extremism جو ہے مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ اس کو انہوں نے کیوں اس میں ڈالا۔

جناب انہوں نے چوتھے issue پر جو نشاندہی کی وہ nuclear proliferation

کی ہے۔ جناب آپ اس ایوان میں موجود نہیں تھے۔ ڈپٹی چیئرمین اس ہاؤس میں موجود تھے۔ یہ

شروعات ۱۲ جون ۲۰۰۳ کو ہوئی جناب' یہ آج کی شروعات نہیں ہے دو مہینے کی شروعات نہیں ہے۔

جب ہمارے ایک وفاقی وزیر نے Kahuta Visit کیا۔ میں اس ہاؤس کا ریکارڈ درست کرنا چاہتا

ہوں۔ کیونکہ جب اس کے بعد پوری Opposition نے واک آؤٹ کیا کہ جناب کہوٹہ میں ان

حالات میں جب کیمپ ڈیوڈ جنرل پرویز مشرف اور ان کی بیگم جا رہے ہیں اور ایک واحد وفاقی

وزیر جا رہا ہے اس نے کیوں کہوٹہ visit کیا؟ جبکہ ساری دنیا میں signals بہت مختلف تھے۔ ہم نے کیفے ٹیریا میں سنا کہ انہوں نے کہا کہ جناب اسحاق ڈار بھی وہاں visit کر چکے ہیں۔ یہ ریکارڈ پر موجود ہے آپ تفصیل منگوائیں۔ میں national interest میں چپ رہا۔

جناب recently آج کل پارلیمنٹیرین کی نیشنل ڈیفنس کالج میں ایک ورکشاپ ہو رہی ہے اور نیسکام کے جو لیفٹیننٹ جنرل قدوائی ہیں ان سے وہاں کسی نے سوال کیا تو انہوں نے جواب میں کہا کہ ہاں اسحاق ڈار صاحب بھی ایسے visit کرتے تھے۔ جناب میں ریکارڈ کو آپ کی اور اس ہاؤس کے توسط سے درست کرنا چاہتا ہوں۔

Let me categorically deny, I have never visited Kahuta. Let me sir, give you the back ground and I feel proud what I am going to tell you sir in the national interest.

جب میں نے Finance takeover کیا، جنوری ۹۹ میں، میرے پاس یہی جنرل قدوائی اور سائنسدان ثمرمبارک میرے پاس آئے ۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے میزائل پروگرام کو ہم نے پانچ سال میں مکمل کرنا ہے۔ ہمیں آپ فنڈز کا بتا دیں کہ کیسے ہمیں ادا کریں گے؟ میں نے کہا جناب آپ اس کو دو سال میں مکمل کیجیئے۔ وہ حیران ہوئے کہ sanctions لگی ہیں۔ دو سال میں یہ کیسے مکمل ہوگا۔ میں نے کہا جناب it is not your worry کل کو international حالات change ہو رہے ہیں۔ دیکھیں اب کیا ہو چکا ہے ۔ جناب میں نے ان کو کہا کہ آپ مہربانی کرکے اس کو دو سال میں مکمل کریں۔ ایک میری condition تھی ۔ میں نے کہا کہ جنرل مشرف کو بتائیں

I would like to visit this missile programme for which you are asking money. Sir, I visited. Yes, I did visit except Kahuta. Kahuta, even Mohtarma Benazir could not visit. So, I just want to clarify No. 1, that is a white lie. No. 2 sir, in the words of General Musharraf, a *pseudo* intellectual general, who is talking on regular basis, denies that he did not bring an offer to Prime Minister Nawaz Sharif in 1991. He is a liar.

وہ بالکل جھوٹ بول رہے ہیں۔ میں ملکی مفاد میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتا

and in camera I am prepared to face him, there could be a commission, there could be an inquiry, there could be a debriefing. Let him be present and I will tell him, in addition to him who else from the Armed Forces came and to an extent of rudeness he tried to convince Mian Nawaz Sharif to allow the proliferation to Iran. But a democratically elected Prime Minister categorically ruled it out. He said nothing doing.

جنرل صاحب آپ چلے جائیں یہاں سے۔ آج میں اس چیز کی بھی تائید کرنا چاہتا ہوں کوئی سول
گورنمنٹ چاہے وہ مسلم لیگ کی ہو چاہے وہ پیپلز پارٹی کی ہو کوئی

elected democratic government has never been involved.

میں اپنی پوری responsibility کے ساتھ یہاں یہ statement دے رہا ہوں کہ کبھی کوئی
گورنمنٹ involve نہیں رہی ۔ proliferation میں

Army as an institution has never been involved. If a scientist in individual capacity for personal greed was involved, there could be some individuals from other institutions who may have been involved for personal greed too and they must also be taken to task, if not more, at least in an equal manner, as we have treated the national hero Dr. A. Q. Khan

سو میں یہ دو clarifications آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا تھا۔ جناب

of the under-world of black marketing, of this whole network,

اس کا 90 per cent in quantity and 95 per cent in value belong to the West,
belong to Americans, belong to the European countries وہاں آج تک کبھی آپ
نے سنا، کسی سائنٹسٹ کی debriefing ہوئی۔ ہوتی ہوگی they never make it public.
جناب، یہاں مجھے ان سے جو اختلاف ہے وہ یہ ہے کہ the way they have handled this

issue, sir, it is again not the befitting manner in which we should have

جناب والا! میں نے ۱۲ جون کو یہاں باور کروایا اور کچھ لوگوں نے handled the issue.

یقین کیا اور کچھ نے نہیں کیا اور eventually government had to agree کہ yes, that

اس کے بعد ۲۹ دسمبر ۲۰۰۳ کو میں نے اس ہاؤس میں request کی، آپ Minister did visit

اس کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے کہ جناب، سینیٹ کی ایک کمیٹی بنا دیں، اس میں جتنے

scientists involve ہیں یہ جو present Chairman ہیں جو former Chairman ہیں Dr.

A.Q. Khan ان سب کو اس کمیٹی میں لائیں۔ ہم ان سے interact کریں۔ After all we

are responsible people, it could be in camera. جناب، اگر وہ process ہوتا تو شاید

ہمیں اس نوبت تک نہ جانا پڑتا جس نوبت تک ہمیں internationally جانا پڑا۔ کیا ہم نے اپنے

خلاف خود ہی ایک فرد جرم عائد نہیں کر لیا ہے؟ ہم نے اس کو accept کر لیا۔

Though we have limited it to one individual. So, I can assure you Mr. Chairman, that no democratically elected government and military as an institution has ever been involved in nuclear proliferation and all statements of the West, different Newspapers, different magazines, whatever they have all said is bull shit and nonsense. Pakistan is a responsible country. We have spent billions of dollars in acquiring these strategic assets. It is only to defend ourselves. It is only for the peace of this region. So, they should be appreciating this.

میں آپ کی توسط سے criticize کرنا چاہتا ہوں ان تمام اداروں کو، ان تمام لوگوں کو، ان تمام

magazines، ان تمام Journalists کو اور اس media کو

Sir, they are trying to just build a case against us. This is totally ridiculous. So, again the government should take serious note of this General Musharraf, pseudo intellectual general. He says

کہ جب جنرل مشرف ۵ فروری کو جب اس issue پر handle کر رہے تھے press briefing

Musharraf dances کہ Seymour Harsh said کا Carnegi Institute میں اس وقت on our tunes. Sir, is somebody in the government here to take note of this thing? Is he a responsible person? میں نے جیساکہ عرض کیا ہے کہ میں ایک پوری story بتا سکتا ہوں۔ When this pseudo General says کہ اسحاق ڈار یا چوہدری نثار نے غلط بیانی کی اور وہ یہودی سازش کو follow کر رہے ہیں۔ For I have a complete story. national sake I am not there for point scoring. I can bigger sacrifice in order to protect my national interests. توجناب government اس کا note لے۔ یہ اپوزیشن کی ذمہ داری نہیں ہوتی اور اس type کے irresponsible مضامین لکھنا ایک مذاق بنا ہوا ہے۔ اس وقت اگر آپ اس کی تفصیل میں جائیں تو جناب ایک لمبی list ہے۔ میرا time چونکہ limited ہے and I have constraints and I will not read it out.

جناب اس کے بعد میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جنرل صاحب کا جو خطاب تھا اس میں انہوں نے corruption کی بات کی ہے، nepotism کی بات کی ہے کہ یہ قومی اداروں کو نہیں چلنے دیتے۔ جناب، میں اس سے بالکل اتفاق کرتا ہوں۔ میں نے ہمیشہ advocate کیا کہ اس میں کوئی condone نہیں ہونا چاہیئے۔ کوئی section of society چاہے وہ generals ہوں، Journalists ہوں، سیاست دان ہوں اور from any walk of life, sir, there must be a transparent, across the board honest accountability. I am advocate for that. It should be done. It is need of the hour. لیکن ہم نے کیا کیا ہے۔ تمام چیزوں پر compromises کئے ہیں۔ accountability and democracy کے نام پر بھی compromises کئے ہیں۔ جاوید ہاشمی کا کیس کیا ہے؟ ابھی یہ جو بات کرنا چاہتے تھے۔

Sir, these are all compromises as we are individual specific. We just want to achieve, what we want to achieve and do not see what is required in the larger national interests.

تو جناب یہ جو corruption ہے۔ I have the honour, sir, to share it with this august House. کہ پاکستان کی جو سیاست ہے وہ 5 main abuses پر تھیں۔ اس میں

ٹیکسٹائل کوٹہ تھا۔ جس میں اربوں روپے کی بندر بانٹ ہوتی تھی۔ جناب VVIPs کو ڈیوٹی فری گاڑیاں دی جاتی تھیں ۔ جناب special import export permissions دی جاتی تھیں ۔ special permits دیئے جاتے تھے۔

Sir, they were all eliminated between 1997-99, not a single thing was used, when I was Commerce Minister of Pakistan, I can tell on Quranic oath. It was never done and in June 1998 in Trade Policy on the Television, Sir, I announced, that "all these discretionary powers stand, you know, abolished".

تو آپ نے دیکھا کہ اس کے بعد نہیں ہوا۔

It was very difficult. You do not give to a stranger, you give to yourParliamentarians, colleagues, your Cabinet colleagues who asked forthese favours and this has been a history of Pakistan for the last 20 years.

جناب، اس وقت میرا خیال ہے۔ میرے اس سلسلے میں جو دو points ہیں ان میں سے ایک یہ تھا۔ was to take up with General Musharraf that he should consider a very transparent and proper audit of the Defence Budget.

جناب والا! اگر Defence budget اور ایسے دوسرے classified اداروں کے بجٹ کا proper audit ہوتا تو شاید یہ چیزیں بہت پہلے detect ہو چکی ہوتیں، لوگوں کی نشاندہی ہو چکی ہوتی۔ 12 اکتوبر 1999 سے پہلے toward the end of September جو last DCC کی meeting تھی، I had told General Musharraf کہ جناب آپ کی، میری اور DG ISI کی sitting کی ضرورت ہے ۔ and when I came back from United States on 6th October I phoned his office in G.H.Q, Rawalpindi that I need to discuss with you few things and he phoned me from Karachi کہ ڈار صاحب میں سری لنکا جارہا ہوں اور جب میں واپس آؤں گا تو میں اس وقت آپ سے meeting کروں گا۔

That was my agenda which I had already discussed with Admiral Bukhari. He said, he would agree to this and he agreed with this but obviously the Army being, you know the consumer of the massive portion of the budget, they had to be on board. Sir, it will eliminate so many abuses and I can assure you that such problems would have been detected much earlier than what you have seen today. Secondly,

جناب والا! پاکستان کا ہر source غریب آدمی کے لئے required ہے۔ پاکستان میں جو elected Prime Ministers ہیں early 1990's میں ' by *Suomoto* action of the High Court, they ceased to use their special power to give plots. جناب والا ! جو Military Cantonments کی بندر بانٹ ہو رہی ہے۔ جناب والا! ہمیں پاکستانی عوام کی بہتری کے لئے، پینے کے پانی کے لئے ، صحت اور تعلیم کے لئے اس پیسے کی ضرورت ہے۔ آج تو وہ اتنے expose ہو چکے ہیں کہ ایک real estate کا کام کر رہے ہیں۔ جناب والا! میں نے ایک انٹرویو خود سنا، یہ ایک بحث ہو رہی تھی۔ اس میں ایک طرف Indian تھا اور ایک طرف ہمارے Foreign Office کا آدمی تھا۔ اس نے ایک جنرل کی بات کی اور اس نے کہا کہ وہ جو Real Estate Agent ہیں۔ جناب! اب یہ ایک impression دنیا میں جا رہا ہے۔ جنرل مشرف اور ان کے جو ساتھی ہیں وہ اپنی entitlement لے چکے ہیں۔ خدا کے لئے آئندہ کے لئے اس سلسلہ کو بند کر دیا جائے۔

His name will be still remembered. He should annouce that henceforth, no military land will be given to anybody under any Rule or Law or whatever the system is and he should say, it will be transparently auctioned, if it is to be disposed of. جناب والا! اس میں ہمیں اربوں روپے مل سکتے ہیں۔ چلیں، ایک آدھ پلاٹ آپ دے دیں کسی کو گھر بنانے کے لئے

that is the fair thing, although the politicians and Members of this august House and Lower House, they are not entitled to anything and I am not

saying that they should be given. But there should be some limitations, sir. Pick up any wealth statement of any Lt.General or Maj.General you will find the number of plots and number of agriculture lands they own. I think for heaven's sake, for country's sake, they all have to make the sacrifice.

اسی طرح میں corruption کےبارے میں عرض کر رہا تھا

جناب چیئرمین: ذرا وقت کا خیال رکھیں۔

Senator Muhammad Ishaq Dar: Sir, I am watching the time. You just do not have to worry.

اس کے علاوہ میں economy کے بارے میں تھوڑا سا عرض کرنا چاہوں گا۔ جناب والا! جیسے الیاس بلور صاحب نےبات کی ہے اور کچھ دوسرے ساتھیوں نےبات کی ہے۔ میں نےجیسے عرض، کیا تھا I am not point scoring. I am just giving an honest analysis and let somebody deny کہ یہ figures غلط ہے۔ یہاں ہماری problem یہ ہے کہ ہم جس چیز پر بات کرتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ اپوزیشن بات کر رہی ہے۔ خدا کے لئے اگر اپوزیشن تمہیں اچھا مشورہ دے رہی ہے یا آپ کو assist کر سکتی ہے ۔ اگر میں نے آپ کو 12 billion dollars کہہ ہی دیا تھا تو آپ اگر claim کر لیتے

If you could not understand how to calculate it. You would have asked me, summoned me. I would have helped you in the national interest not even I have to take a single credit in Pakistan or anywhere. You wouldhave taken the credit.

ہم لوگوں کا ایک temperament کہہ لیں، ایک culture کہہ لیں Look at the other countries? BritishParliament ہو یا US Congress ہو یا Senate ہو۔ How they work together in the national interest جناب! جیسے میں نے nuclear پر عرض کی ہے جو اپوزیشن ہے، ہماری پارٹی ہے اور دوسری پارٹیاں ہیں، سب نے annouce کیا ہے کہ

Sir, we stand by the Government to defend our nuclear programme. If they have to make any sacrifice, which is required, we will be the first ones before the Treasury Benches who will do this. This is my commitment to this House on the nuclear issue.

جناب والا! میں economy کے بارے میں عرض کر رہا تھا کہ جناب most of the figures have been distorted. ایک reserves ہیں، بالکل ہیں۔ ان کے بارے میں بھی عرض کرتا ہوں کہ وہ کس طرح ہیں۔ let me give some basic economic indicators. جنرل صاحب جو کہتے ہیں کہ indicator بہتر ہوئے ہیں۔

I beg to differ with him and I have reasons for that. Let me quickly count down certain indicators, sir. Fiscal deficit: 1989-99, It was four and half percent. It shot up in 2001-02, sir, to 7%. Last year, it came down to 4%. Is this something to celeberate? 4.50 and to 7 and then to 4, Sir, it is only a half percent achievement in four years. Any idiot would have done this after 9/11, post 9/11 events and inflow of funds in this country. Sir, non-performing loans...

جناب والا! جنرل صاحب کی تقریر 207 یا 212 billion کا figure تھا۔

It was 253 billion as per State Bank report, in end September, 2005 and the over dues figure was 147 billions. Sir, this is a 50% increase, sorry 25% increase, from 207 to 253. It is a detail and the whole figures. This is very alarming really, one has to worry about this thing.

جناب! Growth in Money Supply: sir, which is the basic root cause of the inflation in any country. جناب! آپ تو banker ہیں، سمجھتے ہیں۔ We brought it down after great struggle in three years to 6%. Today it stands 15%. So, the total notes in circulation have gone up from 1.28 trillion to 1.76 trillion

Three ہیں جاتے کئے claim بڑے کے foreign investment جناب! in three years

years of the military rule had 1.1billion as against of 3 years PML(N)

16 companies میں سال چار government 2.4 billion dollars. Stock exchange

the money comesin ہے net outflow ہوئی ہیں۔ دس ارب روپے سے زیادہ اس میں inlist

and the money which goes out, sir, difference is net outflow

جناب! آپ per capita income لے لیں۔ 520 dollar سے کم ہوتے ہوتے 422

dollars,....پر آئی، میں گورنمنٹ کی figures دے رہا ہوں۔

I am not taking my own figures. These are from International reports and government figures. Sir it has gone to around 460 dollars which you are celebrating. But they should be still mourning

کہ 500 سے زائد سے یہ 460 down ہوا جب کہ 422 تک گیا اور پھر 460 اس پر یہ لگے ہوئے

ہیں۔ who is responsible to bring it down first and ستیاناس، سوا ستیاناس کر کے

ستیاناس میں پہنچ گئے ہیں۔ جناب! اسی طرح Unemployment گورنمنٹ کا اپنا 2003 ,2002

latest economic survey page No.119, one million unemployed beggars جو

Foreign laon, government has been claiming that اب generated in 3 years.

they have reduced the external loan. Let me give you the figures sir,

figure کا اپنا گورنمنٹ 1998-1999, the domestic loan 1453 billion, sir, June 2003

external loan 1998-99 1655 billion, June 2003 1898 billion ، ہے 1812 billion

جناب! اس کو بھی چھوڑیں۔ جنرل مشرف سے یعنی پچھلے سال جون بجٹ کے بعد جنرل مشرف

سے انگلینڈ میں، امریکہ میں ہر جگہ statements دلائیں 2 billion dollars انہوں نے external

loan کم کر دیئے۔

جناب! اسی House کا سوال نامہ 26 ستمبر کا اٹھائیں۔ 189 سوال دیکھیں اور اس کا

جواب دیکھ لیں the same team admits کہ

in 21 months they have increased the Pakistan's external debts by 2.8

billion dollars. When I said around 3 billion, I was told that General said in England that there is idocity in figure. Now what is reality today? He must at least recheck and repaint the figures, if they were wrong.

جناب! یہ ہماری loans کی position ہے۔

جناب! privatization کہاں کہاں روئیں۔ اسی House میں ایک debate ہوئی' 29 دسمبر کو میں نے عرض کیا' آپ minutes اٹھا کر دیکھ لیں کہ جناب! خدا کے لئے ہمیں associate کریں by any standard Habib Bank is more than 500 million dollars for 50%, 51%...., I don't want to go into details. I don't have time

لیکن آپ سے میں نے یہاں عرض کیا۔ پھر 30 دسمبر کو بات ہوئی' government نے commit کیا' وسیم سجاد صاحب نے commit کیا کہ جی ہم بحث کریں گے۔ کیا اس بحث کا فائدہ ہوا ہے ؟ That is the respect for any good suggestion by the Opposition

جناب! ہماری جیب میں تو پیسے نہیں جاتے۔ پاکستان کی عوام کے پیسے ہیں If you would have got instead of 389 million, 500 million dollars, was 389 better or 500 million better? حبیب بنک جیسے in the name of privatization اسی طرح بہت کچھ ہو رہا ہے۔

The prices of various institutions whose shares are disinvested through stock exchanges, sir, these are being manoeuvred. I can bet you sir, they can get at least 20/25% more price. People are in speculative business. Our friends are playing in the hands of stock exchange smugglers in the country and they are making millions and billions and the people of Pakistan are being deprived of what can at least come in the kitty of Pakistan.

آپ جناب! Euro Bonds کو دیکھیں 6.8% یعنی As a banker, sir, could you ever conceive in these circumstances when dollars deposit rate or

basic bank rate sir, is under 1%. Sir, the deposit rate is 0.8 %. You are

6.8 % Euro Bonds - خدا کے لئے ہم کیا کر رہے ہیں issuing Euro Bonds at 6.8%

اس have been floated and a lot of pomp show, road show has been done

Sir. - کی underwriting کے بعد تو اس کی فروخت کیلئے insurance کروائی تھی یعنی

engage J.B. Morgen مجھے پتا ہے جواب یہ آئے گا' جناب! جب ہم نے underwriting کو

کیا تھا اس میں roads shows وغیرہ شامل تھے۔ بھئی آپ roads وغیرہ نکلوا دیتے تاکہ

If you have to pay 100 million dollar or 10 million dollar, پاکستان کا خرچہ کم ہوتا

you could have slashed out one and a half million for your's own

کر دیتے sale آپ اور میں Euro Bond کے 500 ملین جناب! luxurious visits abroad

Banana پر ' without spending a penny of this Pakistan, at 4 to 4 1/2 %

and we with 12 billion dollars بیچ سکتی ہیں Euro Bonds آج کل اپنے Republics

reserves sir, we have sold it at 6.8%. Sir, it is causing at least 12 million

dollar a year loss to

سال کا ساٹھ کروڑ روپیہ۔ جناب! اسی طرح غریبوں this country, who is responsible sir.

So, that is the, you know, Euro Bond story Sir. ہو سکتے ہیں add کے لئے پیسے

The prices of daily commodity, I don't have to tell. All my honourable

آٹا، دال، گھی، چاول، بجلی کے بل، friends on both sides of the House are aware

I don't want to give all index ranging between 70% to 150% in last 4 گیس

years. Can the poor people afford?

جناب! اس کے ساتھ ساتھ ہم وہی ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں foreign reserves کا

open میاس کی تفصیل میں بھی نہیں جانا چاہتا' 12 billion ہیں' ساڑھے چھ billion ہم نے

Ask the present economic team who agreed, آج کی - ہیں خریدے سے market

what was negotiated and who made IFIs to agree for allowing Pakistan to

buy from open market. Yor are not allowed, you know that. I agreed sir, on

obviously supply لیکن behalf of Pakistan after sanctions were imposed.

There was no twin towers fall before we left the government.After ، تھی نہیں

9/11 sir, the ample money was available, four and a half billion came through the normal route, six and half billion purhased from the open

31st اور ہیں 11 billion alone وہ market. Sir, again that has been mismanaged.

on behalf of Pakistan Muslim League-N government, I کو January, 1999 signed therescheduling agreement inParis which allowed the government not to make any payment for three four years. Sir, if they had to pay 5 billion dollars a year for the last four years, twenty billion were required to pay, where these 12 billion would have gone and we would have eight billion loans from somewhere.

جناب یہ سارے حقائق ہیں۔

Mr. Chairman: Please try to conclude.

Senator Muhammad Ishaq Dar: Sir, I am watching the time.

bad management. I am sure all people related to ہیں اس میں ہیں reserves اور یہ جو

we have kept bulk of this money in ہے کہ آتی سمجھ کو آدمی عام اور finance

dollars and dollars have gone down by 20% in last one year and we are

getting 0.7%-0.8%profit and the money is there where we owe loans

I mean why we couldn't spread our foreign ! جناب ہے management کیسی

exchange reserves in various currencies. We lost heavily and as Ilyas Bilolur was saying, sir, the things are very serious. I think the international scenario which is developing, it is creating global challenges, we are not prepared for World Trade Organization. You know the dirty

game which is coming to us. We have set up a Senate Committee, we are working on that. Sir let me assure you that unless we prepare ourselves

جناب! اس میں "Cancun" round which is the latest dialogue trade talks. اس میں جو ہماری نمائندگی ہے اس میں it was a failure in making the developed world agree to some solution on the agri subsidies. Sir, they are giving 360 billion dollars per annum subsidies. جہاں ان کی اپنی کمزوری ہے - this is not a fair globalization, this is an unequal globalization and if it continues the way it is going sir, we should be prepared and ready for that. There is no road map for us. Forget about the other threats of 2015 for Pakistan as per which the think tanks of the US and the Western countries are saying that we will be in a different shape on the map. Sir, similar alerts were in 60's about East Pakistan, we never bothered. Again the unequal, unfair globalization and the position of the international scenario, we have to be very carefull. I think we have to rely on agriculture کیونکہ آپ کو بھی پتا ہے کہ ہماری 70 فیصد آبادی دیہی ہے۔ اس میں سے 75% of the farmers are small farmers, who have half hectre or less, they only cultivate one third of the land. اور جناب! ہماری جو agriculture ہے' ہمارا ایک بڑا strong base ہے' ہم مل کر اس کو آگے لے جا سکتے ہیں۔ میں بڑی معذرت سے کہتا ہوں کہ اس پر بھی ہماری policies ٹھیک نہیں رہیں let me tell you in 1990s roughly دس سال میں ہماری average agriculture growth was 4.2%. Sir, in last four years our average agriculture growth is 2.1%.

جب 1997ء میں ہماری گورنمنٹ آئی' ہم نے آتے ہی incentives دیئے۔ We increased 30% of the support price as you know from Rs.185 to 240, we reduced the duties on inputs, we doubled the credit in 3 years from 23 billion to 43 billion. اور ہم نے اکتوبر 1999ء میں when I was Chairman of ECC, we had

planned to introduce another increase of 25% in support price taking it to 300 rupees, which was to be announced in November but the black day of 12th October never let it happen by us. We had planned it and new people would have an access to all this.

So, sir all these incentives took place when Pakistan was producing sixty and half million tons of wheat. We must be self sufficient, dangers are there, we must be ready for that.

ملک میں کھانے کے لئے چیز تو ہو' ہمارے پاس basic خوراک گندم تو ہو ساڑھے سولہ ملین سے جناب

due to these incentives, the production of wheat went up to 21.1 million tons in 1999- 2000 whereas today it is 19 million, we are down. Why? First of all, they have not increased the support price for 3 years.

ابھی نومبر میں انہوں نے تین مہینے پہلے اس کو 16% announced کیا ہے which is insufficient, keeping in view the subsidies given abroad. تین دفعہ ان تین سالوں میں انہوں نے ٹیوب ویل کے tariffs بڑھائے ہیں۔ جناب! مختلف چیزوں پر GST لگ گیا۔

Would you believe that the credit which we left for the agriculture sector, at 43 billion is down to 37 billion.

Mr. Chairman: Please conclude.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب! ہم اپنی اس economy کو کس طرف لے کر جا رہے ہیں۔

which you know, you give the farmers incentive, sir, this is the main causeof your poverty. 70% of population live on this sector, we are ignoring this sector because we do not know, what is happening there.

ہم بڑے بڑے محلات میں اور ان بڑے بڑے ایوانوں میں بیٹھے ہیں، ہمیں ان کی تکالیف کا پتا نہیں ہے۔ جناب! 14 million in last three years ہم نے نئے beggars پیدا کر دیئے ہیں، 10% of the population have gone below poverty line. جناب! وہ 1800 روپے مہینہ کما رہے ہیں، کہاں سے بل دیں گے، کہاں سے کھائیں گے، کہاں سے اپنے بچوں کو تعلیم دیں گے؟ The whole family. جناب! 14 million people have been created, you know, new people living below poverty line. ہمیں اس پر focus کرنا چاہئیے، sir, ہماری sugar دو سال surplus تھی، we must care for agriculture. Sir, I have given these whole suggestions in the national interest. Hope somebody is noting for taking action. Sugar we have got 2 years surplus, sir, two years sugar we have surplus and we have taken neither timely nor adequate measures policy for export of sugar. Today look at the newspapers and sir, farmers are not being paid اور اس کا impact کیا ہے کہ crushing late ہوئی کیا ہے کہ crushing late ہوئی ہے۔ ابھی اگلے سال آپ کی wheat position اور serious ہو گی، Half a million tons is to be imported. From the wheat self-sufficiency in 1999-2000, as the result of Pakistan Muslim League N Government policies, now, we are again net importer of the wheat. Sir, اسی طرح میری گزارش یہ ہے کہ ہمیں اپنے interest کے لئے we must stand up, we do not have to be apologetic, we should take it up with WTO۔ گورنمنٹ کی جو economic team ہے، Why they are shy in dealing with them properly. They care for their interest. Our earlier economic teams are sitting in Washington, New York and United Nations. If these people cannot do the job sir, then they should ask us to do this job for the country. I can assure you, we can honourably and we can gracefully negotiate on behalf of Pakistan. So,

this is not fair, we must negotiate, they have 360 billion dollar subsidies sir , we must not kill our agriculture sector. Sir,

یہی ہم کو بچائے گا اگر خدا نخواستہ یہ crisis اور deepen ہو گئے جو کہ ہو رہے ہیں۔

Pakistan today is passing through the worst and the most serious crisis of history. There are global challenges facing us. Sir, we must take actions, we must become food's self sufficient, sir, it will produce enough for our raw material for industries. It will generate jobs, it will give income to the poorest of the poor in the remotest areas. Sir, it is the time for national reconciliation, it is the time for national consensus, it is the time for nation building agenda. Sir, this needs magnanimity, this needs ego shedding, this needs patronism, this needs nationalism, this needs sacrifices but in this country, unfortunately, nobody is prepared who is supposed to do all these things. Sir, through your Chair, I suggest, let there be magnanimity, sir, they should look into all these things for heaven's sake, Pakistan needs all these. I have completed exactly 30 minutes, I have a lot more to say sir, but thank you very much.

Mr. Chairman: The order of the speakers that we are following is as received under a systematic pattern in coordination with the Parliamentary Leaders. Please avoid sending me requests to jump the line, it is unfair to others. If at all, it is necessary, let it be coordinated before hand. Mr. Kamil Ali Agha.

سینیٹر کامل علی آغا: نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فا عوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کو صدر پاکستان کی

تقریر پر اس House میں بحث کروانے پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور جس صبر اور تحمل سے اور discipline سے آپ نے اس کی کارروائی چلائی، میں اس پر بھی آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ صدر پاکستان نے اپنی تقریر کے اندر جن مسائل کا تذکرہ فرمایا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلے صدر تھے کہ جنہوں نے اپنی تقریر میں بجائے اس کے کہ وہ حکومت پر الزامات لگاتے اور ان کی تقریر سے ایوان صدر، وزارت عظمیٰ اور جمہوریت کے درمیان کسی قسم کی کوئی چپقلش ظاہر ہوتی۔ انہوں نے پاکستان کو درپیش مسائل کی بات کی۔ پاکستان میں ان ترغیبات کا تذکرہ کیا جو انہوں نے اپنے دور اقتدار کے اندر اپنے وعدوں کی صورت میں نبھائے، وہ کام کیے جو پاکستان میں جمہوریت کے قیام کے لئے انہوں نے کیے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں آج اس ایوان کے اندر صدر پاکستان کا شکریہ ادا کرنا چاہئیے کہ انہوں نے نچلی سطح پر اقتدار کی منتقلی کو ممکن بنایا۔ ضلعی حکومتوں کا قیام، صوبائی حکومتوں کا قیام، قومی اسمبلی اور سینیٹ کے انتخابات، صوبائی سطح پر وزارت اعلیٰ اور مرکزی سطح پر وزیر اعظم کا انتخاب اور جمہوریت کے تسلسل کے سلسلے میں دیگر اقدامات پر ہمیں شکریہ ادا کرنا چاہئیے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کی بدولت بہت سی چیزیں ممکن ہوسکیں اور جس صبر اور تحمل کے ساتھ، جس کا تذکرہ انہوں نے اپنی تقریر میں بھی کیا۔ Constitutional Amendment پر پاکستان کی تاریخ میں اتنے طویل مذاکرات اپوزیشن اور حزب اقتدار کے درمیان کبھی ممکن نہ ہو سکے۔ الحمدللہ! میں اس بات پر بھی صدر محترم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس ساری کاوش کے دوران بڑے صبر، تحمل اور بردباری کا ثبوت دیتے ہوئے اپوزیشن اور حکومتی جماعتوں کے درمیان جو معاہدہ طے پایا اس پر من و عن عمل درآمد کروایا اور اس مطالبے پر حالانکہ حکومتی جماعت کا موقف بڑا واضح تھا اور ہم یہ کہتے تھے کہ LFO آئین کا حصہ بن چکا لیکن میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں صدر محترم کو کہ جب سیاسی قوتوں کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا تو انہوں نے اس پر عمل درآمد کیا، نہ صرف عمل درآمد بلکہ اس پارلیمنٹ کے اندر اس پر بحث کروا کے اور پارلیمنٹ کی منظوری کے بعد جب وہ سترہویں آئینی ترمیم کی صورت میں آئین کا حصہ بن گیا تو اس پر عمل درآمد بھی شروع کیا اور کروایا لیکن بڑے افسوس کے ساتھ ایک بات کرنا چاہوں گا اس مسئلے پر کہ کل جب میں نے ہمارے محترم جناب Senior Parliamentarian پروفیسر غفور صاحب کی زبان سے یہ بات سنی

کہ National Security Council کی بات اب صدرِ محترم نہ کریں تو مجھے بڑا افسوس ہوا۔

جناب میں تو اپنے بزرگوں کو وہ کچھ کہتے اور سنتے ہوئے دیکھ چکا ہوں اور کرتے ہوئے دیکھ چکا ہوں بلکہ حال ہی میں ان کا ایک کتابچہ میں نے پڑھا۔ تو وہ جو میں نے پڑھا ہوا تھا اس کو میں نے دوبارہ نکالا اور میں نے دیکھا کہ پروفیسر صاحب کیا فرما رہے ہیں اور انہوں نے تحریر کیا کیا ہے۔ میں اس ایوان کے سامنے بھی ان الفاظ کو جو ان کی تحریر میں شامل ہیں دہرانا چاہتا ہوں صرف اس لئے کہ ماضی کو اگر ہم کھلی آنکھوں سے دیکھیں پاکستان کو، ہمارے پاکستان کے غریب عوام کو اور ان لوگوں کو جو پاکستان میں جمہوریت کو پروان چڑھتا دیکھنا چاہتے ہیں صرف دعوے نہیں صرف پچھتاوے نہیں، جیسے ابھی مجھ سے پہلے معزز مقرر نے، مجھے محسوس ہوا کہ ان کی speech کے اندر آج دعوے تو نہیں ہیں پچھتاوا بہت زیادہ نظر آیا۔ انہوں نے پلاٹ کی بات کی تو مجھے بھی پلاٹ یاد آئے۔ حلقہ مری کے راجہ اشفاق سرور جو ایک وزیر بھی تھے جنہوں نے جعلی شناختی کارڈوں پر 173 پلاٹ الاٹ کرائے جناب۔ یہاں پر corruption کی بات کی گئی۔ یہ ایک پلاٹ کی بات کرتے ہیں۔ ایک پلاٹ پر تین ممبر بول چکے ہیں 173 پلاٹوں پر جو ایک نام پر لئے گئے اور بیچے گئے۔ جناب یہ کن پلاٹوں کی بات کرتے ہیں پلاٹوں کا تذکرہ، چمک کا تذکرہ، Mr.10% کا تذکرہ۔ آج اکٹھے بیٹھے ہیں ہم ان کو نہیں یاد کروانا چاہتے۔

مجھے یاد ہے سب ذرا ذرا' انہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو۔

سب یاد ہے وہ کونسی corruption تھی کہ جس کی بنیاد پر media cell قائم کیا اور اس media cell کے ذریعے بے نظیر بھٹو اور نصرت بھٹو کی برہنہ تصاویر تقسیم کی گئی ۔ پنجاب کی پگ تقسیم کی گئی اور کروڑوں روپے کا بجٹ وہ میڈیا کا کہاں سے آتا تھا۔ ذرا صرف ایک شعبے کا حساب دے دیں وہ سارا پیسہ ان پلاٹوں کو بیچ کر حاصل کیا گیا۔ مشاہد حسین صاحب یہاں پر موجود ہیں میں ان کی موجودگی میں کہہ رہا ہوں ۔ جناب یہ کس corruption کی بات کرتے ہیں۔ کس تاریخ کی بات کرتے ہیں یہ صرف پچھتاوا ہے ان کے پاس جمہوریت وہ ہے' یہ جمہوریت کی بات کرتے ہیں۔ خود کہتے رہے کہ LFO کو ایوان کے اندر لائیں وہ آپ سنتے رہے کہ No . No LFO, no LFO Musharraf, Go Musharraf ایک سال ہم نے سنا۔ کہتے ہیں کہ صدر محترم جنرل مشرف نے تقریر نیٹ کی۔ ایک سال کیا اس ایوان کے اندر حزب اقتدار نے صبر و

تحمل کا مظاہرہ نہیں کیا۔ کس لئے کیا۔ جمہوریت کے لئے کیا۔ جناب محترم! یہ کہتے تھے کہ ہم جمہوریت کو پھر چلائیں گے اگر constitutional amendment ہوگی تو صدر محترم کا یہ credit نہیں ہے کہ صدر محترم نے برداشت کیا اور انہوں نے اپنے موقف کو ترک کر کے پارلیمنٹ کی بات مانی، پارلیمنٹ کے موقف کے مطابق سترہویں ترمیم کی صورت میں آج constitutional amendment موجود ہے۔ آج پھر کس لئے یہ تحریک، اکٹھے ضرور رہیں ہمیں خوشی ہے لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ ایک دوسرے کے خلاف کیا کیا کرتے رہے ہیں۔ 54, بیرونی بنکوں میں جو accounts لا کر انہوں نے ہمیں تقسیم کئے عوام کو تقسیم کئے بے نظیر بھٹو کے وہ میں نے نہیں کئے تھے۔ آپ نے نہیں کئے تھے۔ Mr.10% Zardari کو کس نے قرار دلوایا؟ میں نے نہیں انہوں نے کروایا تھا۔ جناب! انہوں نے ذاتی کاروبار کئے۔ انہوں نے ایک دوسرے کے خلاف کیچڑ اچھالا۔ وہ ہیروں کا ہار اور سرے محل میں نے نکال کر نہیں دیا تھا۔ ان کا میڈیا سیل تھا اور وہ پلاٹوں کی کمائی پر چل رہا تھا۔ جناب محترم آج یہ آپس میں گھی شکر ضرور ہوں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن پاکستان کی بہتری کے لئے ہوں۔ صرف اس لئے نہ ہوں کہ ان کو پچھتاوا ہے اس بات کا کہ آج یہ اقتدار میں نہیں ہیں۔ کیا ان کی جمہوریت پاکستان میں اس وقت ہوتی ہے جب یہ صاحب اقتدار ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس ملک میں جمہوریت نہیں ہو سکتی۔ جب مطالبہ تسلیم ہوگیا، constitutional amendment ہوگئی، تو آج یہ تحریک چلانے کی بات کرتے ہیں۔ ہمیں تحریک سے ڈر نہیں لگتا۔ ہمیں پتا ہے کہ پاکستان کے عوام باشعور ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ کل یہ اقتدار کے لئے آپس میں دست و گریبان تھے، آج یہ پھر اقتدار کے لئے دست و گریبان ہونا چاہتے ہیں آج کی حزب اقتدار کے ساتھ، جو پاکستان کی فلاح کے لئے کام کر رہی ہے، جو پاکستان کے عوام کی بہبود کا کام کرنا چاہتی ہے۔ الحمداللہ ہماری پالیسیاں بھی اقتصادی طور پر، معاشی طور پر ان سے بہتر ہیں۔ ہم نے figure declare کرنے میں کوئی fudging نہیں کی۔ ہماری حکومت کو یہ credit جاتا ہے، ان کے دور کے اندر fudging ہوتی رہی پوری دنیا اس بات کو جانتی ہے کہ یہ figure میں fudging کرتے رہے لیکن الحمد اللہ آج fudging نہیں ہورہی۔ جو کچھ حقیقت ہے وہ سوالنامے میں بیان کیا ہوا ہے۔ خود فرما رہے ہیں

کہ سوالنامے میں انھوں نے درست بیان کیا ہے۔ ہم نے اپنی تحریر میں درست بیان کیا ہے اور ہماری حکومت میں ایسا ہی ہو گا۔ آپ پورے سال کی کارروائی نکال کر دیکھ لیں حزب اقتدار کے اراکین نے، ممبران نے الحمد اللہ ایسے participation کی، اپنی ہی حکومت کو انہوں نے تنقید کا نشانہ بنایا۔ صحیح کو صحیح کہا، درست کو درست کہا یہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو برداشت کا سلسلہ چلا ہے اس کا credit بھی صدر محترم جناب پرویز مشرف کو جاتا ہے۔

جناب محترم! میں نے اس ہاؤس کے اندر بیٹھ کر سنا، بہت سی باتیں، بہت سی چیزیں۔ ابھی بات کی گئی کہ transparency نہیں تھی۔ HBL privatise ہوا اس میں transparencyنہیں تھی؟ کونسی transparency کی بات کرتے ہیں۔ آپ کے دونوں ادوار کے اندر پی پی پی کا دور دیکھ لیں اور آپ اپنا دور دیکھ لیں، کیا ہوتا رہا۔ کونسی transparency کی بات کرتے ہیں۔ ایک دوست کے لئے ایک بنک بیچا گیا۔ ایک دوست کے لئے ایم سی بی بنک بیچا گیا۔ پچاس ساٹھ کروڑ روپے میں پورے کا پورا بنک بیچ دیا گیا۔ آج چار سو ملین ڈالر میں آدھا بنک بیچا گیا ہے transparency نہیں ہے۔ وہ transparency تھی کہ پچاس ساٹھ کروڑ روپے میں پورا بنک بیچ دیا گیا۔ ملک کا بہترین بنک جو آج الحمداللہ ہمیں فخر ہے کہ چلیں انہوں نے کسی کی favour کی، اربوں روپے کا بنک کروڑوں روپے میں دے دیا لیکن آج وہ اس قوم کی معیشت کے لئے ایک فعال کردار ادا کر رہا ہے اور انشاء اللہ جس reputation کے لوگوں نے اس بنک کو خریدا ہے اور جن کی offer آئی، ہم ویسے بھی ان کی قدر کرتے ہیں، اچھا نام ہے آغا خان دنیا میں ایک اچھا نام ہے۔ ہمارے مسلمان بھائی ہیں، ہم ان کی صلاحیتوں پر فخر کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ پاکستان کی معیشت میں وہ اہم رول ادا کریں گے۔

جناب محترم! میں جمہوریت اور تاریخ کی بات کر رہا تھا۔ پروفیسر غفور صاحب نے درست لکھا اور درست لکھتے ہیں۔ عمل بھی ان کا بڑا اچھا رہا ہے، ہمارے سنیئر دوست ہیں، ہمارے روایتی حلیف بھی ہیں، ہم نے کئی تحریکیں ان پر یقین کرتے ہوئے گزاری ہیں۔ مجھے امید ہے کہ جو وہ آج لکھ رہے ہیں اگر وہ دوبارہ بھی وہی کہنا شروع کر دیں تو شاید دوبارہ ہماری تقلید بھی ان کے ساتھ شامل ہو جائے اور ہم پاکستان کے لئے کوئی اہم role ادا کرسکیں۔ یہ لکھتے ہیں اور شروع

کرتے ہیں اس پیرے کو اصولی لحاظ سے اے آر ڈی کے اس موقف سے غلط نہیں کہا جا سکتا لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان deadlock کے نتیجے میں پارلیمنٹ معطل تھی۔ اس پر بھی ملک میں تنقید کی جا رہی تھی۔ بعض اہم سیاسی رہنماؤں کا کہنا تھا کہ LFO عوام کا مسئلہ نہیں۔ عوام بے روزگاری' مہنگائی' بدعنوانی اور بدامنی کا خاتمہ چاہتے ہیں۔ اپوزیشن سے متعلق ارکان پارلیمنٹ کی خاصی بڑی تعداد بھی یہ سوال کرتی تھی کہ آخر احتجاج کا یہ طریقہ کب تک جاری رہے گا اور کیا ہم پارلیمنٹ میں اتنی تعداد میں ہیں کہ حکومت سے اپنے مطالبات جوں کے توں منظور کرا سکیں۔ ماضی میں بھی اپوزیشن نے ملک کو سیاسی بحرانوں سے نکالنے کے لئے اپنے اصولی موقف میں لچک کا مظاہرہ کیا۔ دسمبر ۱۹۷۱ء میں سقوط ڈھاکہ کے بعد " جناب! یہ وہ سقوط ڈھاکہ ہے' مجھے افسوس ہوتا ہے کہ آج پروفیسر غفور صاحب اور پروفیسر خورشید صاحب ان بنچوں پر بیٹھے ہیں' مجھے افسوس ہے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہمیں بتایا تھا کہ: بھٹو کا جو یار ہے' غدار ہے' غدار ہے

بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج یہ دوستیاں اور یہ محبتیں۔ خاص طور پر میں دینی جماعتوں کے رہنماؤں سے یہ اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی سوچ اور اپنے شعور کو ذرا اسی طرح challenge کریں جس طرح بیرونی قوتیں' جس کا تذکرہ پاکستان کے صدر نے اپنی تقریر کے اندر انتہائی جذبات کے ساتھ' احساسات کے ساتھ کیا ہے اور ہمیں سوچ و بچار کی دعوت دی ہے۔ میں بھی اپنے ان بزرگوں کو سوچ و بچار کی دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے لائحہ عمل پر غور کریں کہ کیا یہ کل درست تھے یا آج درست ہیں؟ یہ لوگ آنے والے کل میں کیا کرنے والے ہیں اور کیا درست ہے؟ یہ بات جو انہوں نے فرمائی کہ سقوط ڈھاکہ----

جناب چیئرمین: وقت کا خیال رکھیئے گا۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب! اتنا ہی وقت لوں گا جتنا باقی اراکین نے لیا ہے۔ اس سے زیادہ انشاء اللہ نہیں لوں گا۔ سقوط ڈھاکہ کے بعد بچا ہوا پاکستان سنگین سیاسی بحران کا شکار تھا۔ جنرل یحییٰ نے بغیر کسی اختیار کے اقتدار ذوالفقار علی بھٹو کے سپرد کر دیا۔ جنہوں نے تقریباً چار ماہ تک بطور Civilian Martial Law Administrator ملک پر حکومت کی۔ اسی مدت کے

دوران بینکوں اور تعلیمی اداروں کو قومی ملکیت میں لئے جانے والے اہم احکامات صادر کئے۔جناب! یہاں پر میں یہ بات یاد دلا دوں کہ اب قوم statistical چکر میں پڑنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ لوگوں کو پتا ہے کہ اس قوم کے ساتھ سب سے بڑا blunder اس وقت ہوا جب بھٹو صاحب نے nationalization شروع کی۔ پورے ملک کی ترقی کے تسلسل کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ جناب! اگر یہ غلطیوں کو ماننے پر آئے ہیں تو پھر اپنی غلطیوں کو تسلیم کریں۔ اس قوم کے ساتھ سب سے بڑی زیادتی اس وقت ہوئی۔

دوسری زیادتی اس وقت ہوئی جب اس ملک کے dollar accounts کو cease کیا گیا۔ وہ سرمایہ جو بیرونی ممالک سے ہمارے ملک کی اقتصادیات کو بہتر بنانے کے لئے آ رہا تھا اس کا تسلسل ختم کر دیا گیا۔ آج تک ہم اپنی بہتر حکمت عملی کے ذریعے اس کو face کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب! یہ بات کرتے ہیں Euro bonds کی۔ ان کے دور میں یہ 10 per cent پر جاری ہوا اور ہمارے دور میں 6.65 per cent پر۔ This is the credit اور جس position میں یہ Euro bond گیا ہے اس کے لئے میں اپنے وزیر خزانہ کو داد تحسین پیش کرتا ہوں۔ یہ اسی کی حکمت عملی ہے جس کی بنا پر یہ ممکن ہو سکا۔

جناب! یہ موٹی موٹی باتیں ہیں جو قوم سمجھ رہی ہے۔ اب لوگوں کو حسابات کے چکر میں نہ ڈالیں۔لوگ اس بات کو سمجھ رہے ہیں کہ ایک وہ وقت تھا جب قرضے لیے جا رہے تھے، لوٹے جا رہے تھے، اپنے account بیرونی دنیا میں بھرے جا رہے تھے کمیشن لی جا رہی تھی، Privatization Commission ایک commission لینے والا ادارہ بن گیا تھا ۔ آج الحمد للہ privatization درست طریقے سے crystal clear ہو رہی ہے۔Transparency ہے اور جس کو آپ figures کے لحاظ سے بھی دیکھیں تو وہ آپ کو شفاف نظر آئے گا۔ لیکن یہ بات آپ اپنے ذہن میں رکھیں اور میں سمجھتا ہوں یہ ایک بہت بڑی بات ہے کہ کل قرضے لئے جا رہے تھے اور آج قرضے لوٹائے جا رہے ہیں۔ قوم سمجھتی ہے اس بات کو کہ کب ایک ملک، ایک ادارہ اس position میں ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے قرضے لوٹائے۔ الحمد و للہ، اب ہمیں یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہمارے پاس 12 ارب ڈالر reserves ہو گئے ہیں، 14 ارب ڈالر ہوگیا ہے۔ ضرورت

اس لئے نہیں ہے کہ جب صدر محترم نے 12 اکتوبر کو اقتدار سنبھالا تو یہ ساری دنیا کو پتہ تھا کہ یہ ایک technically default ملک تھا اور یہ کس کی کارکردگی تھی، صاحب موصوف جو اس ایوان میں مجھ سے پہلے تقریر کر چکے ہیں، کیا یہ ان کی کارکردگی کا نتیجہ نہیں تھا؟ یہ ان کی کارکردگی کا نتیجہ تھا۔ جناب چیئرمین! میں اپنے موضوع پر واپس آتا ہوں۔

Mr. Chairman: Please try to conclude.

سینیٹر کامل علی آغا: جناب! میں وقت دیکھ رہا ہوں۔ ابھی سات منٹ باقی ہیں۔ میں آپ سے صرف تین منٹ زیادہ لوں گا، میں صرف دس منٹ میں ختم کر دوں گا۔ Opposition کا یہ اصولی موقف تھا کہ ملک کے دولخت ہونے کے بعد، جناب! یہ دولخت کا تذکرہ جب ہوتا ہے تو میرا دل تڑپتا ہے۔ مجھے یاد آتا ہے وہ دن جب میرا باپ صبح صبح فجر کی نماز کے بعد رو رہا تھا اور اس نے مجھے بتایا کہ پاکستان دولخت ہوگیا اور یہ وہی لوگ ہیں جو ہمیں بتانے والے تھے کہ پاکستان کو دولخت کس نے کیا۔ آج ہم اکھٹے بیٹھے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس وقت ہمیں بتایا کہ بھٹو نے جو یہ کہا، "ادھر تم ادھر ہم"، یہ تقسیم کروانے والا ہے۔ اس نے پاکستان کو دولخت کروایا ہے اور پھر انہوں نے ایک تحریک چلائی اور ہم نے ان کے پیچھے نعرے لگائے، "بنگلہ دیش نامنظور"۔ یہ جب مجھے تاریخ یاد آتی ہے جناب میں تڑپتا ہوں، اس لئے تین منٹ آپ سے زیادہ مانگ رہا ہوں جناب۔

1970ء کے انتخابات کے نتیجے میں وجود میں آنے والی قومی اسمبلی اب باقی نہیں رہی، اس لئے اب دستور ساز اور قانون ساز قومی اسمبلی کو وجود میں لانے کے لئے انتخابات کرائے جائیں لیکن پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کے قائد جناب بھٹو اس وقت کسی طرح سے بھی آمادہ نہیں تھے۔ Opposition نے ملک و ملت کو اس بحران سے نکالنے کے لئے اکثریتی پارٹی سے طویل مذاکرات کئے۔ نئے انتخابات کے اپنے اصولی موقف کو ترک کردیا۔ اپریل 1972ء میں اس قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کرلی جو غیر آئینی اور ناقابل قبول تھی۔ یہی نہیں بلکہ ایک فرد واحد جناب بھٹو کے بنائے ہوئے 1972ء کے عبوری آئین کو بھی اس شرط کے ساتھ منظور کر لیا کہ حکومت مستقل آئین کی تشکیل میں Opposition کو اعتماد میں لے گی۔ Opposition کی اس

لچک اور مفاہمت کے نتیجے میں ہی ملک ایک سنگین بحران سے نکلنے میں کامیاب ہوا اور 1973ء کا وہ آئین بھی تشکیل پا سکا جو آج بھی قوم کے لئے قابل قبول ہے۔ اگر اس وقت Opposition اپنے اصولی موقف پر قائم رہتی تو سیاسی بحران خطرناک نتائج کو جنم دے سکتا تھا۔ میں ان کی اس بات سے مکمل طور پر متفق ہوں لیکن ایک بات پر معترض بھی ہوں کہ جناب کل آپ نے معاہدہ کیا، لوگ دیکھ رہے ہیں، پاکستان کے باشعور عوام کی نظر میں ہے آپ کا ایک ایک منٹ۔ آپ کا یہاں بیٹھنا، یہاں اٹھنا، آپ کا بات کرنا، آپ نے جب کل یہ کہا معاہدہ کے باوجود کہ National Security Council کو بھول جائیں۔ یہ بڑا المناک واقعہ ہوگا پروفیسر غفور صاحب، اگر آپ نے معاہدہ میں شامل، جس پر آپ لوگوں نے دستخط کئے ہیں، اس پاکستان کی تاریخ کا حصہ ہے اور اس معاہدے کے تحت آپ نے اس ہاؤس کے اندر، اس ایوان کے اندر اس پر عمل کرنا اور کروانا ہے۔ یہ افسوسناک بات ہوگی۔ خاص طور پر اس لیے کہ ایک دینی جماعت کے راہنما نے کل بات کی اور آج مکر گئے۔ یہ قوم کو بہت برا لگے گا اور ہمارا اعتماد مجروح ہوگا۔ وہ اعتماد جو ہم نے 1971 سے 1977 تک آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر حاصل کیا تھا۔ اس کو بھی ٹھیس پہنچے گی، عوام کو بھی ٹھیس پہنچے گی۔ ابھی حال ہی میں ان کو جو ووٹ ملے ہیں وہ لوگ کیا کہیں گے۔ وہ ووٹر کیا سوچیں گے کہ ہمارے دینی راہنماؤں کا یہ عمل ہے۔ کل وعدہ کرتے ہیں، دستخط کرتے ہیں اور آج ایوان کے اندر کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ بھول جائیں۔ کیسے بھول جائیں؟ قوم بھولنے والی نہیں، قوم کسی کردار کو نہیں بھولے گے اور یہ بہت بڑا المیہ ہوگا۔ اس پر عملدرآمد ہونا ہے، انشاء اللہ ہونا ہے اور ہم ملک اور قوم کے دفاع کے لیے کام کرتے رہیں گے۔

یہ بات کرتے ہیں نیوکلیئر کی، میں کہتا ہوں کہ ہم، ہماری جماعت تحفظ کرنے والی ہے۔ ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے کل بھی کہا تھا پاکستان کا مطلب کیا لاالہ الا اللہ۔ ہم نے تو 1977 میں بھی ان پر اس لیے اعتبار کر لیا کہ انہوں نے ہمارے ساتھ وہی نعرہ لگایا۔ حالانکہ تحریک پاکستان کے وقت یہ خلاف تھے لیکن جب انہوں نے ہمارے ساتھ کھڑے ہوکر یہ نعرہ لگا دیا، ہم ان کے پیچھے لگ گئے اور آج تک بھی ہم ان کو اپنا روایتی حلیف سمجھتے ہیں۔ یہ بات ہمیں بہت ناگوار گزری ہے کہ ہم جن پر اعتماد کرتے ہیں، وہ اپنے وعدے پر قائم رہنے کی بجائے اس سے انحراف کی بات کرتے ہیں۔ Nuclear power پر انشاء اللہ اپنے آپ کو اپنی قوم کو یکجان دیکھتے

ہیں۔

خالی نعروں سے جہاد نہیں ہوتا، جہاد کرنا ہے تو آیئے! اس ملک کی غربت کے خلاف، تفرقہ بازی کے خلاف، دہشت گردی کے خاتمے کے لیے، تعلیم کے لیے اور اس ملک کی تعمیر و ترقی کے لیے کریں۔ آیئے! ہم اکٹھے چلتے ہیں، اپنے ملک کے دفاع کے لیے جہاد کرتے ہیں لیکن یہ بات نہیں کہ آپ کہیں کچھ اور کریں کچھ۔ Nuclear power پر بھی میں یہ کہتا ہوں کہ بارہ اکتوبر کے بعد جو طوفان اور گرد و غبار پاکستان کی طرف اٹھا تھا اس کا credit بھی صدر پاکستان جناب پرویز مشرف کو جاتا ہے کہ انہوں نے اس کا رخ موڑ دیا۔ انہوں نے افغانستان اور عراق کے مسئلے پر درست فیصلہ کیا اور اس ایوان کی مرضی سے کیا۔ اس ایوان کی مشترکہ قرارداد کی روشنی میں کیا اور اس ایوان کے فیصلے کے مطابق کیا۔

پھر میں اپنی دفاعی ایٹمی قوت کی بات کرتا ہوں، میں کہتا ہوں کہ پرویز مشرف صاحب کی حکمت عملی ہے جس نے پاکستان کو بچایا اور پاکستان کے اثاثوں کو بھی بچا لیا۔ پھر یہ بھی کہوں گا کہ ڈاکٹر قدیر خان کو بھی بچا لیا۔

(اس موقع پر اذان کی آواز سنائی دی)

جناب چیئرمین: آغا صاحب اب conclude کریں۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! میں conclude کر رہا ہوں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب ایٹمی اثاثوں کی بات ہو رہی ہے تو میں اس کا credit صدر محترم کو دیتا ہوں کہ الحمد للہ انہوں نے پاکستان کو بچایا، ایٹمی اثاثوں کو بھی بچا لیا اور پاکستان کے قومی ہیرو جناب عبدالقدیر خان کو بھی بچا لیا لیکن جو معاملات قومی اہمیت کے ہیں ان پر میں یہ بات کہنا چاہوں گا کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک قوم ہیں، ایک پاکستان ہے۔ پاکستان وہ پاکستان ہے جو عالم اسلام کا قلعہ ہے تو پھر اس قلعے کو محفوظ اور مضبوط بھی کرنا ہے اور یہ سوچنا ہو گا کہ سب سے پہلے پاکستان ہے۔ پاکستان بڑا ہے سب اس کے بعد ہیں، سب چھوٹے ہیں۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیے۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! میں ایک بات کہنا چاہوں گا کہ جب یہ جمہوریت

کی بات کرتے ہیں۔ ان کو سننا چاہیے برداشت کرنا چاہیے، جمہوریت یہی ہے کہ دوسروں کو بھی سنیں۔ یہ کون سی جمہوریت کی بات کرتے ہیں؟ وہ جمہوریت، جب ڈاکٹر نذیر کو شہید کیا گیا۔ وہ جمہوریت، جس کے اندر خواجہ رفیق کو شہید کیا گیا۔ وہ جمہوریت، جس میں اپنے ہی وزیر افتخار تاری کو اغوا کیا گیا۔ یہ وہ جمہوریت چاہتے ہیں کہ جس کے اندر سردار محمد خان قتل کروایا گیا۔ جناب! یہ کون سی جمہوریت چاہتے ہیں؟ یہ وہ جمہوریت چاہیں، جیسی الحمدللہ آج شاد، صاف اور شفاف چل رہی ہے۔

یہ آپریشن کی بات کرتے ہیں، کیا ہم اپنے ملک کو تباہ کرنے کے لیے دوسرے لوگوں کو اپنے ملک کے اندر دہشت گردی کی اجازت دے دیں۔ نہیں! ہمیں اپنی سرحدوں کو محفوظ کرنا ہو گا، اپنے پاکستان کو محفوظ کرنا ہو گا۔ الحمد للہ پاکستان مسلم لیگ اور اس کی حلیف جماعتیں اس جدوجہد میں ہیں کہ پاکستان کو ترقی کی راہ پر گامزن کریں گے، اس کو آگے لے کر جائیں گے۔ پاکستان میں جمہوریت کو بہتر صورت میں محفوظ کریں گے۔ انشاء اللہ یہ ہمارا عزم بھی ہے، ہمارا عمل بھی ہے۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب چیئرمین: کنرانی صاحب جمعے کے بعد پھر آپ کرلیں۔

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! I would like to bring it on the record کہ آپ نے بہت ہی غیر جانبدارانہ طریقے سے 37 minutes honourable speaker کو دیئے۔

جناب چیئرمین: نہیں 37 minutes نہیں ہیں۔ میرے پاس اس کا record ہے۔ آپ نے جو بولنا ہے بولیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: بہرحال پندرہ منٹ ان کے لیے مخصوص تھے، آپ نے 37 minutes دیے یعنی پارلیمانی لیڈر سے بھی زیادہ۔ لہذا آپ نے خود، جو اصول آپ نے اپنے چیمبر کے اندر طے کیے تھے، آپ نے خود ان کو پامال کیا ہے۔ لہذا اب اپوزیشن بھی ان اصولوں کی پابند نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: مجھے رولز میں discretion حاصل ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: نہیں رولز میں آپ کو یہ discretion نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: میں یہ اختیارات استعمال کروں گا آپ تشریف رکھیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: آپ کو یہ discretion نہیں ہے کہ پندرہ منٹ سے چالیس منٹ تک کسی سپیکر کو بولنے دیں۔

جناب چیئرمین: جو رولز میں ہے اسے میں استعمال کروں گا۔ آپ تشریف رکھیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: اگر آپ نے اس طرح House چلانا ہے تو پھر اس طرح House نہیں چلے گا۔

جناب چیئرمین: پھر کیسے چلے گا؟

سینیٹر میاں رضا ربانی: پھر آپ کو بتائیں گے کہ کیسے چلے گا۔ پھر چلائیں آپ اس House کو۔

جناب چیئرمین: جو قانون میں میرے پاس discretions ہیں ان کو میں استعمال کروں گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اب میرے خیال میں نماز کے بعد کریں گے۔ نماز کا ابھی وقت ہو گیا ہے۔ جماعت کھڑی ہونے والی ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں اب کیا کروں۔ پہلے آپ لوگوں نے پوائنٹ آف آرڈرز پر وقت لے لیا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں وہ آرڈر جو ہے وہ اسی حساب سے ہے۔ جب آپ کے گروپ کی باری آئے گی تو اسی حساب سے چلیں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: مشاہد صاحب، میں آپ کی طرف آرہا ہوں۔ ایک، ایک منٹ آپ بات

کرلیں۔ کیا بات ہے؟ جی رضا خان ۔

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب چیئرمین! جناب مشاہد صاحب ایک خاص school of thought کے علمبردار ہیں۔ میں اس کا بڑا احترام کرتا ہوں۔ پونم کے متعلق انہوں نے جو dates بیان کئے میں ان کے علم میں یہ لاؤں۔ پونم یکم و دوم دسمبر ۱۹۹۸ء میں اسلام آباد میں قائم ہوئی۔ اس وقت جنرل مشرف کا کوئی نام تک نہیں جانتا تھا اور جن لوگوں نے مشرف صاحب سے ملاقاتیں کی ہیں۔ ان میں سے ایک شخص بھی پونم کا رکن نہیں۔ یہ میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔ باقی میں ان کا مشکور ہوں کہ پونم کی تمام رکن پارٹیوں کے ساتھ جو کچھ ہوا۔ پارلیمنٹ کے ممبران کے ساتھ جو کچھ ہوا۔ ملک کے سات کروڑ عوام کے ووٹروں کی غالب اکثریت کی نمائندگی کرنے والے سیاسی رہنماؤں کے ساتھ اس پر میں ان کی مذمت پر میں ان کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ البتہ اس میں جناب میں یہ اضافہ کروں کہ پونم کے رکن بیشتر پارٹیوں نے کبھی بھی آمریت کا ساتھ نہیں دیا۔ پونم ان پارٹیوں سے بنا ہے جنہوں نے نیشنل عوامی پارٹی بنائی تھی۔ جنہوں نے آمریت کے خلاف بھرپور تاریخی جدوجہد کی تھی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: اسحاق ڈار be very brief۔

Senator Muhammad Ishaq Dar: Sir, I will be very brief. On a point of personal explanation . The honourable speaker has made a bundle of lies. He has given totally distorted things. In fact, he was part of that set up. He should be ashamed if anything is wrong, he is part of that . If anybody is guilty, he is equally guilty. He was member of this Parliament with that government, what a shame sir, he says that

کہ وہ لوگ، کونسے وہ لوگ؟ and then he is misquoting things. He is giving wrong figures.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ ہی کے لوگ بول رہے ہیں۔ خاموش رہیں مہربانی کرکے

خاموش رہیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: دس فیصد' اس وقت کا جو ریٹ تھا وہ مارکیٹ ریٹ تھا۔

(Interruption)

Senator Muhammad Ishaq Dar: He is biggest turncoat of the century. He is the biggest *chamcha.*

(Interruption)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: ایک honourable طریقے سے ' If he wants to say anything, he is most welcome.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اسحاق صاحب' تشریف رکھیئے۔ مشاہد صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: silence please. ' مشاہد صاحب۔

سینیٹر مشاہد حسین سید: جناب چیئرمین! انہوں نے media cell کے بارے کہا تھا' غلط فہمی نہ ہو جائے۔ وہ 90-1988 کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ ہمارا جو media cell تھا اس پر کوئی بحث کا عنصر نہیں تھا۔ clause کا تعلق نہیں تھا۔ And when I was there, I went to take a....... میرا اس سے تعلق نہیں تھا۔ ان کا اشارہ تھا 90-1988 تک۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔ خواجہ صاحب' You want some point.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے time دیا۔ میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کل کی The Nation میں جاوید رانا کی story ہے۔ title National Commission for Human Development immune to the Parliament and the Courts scrutiny. جناب والا' میں نے پہلے بھی جناب فنانس منسٹر کی توجہ اس پر دلوائی تھی اور وزیر تعلیم محترمہ زبیدہ جلال نے confirm کیا تھا کہ Pakistan Human Development Funds جوکہ ایک private NGO ہے اور NCHD کے back

ground میں ہے۔ جس پر چند board of Directors نے اپنے نام پر Security Exchange Commission کے ساتھ وہ ادارہ separately قائم کیا ہے۔ فنانس منسٹر نے Rs. 500 million ان کو transfer کئے ہیں اور دو ارب کی commitment کی ہے۔

جناب والا! اس ملک میں بہت سے اچھے NGOs ہیں۔ یہ جو NGO ہے Human Development, National Commission سارا over head ابھی بھی government سے آتا ہے لیکن یہ جو fundings ہیں یہ human development پر نہیں جا رہی ہیں یہ business development پر جا رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: خواجہ صاحب، آپ کے پاس اس کو raise کرنے کے اور طریقے ہیں۔ آپ کسی دوسرے طریقے سے کریں۔ چونکہ اس وقت President Address پر بحث ہو رہی ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ: نہیں، جناب چیئرمین! دو تین مرتبہ Call Attention Notice دیا ہے ہر دفعہ kill کیا جاتا ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس پر آپ یا تو ہاؤس کے لئے special time رکھیں۔

جناب چیئرمین: آپ move کریں۔ اس کو دیکھ لیں گے۔ thank you آپ تشریف رکھیں۔ We will adjourn now to meet again at 3.00 P.M sharply.

[The House then adjourned to meet again at 3.00 P.M. in the evening on the same day]

[The House reassembled after interval for Jumma prayers]

Mr. Chairman: We are on our roster.

مولانا گل نصیب صاحب، وہ بھی نہیں ہیں، سنگزئی صاحب بھی نہیں ہیں۔ جی رضا صاحب۔

Senator Mian Raza Rabbani: I was waiting for the Leader of the House to come back.

صبح جناب چیئرمین! جب وہ Point of order raise ہوا تھا اور وسیم سجاد صاحب یہاں ہمارے پاس آئے تھے تو انہوں نے یہ undertake کیا تھا کہ وزیر داخلہ یا وہ خود ایک statement دیں گے۔

جناب چیئرمین: میں عرض کرتا ہوں

he is I think, with the Prime Minister currently, hopefully, he should come

کل جب وہ آئیں گے تو we will take it up with him. It was put off and Insha Allah, he should come up, depend کرتا ہے کب فارغ ہوتے ہیں۔ جو وسیم سجاد نے کہا تھا that was done. یہ پہلے ہی ہو چکا تھا۔ ان سے کل ہی بات ہو گئی تھی جیسے میں نے عرض کیا صبح During the break last evening , I spoke to him and yesterday also or the last sitting or yesterday the earlier sitting it was raised and I think one of the بلکہ پھر بھی وہ تھا action کا جو government اور was conveyed member from here غوری صاحب وہ ہیں اور یہ بات بھی ایسی ہے کہ اس میں ہر کسی کو بڑا خیال ہے۔ جی چٹھہ صاحب آپ پھر شروع کریں اور جیسے دوسرے آئیں گے کر لیں گے۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس topic پر اظہار خیال کا موقع دیا۔ جناب صدر مملکت جنرل پرویز مشرف صاحب نے 17 جنوری کو مشترکہ پارلیمنٹ سے خطاب کیا جو یقیناً constitutional requirement تھی۔ اس سلسلے میں جیسے کہ debate ہو رہی ہے میں عرض کروں گا کہ جنرل صاحب نے یقیناً کافی مشکل حالات میں take over کیا اور انہیں اس دور میں کافی مشکلات پیش آئیں اور انہوں نے وعدے بھی پورے کئے اور وہ اس پر ناز کرتے ہیں کہ میں نے اپنے سارے وعدے پورے کئے۔ ایک فوجی حکمران کے لئے سب سے مشکل وعدہ یہی ہوتا ہے کہ وہ جمہوریت کو بحال کرے، الیکشن کروائے، انہوں نے ماشاء اللہ سپریم کورٹ کی direction کے مطابق ٹھیک

وقت پر الیکشن کروائے ' یہ credit یقیناً ان کو جاتا ہے اور وہ قابل داد ہیں۔

میں ان کے وعدوں کے ساتھ ساتھ ان کو ایک صاف گو بندہ بھی سمجھتا ہوں کہ انہوں نے نہایت صاف گوئی سے اپنی اس تقریر میں بھی یہ اعتراف کیا ہے کہ ہمارا ملک بہت اچھا ہے' وسائل سے مالا و مال ہے ' بہت اچھی افرادی قوت ہے' لوگ بڑے محنتی اور ذہین ہیں۔ ہمارے پاس دریا' پہاڑ' میدان اور سب کچھ ہے لیکن اس کے باوجود ہم غریب اور پسماندہ لوگ ہیں۔ اس کی وجہ انہوں نے بتائی کہ corruption اور nepotism ایسی دو مصیبتیں ہیں' وبائیں ہیں' بدعتیں ہیں جو ہمارے ان سارے وسائل کو ' طاقتوں کو اور صلاحیتوں کو کھائے جا رہی ہیں۔ میں اس ہاؤس کی وساطت سے انہیں یہ یاد کرانا چاہتا ہوں کہ جب انہوں نے شروع میں take over کیا تو قوم کے ساتھ ایک وعدہ یہ بھی کیا تھا کہ میں شفاف governance دوں گا اور میں corruption, رشوت اور اس nepotism کی بیخ کنی کروں گا۔ یقیناً بہت اچھا وعدہ تھا' قوم کو اس کی ضرورت ہے' وقت کا تقاضا ہے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ شروع کے ڈیڑھ سال تو انہوں نے کچھ اس سلسلے میں توجہ دی لیکن اس کے بعد پتا نہیں کیوں بدقسمتی سے ان کی نظروں سے یہ معاملہ تھوڑا اوجھل ہو گیا اور صحیح شفاف governance اور احتساب نہیں ہوا۔ آج میں ان کا یہ وعدہ یاد دلانا چاہتا ہوں اور وہ اس پر ضرور توجہ دیں کیونکہ یہ ساری قوم کی ضرورت ہے اور آخر کسی نے تو کرنا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے پاس یہ بڑا اچھا وقت تھا کہ وہ ہمیں اس مصیبت سے نجات دلاتے۔

جناب والا! انہوں نے غربت اور اقرباء پروری کا ذکر کیا ہے۔ اسی سے بہت سی بدعتیں جنم لیتی ہیں مثلاً بے انصافی اور ظلم ہے' یہ سب کچھ حل ہونا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے بہت اچھا کیا کہ الیکشن کروا دیئے اور جمہوریت قائم ہو گئی' ساری صوبائی اسمبلیاں اور پارلیمنٹ معرض وجود میں آ گئی' لوگوں کے نمائندوں نے کام شروع کر دیا۔ جیسا کہ جمہوریت کی بحالی کے ساتھ لوگوں کے مسائل کی بہتری کا عمل شروع ہونا تھا وہ نہ ہو سکا' پارلیمنٹ کے نمائندگان کا صحیح impact as national representatives نہیں ہو سکا۔ میرے نقطہ نظر کے مطابق ایک ضلعی حکومتوں کا نظام ہے۔ جو کہ یقیناً ایک بہت اچھا idea تھا لیکن قوم کو ' ان کو تیار کرنے سے' یہ ماحول پیدا کرنے سے بہت پہلے دے دیا گیا۔ وہ ساری

ضلعی حکومتوں میں میرا خیال ہے 'بہت کم لوگ ہیں جو ٹھیک کام کر رہے ہیں۔ اکثر یہی کر رہے ہیں کہ وہ corrupt ہیں اور nepotism میں اور مخالفین کی victimisation کر رہے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے یہ ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بہت اچھا نظام ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اگر وہ اس قوم کو اچھائی کے لئے دیا تھا' نجات کے لئے دیا تھا' خدمت کے لئے دیا تھا' اگر وہ ٹھیک کام نہیں کر رہے ہیں تو اصلاح کرنا بھی ان کام ہے' ان کا فریضہ ہے۔ اسے صوبائی subject سے Federal میں لے لیا گیا تو پھر ان کی اور بھی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ شروع سے تین سال کے لئے آیا تھا۔ اب انہوں نے ایک notification جوکہ قانونی رائے کے مطابق ultra vires ہے' نہیں ہونی چاہئیے تھی' ایک سال کی extension بھی دے دی گئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ nepotism اور corruption کی سرپرستی ہے' اس سے اس notification کو واپس لے کر fresh election ان کی original مدت کے مطابق کروادینے چاہئیں تاکہ سارے جو نقائص ہیں' جو ان کی غلطیاں ہیں' ان کا ازالہ ہو سکے اور صحیح لوگ پارٹیوں کے حساب سے سامنے آسکیں۔ اس نظام کی صحیح طور پر افادیت سامنے آئے۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ اگر یہ election کروا دیا جائے تو یہ ساری بدعتیں اور برائیاں دور کی جا سکتی ہیں اور یقیناً قوم ایک بہتر governance کی حقدار ہو گی اور اس سے فیضیاب ہو گی۔

جناب والا! اس کے ساتھ ساتھ جیساکہ قوموں کی زندگی میں ترقی میں اور ان کی خوشحالی میں دو تین چیزیں بڑی اہم ہوتی ہیں' محکمہ تعلیم ہے' محکمہ صحت اور محکمہ PWD ہے۔ تعلیم بھی نسلوں کی معماری کرتی ہے' ان کو سکھاتی ہے' تربیت دیتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ صحت بہت ضروری ہے' ایک توانا قوم ہی ایک اچھا کام کر سکتی ہے' آگے بڑھ سکتی ہے۔ جیساکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اللہ کا لقب حاصل ہے' وہ اللہ تعالیٰ سے کلام کیا کرتے تھے تو وہ ایک دن اللہ کریم سے مخاطب تھے۔ انہوں نے کہا "اے رب مجھے پتا ہے کہ تیرا رب کوئی نہیں لیکن پھر بھی اگر تیرا رب ہوتا تو اس سے کیا مانگتے تو اللہ نے کہا کہ یقیناً میرا رب کوئی نہیں لیکن اگر ہوتا تو میں اس سے تندرستی مانگتا" جوکہ ساری اس توانائی اور ترقی کے لئے ضروری ہوا کرتی ہے یعنی یہ اس لحاظ سے اتنی ضروری ہے۔ اس طرح PWD ہے تو تینوں کے تینوں محکمے

corruption میں ڈوب چکے ہیں اور ہمارے اصل مقاصد سے اور اپنے اصل مطمع نظر سے پیچھے جا چکے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی اصلاح بہت زیادہ ضروری ہے کیونکہ تعلیم ہی نے قوم کو build کرنا ہے۔ یہ سارے محکمے قوم کے builders شمار ہوتے ہیں' اگر تینوں خود ہی اسی corruption میں یا خود ہی لعنتوں اور مصیبتوں میں گرفتار ہوں تو پھر آگے کسی اچھی قوم کی امید رکھنا' میں سمجھتا ہوں کہ بعید از قیاس ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں major surgery کی ضرورت ہے' بلا تمیز' بلاتفریق ہمیں قوم کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے' قوم کے مستقبل کو' ملک کی بقاء کو سامنے رکھتے ہوئے ایک پوری surgery کرنی چاہئیے۔

میں آپ کی وساطت سے صدر صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں قوم ان کے ساتھ ہے' پارلیمنٹ ان کے ساتھ ہے' کسی قسم کی کوئی گھبراہٹ یا کسی قسم کی کوئی فکر نہیں ہونی چاہیئے۔ ہمیں فوری طور پر ان محکموں میں یہ corruption ختم کرنی چاہئیے' ملک یقیناً ایک مشکل دور سے گزر رہا ہے۔ اس میں جو بڑے بڑے مسائل ہیں ان کا انہوں نے خود ہی ذکر کیا' دہشت گردی ہے' انتہا پسندی ہے' فرقہ واریت ہے' صوبائی عصبیت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کئی چیزوں پر انہوں نے نہایت کامیابی سے address کیا ہے' terrorism ہے' انہوں نے بروقت ایک اچھا فیصلہ کیا' ملک کو بچا لیا۔ اگر وہ نہ کرتا' Opposition کے کہنے کے مطابق وہ اکڑ جاتے کہ ہم نے یہ نہیں کرنا تو میرا خیال ہے کہ وہ دو' تین دن بمباری یہاں کرتے تو پھر تیسرے دن ہم نے خود ہی کہنا تھا سارا destroy کرنے کے بعد کہ نہیں جی ہم ان کے ساتھ ہیں۔ terrorism کے خلاف ہم آپ کے ساتھ ہیں اور terrorism یقیناً اسلام کے خلاف ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے بروقت اور صحیح سوچ کے ساتھ' صحیح فیصلہ بڑی جرأت کے ساتھ کیا۔ حالانکہ مخالفین ہر چیز پر' تاریخ اگر ثابت بھی کر دے تو پھر بھی اس پر اعتراض کرتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مخالفت برائے مخالفت نہیں ہونی چاہئیے۔ اگر کوئی اچھا کام ہو تو اس کی تعریف ہونی چاہئیے۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ خطرات اور خدشات اب بھی موجود ہیں۔ اس کے لئے بھی ٹھوس لائحہ عمل اور مربوط کوششوں کا ہونا ضروری ہے۔ انہیں اس بات کا بھی خیال کرنا چاہئے۔

اس کے ساتھ ساتھ جوہری توانائی اور یہ میزائل ٹیکنالوجی' مسئلہ کشمیر ہے' آبی ذخائر ہیں۔ یہ یقیناً قوم کے اعلیٰ ترین مفادات ہیں۔ انہوں نے جوہری توانائی اور مسئلہ کشمیر سے متعلق

حال ہی میں ایک دو تقریروں میں نہایت جراتٔ مندانہ موقف اختیار کیا کہ میری جان جا سکتی ہے لیکن میں اس کے تحفظ میں کسی قسم کا کوئی سودا، کسی قسم کی کوئی لغزش نہیں کروں گا۔ میں جان دے دوں گا لیکن ان کا تحفظ میری ذمہ داری ہے۔ یہ ان کا بہت اچھا اور نہایت جاندار موقف ہے اور قوم کے لئے باعث عزت،باعث فخر اور باعث طمانیت ہے۔ ہم اس سلسلے میں دعا کرتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالٰی انہیں توفیق دے اور وہ اسی طرح اپنے اس موقف کو سچ ثابت کریں اور اس کو پورا کریں۔

جیسا کہ انہوں نے خود کہا کہ دفاع اورمعیشت تو مضبوط ہو چکی۔میں سمجھتا ہوں کہ دفاع واقعی مضبوط ہے۔ جیسا کہ آٹھ دس مہینے ہندوستان کی فوجیں اور پاکستان کی فوجیں ایک دوسرے کے سامنے کھڑی رہیں لیکن ہندوستانی فوجوں کو جرأت نہیں ہوئی کہ وہ پاکستان پر چڑھ دوڑیں۔ تو یہ یقیناً پاکستان کی دفاع کی مضبوطی کا ایک ثبوت ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی ٹھیک ہے کہ جب انہوں نے take over کیا تو ملک کی economic policy یا زرمبادلہ کے ذخائر تقریباً نہ ہونے کے برابر تھے۔ ہر روز دیوالیہ ہونے کا خدشہ ہوا کرتا تھا اور حالیہ figures کے متعلق مخالفین بھی اعتراف کرتے ہیں کہ پاکستان کی مالی حالت اب مستحکم ہے۔ یہ یقیناً بہت اچھی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ خزانہ بھرنے کے ساتھ ساتھ اس کی کچھ افادیت غریبوں کو بھی جانا چاہئیے، غربت کو کم ہونا چاہئیے اور ان کی مجبوریوں اور ان کی معذوریوں کو پیش نظر رکھتے ہوئےکچھ حصہ ادھر بھی جائے۔ اس کے لئے صنعت لگانا یا زراعت کو improve کرنا بڑا ضروری ہے۔ اس کے لیے بجلی اور ڈیزل خوفناک حد تک مہنگا ہے۔ کوئی زراعت، کوئی صنعت بغیر بجلی یا ڈیزل کے نہیں چل سکتی۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ بجلی کو سستا کریں۔ ہمارے ملک میں اتنے وسائل اور جگہیں موجود ہیں۔ آج بھی پیسوں کے حساب سے یونٹ produce ہو سکتا ہے لیکن ہم آپس کی تفرقہ بازی میں، اور آپس کی انا میں اور ایک دوسرے کے حسد کی وجہ سے اس طرح قومی مفادات کو پس پشت ڈال کر اپنی غربت میں اضافہ کر رہے ہیں اور آنے والی نسلوں کے لئے ہم ایک دشواری پیدا کر رہے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں جناب والا! یہ قومی مفادات ہیں۔ آبی ذخائر ضروری ہیں اور یہ قومی مفاد ہے، ہر بندہ جانتا ہے۔ سندھ اور فرنٹیئر کے Engineer خود کہتے ہیں کہ کوئی نقصان نہیں ہوگا،

فائدہ ہی فائدہ ہے تو پھر اس میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ کسی شخصیت، کسی خاندان یا کسی پارٹی کی ضرورت یا اس کی یا اس کو politicise کرنے کے لئے یا ان کے کسی موقف کی خاطر قومی مفاد کو قربان کرنا یقیناً دانش مندی نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اقتدار کو خطرہ بھی اگر ہو تو پھر بھی قومی مفاد پر سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اس لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ ہم سارے اس طرح جہاد کریں کہ جلدی سے جلدی یہاں بدعتیں دور کریں کیونکہ ہماری 70 فیصدی آبادی دیہات میں رہتی ہے۔ دیہاتی آبادی حقیقت میں بھی سب سے زیادہ غریب ہے لیکن وہ بھی سوائے زراعت کی improvement کے ترقی نہیں کر سکتے اور زراعت improve نہیں ہو سکتی جب تک بجلی سستی یا free نہ دی جائے۔ اگر ہندوستان کا ایک زمیندار ٹیوب ویل کا مفت یا معمولی قیمت پر بل ادا کرتا ہے تو اسی طرح اگر پاکستان کا زمیندار بیس ہزار ماہانہ بجلی کا بل ادا کرتا ہے تو ڈھائی لاکھ سالانہ ادا کرنے کے ساتھ وہ کیسے خوشحال ہو سکتا ہے اور کیسے national interest کو promote کر سکتا ہے۔

اسی طرح اگر بجلی کا بل ایک صنعت کار بیس بائیس لاکھ ماہانہ ادا کرتا ہے اور چائنا کا صنعت کار وہ مفت استعمال کرتا ہے تو وہ کس طرح compete کر سکتا ہے اس کے ساتھ اگر کل کو WTO آیا تو اندازہ کیجئے کہ پاکستان کی کیا حالت ہوگی۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ فوج کو improve کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ قومی مفادات کو بغیر کسی سمجھوتے کے اور بغیر کسی خوف و خطر بلا تامل اور بلا تردد شروع کرے اور آنے والی نسلوں کے لئے ایک بہتر ماحول پیدا کرے اور قوم کی آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ایک بہتر ماحول پیدا کریں۔ اب چونکہ جناب والا! یہودی، ہندو، اور نصاریٰ کا یہ سارا گٹھ جوڑ ہے، یہ کسی خطہ زمین کے خلاف نہیں، کسی پر قبضہ کرنے کے لئے نہیں، اسی دو قومی نظریہ کا شاخسانہ ہے جس کے تحت پاکستان اور ہندوستان پہلے معرض وجود میں آئے۔ اس سے پہلے بھی آپ نے یہ دیکھا کہ مسلم اور غیر مسلم میں پہلے مسلسل جنگیں ہوئیں اور تاریخ شاہد ہے کہ بہت سارے واقعات اسی سلسلے میں ہوئے۔ ہمیں اب اس دو قومی نظریہ کی جو کہ پاکستان کی تخلیقی اساس ہے، اس پر بھی عمل کرتے ہوئے، اس کو آگے بڑھاتے ہوئے اپنے مستقبل کے لئے، اپنی قوم کی خوشحالی کے لئے ہمیں اس کے تحفظ کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: وقت کا ذرا خیال رکھیئے گا۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: اچھا جی۔ تو قائد اعظم بذات خود آپ کو پتہ ہے کہ ہندو مسلم اتحاد کے سب سے بڑے پیامبر اور سب سے بڑے سفیر مانے جاتے تھے لیکن ان کے مشاہدے اور تجربے نے یہ ثابت کیا کہ ہندو اور مسلم ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ انہوں نے پھر مسلم لیگ join کی اور پھر دو قومی نظریہ کی قرارداد پاکستان، قرارداد لاہور پاس کی اور اس کے مطابق عمل کیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج پاکستان معرض وجود میں ہے لیکن اس کے باوجود جو ہندوستان میں جو مسلمان ہیں یا کشمیر میں ہیں ان کی حالت آپ دیکھیں۔ خدا ناخواستہ اگر ہمارے ان بھائیوں کے مطابق کہ یہ لائن ایک تھی ہمارا کلچر ایک تھا تو یہ demarcation نہیں ہونی چاہیئے تھی۔ اگر پاکستان نہ ہوتا تو سارے مسلمانوں کی کیا حالت ہوتی۔ آج ہم تحفظ تو کر سکتے ہیں باقی مسلمانوں کا یا کشمیر کا تو اس کے لئے بھی ہمیں آپس میں اتحاد، اتفاق اور اپنے اختلافات کو بھول کر، انتشار کو بھول کر، مضبوط قوم بننا ہوگا تاکہ ہم سارے مسلمانوں کی خاص طور پر بھارتی مسلمانوں کی نمائندگی کر سکیں۔ انہوں نے پاکستان بنا کر ہمیں دیا اور خود بیچارے مصیبتوں کا شکار ہیں۔ اس طرح کشمیر اور فلسطین کی آزادی، یہ سارے کے سارے مسلمان صرف اس لئے مسائل کا شکار ہیں کہ مسلم امہ باوجود کافی وسائل ہونے کے نفاق اور انتشار کا شکار ہے جب پاکستان بن رہا تھا تو اس وقت بھی کئی خان، کئی جاگیردار، کئی ملا سمجھتے تھے کہ نماز، روزے کی تو ہمیں اجازت ہے لیکن اس وقت یہ ممبران نماز، روزہ کی اجازت کو مذہبی آزادی یا معاشرتی آزادی سمجھتے تھے۔ دونوں کے فرق کا ادراک نہیں کر سکے تو قائد اعظم کی مخالفت کی گئی۔ آج یہ کہتے ہیں کہ اسلام نافذ ہونا چاہیئے یہ اسلام کے لئے بنا تھا۔ میں نے کہا کہ یقیناً یہ مسلمانوں کے لئے بنا تھا لیکن ملا ازم کے لئے نہیں بنا تھا اسے liberal اسلام اور صحیح اسلام جو دین فطرت ہے، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا اسی کے مطابق بنا ہے اور اسی پر ہمیں عمل کرنا ہوگا اور وہی ہماری نجات کا باعث ہو سکتی ہے۔

Mr. Chairman: Please try to conclude now.

جناب نعیم حسین چٹھہ: اچھا جی۔ صدر صاحب نے خود کہا ہے کہ ہمارا ضمیر سب سے

بڑی چیز ہے۔ اگر ہم اللہ کے رو برو پیش ہو کر اپنے ضمیر کے مطابق اطمینان سے یہ کہہ سکیں کہ میں نے اپنی ذمہ داری صحیح دیانت اور ایمانداری کے ساتھ نبھائی ہے تو یہ ایک بہت بڑی سعادت ہے' بہت بڑا اثاثہ ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں سب کچھ اس کے لئے جو ضروری ہے مثلاً آپ نے یہ دیکھا ہوگا کہ سائنس نے اس زمانے میں بے پناہ ترقی کی ہے لیکن موت پھر بھی ایک اٹل حقیقت ہے اور پھر اس سے بڑھ کر ایک اور اٹل حقیقت ہے کہ دنیا میں جو کچھ بھی بندہ کرتا ہے اس کا مواخذہ اور اس کا حساب کتاب بھی ہونا ہے۔ اگر یہ سب کچھ یاد رکھا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ nepotism, corruption کسی کا حق کھانا' کسی کی عزت پر ہاتھ مارنا' یہ سب کچھ غلط ہے۔ یہ معاشرتی طور پر بھی غلط ہے' اسلام کی روح سے بھی غلط ہے۔ اسلام دین فطرت ہے۔ اسلام صرف حقوق اللہ نہیں۔ اسلام در اصل حقوق العباد ہے اور حقوق العباد کی خلاف ورزی میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مطلق العنان ہونے کے باوجود اپنی پوری ربوبیت اور طاقتوں کے باوجود بے بسی اور معذوری ظاہر کرتے ہیں کہ میں حقوق العباد کی خلاف ورزی کو معاف نہیں کر سکتا۔ لہذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلے مذہب اور سب سے پہلے اسلام اور صحیح ایمانداری کے ساتھ حقوق العباد کی پیروی کرنا اور اس پر عمل داری کرنا ہے۔ صحیح اسلام یہی ہے۔ اس لحاظ سے ہمیں یہ خواہش کرنی چاہیئے کہ اس طرح کی ذلت کی زندگی سے یقیناً عزت کی موت بہتر ہوتی ہے اور عزت کی موت تبھی آ سکتی ہے کہ ہم اپنے حقوق العباد اور اپنے صحیح اچھے کاموں کے متعلق اپنی قوم کے مستقبل کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اس پر عمل کریں اور اللہ تبارک تعالیٰ کے حضور ہم اپنی پوری ذمہ داری سے پوری عزت کے ساتھ سرخرو ہوسکیں۔ جناب والا' آپ کی بار بار تاکید کے پیش نظر میں انہی الفاظ پر اکتفا کرتے ہوئے شکریہ کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: پوائنٹ آف آڈر۔

جناب چیئرمین: پوائنٹ آف آڈر ہم لے نہیں رہے کیونکہ پھر ساری بات پٹری سے اتر جاتی ہے۔ پہلے میں نے کہا تھا کہ چیمبر میں discuss کریں۔ سب کے معاملے بڑے اہم ہیں پھر وہ بات رہ جاتی ہے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: ایک بس بلوچستان آرہی تھی' راستے میں اغوا کر لی گئی

ہے۔ اس میں بچے عورتیں اور مرد سوار ہیں' دو آدمی مر گئے ہیں۔ بس کا کوئی پتا نہیں ہے۔ مسافروں کا کوئی پتہ نہیں ہے۔ یہ توجہ آپ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اچھا Interior Minister نے آنا ہے تو یہ ان کے ساتھ اس کو raise کرلیں گے۔ جی اسماعیل بلیدی' جی سنگزئی۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' جناب عزت مآب چیئرمین صاحب! آپ کا شکریہ کہ آپ نے ہمیں وقت دیا۔ بہت اچھے اچھے خطابات' اچھے اچھے الفاظ' تدابیر' مشورے' خوشنمایاں' گنگائیاں ہم سن رہے ہیں لیکن حقیقت کا اظہار کرنا چاہیئے۔ عزت مآب صدر صاحب کا جو خطاب ہے وہ مجموعی طور پر وعدہ ہے' آسرا ہے' اشارہ ہے' گزارا ہے۔ سیدھی سیدھی بات بالکل نہیں کی گئی۔ جناب عالی! ہم پاکستان میں بستے ہیں۔ آپ دیکھ لیں اس وقت ہماری حالت یہ ہے کہ لوگ بیس بیس میل سے پانی پینے کے لئے لاتے ہیں۔ ان کو بجلی نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ ان کے رستے تو تصور میں بھی نہیں ہیں۔ ہم یہاں بیٹھ کر کہتے ہیں کہ سب سے پہلے پاکستان۔ یہ تختی' یہ سبق' یہ نصیحت آپ کب تک کریں گے۔ جب آپ ہمیں پانی نہیں دیں' راستہ نہیں دیں گے' کھانے کو کچھ نہیں ملے گا تو یقیناً آپ سے لڑائی ہو گی۔

عزت مآب! میں آپ کی توجہ تازہ مثال کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ ضلع بولان میں بھاگ ناڑی میں تیس میل سے لوگ پانی پیتے ہیں۔ ان کے پاس صاف پانی کا تو تصور نہیں ہے۔ میلا مٹی شدہ پانی جو بالکل حیوان بھی نہیں پیتے ہیں' وہ لوگ پی رہے ہیں۔ ورنہ انہیں ستر میل سے پانی لانا پڑتا ہے۔ اس شہر کے ہوٹل میں حال یہ ہے کہ چائے کا کپ پی لیں آپ کی مرضی' چھوٹا سا گلاس پانی کا پی لیں آپ کی مرضی۔ اب اس پاکستان میں آپ ہمیں نصیحت کرتے ہیں اور سبق پڑھاتے ہیں کہ سب سے پہلے پاکستان۔ میں کیسے مانوں سب سے پہلے پاکستان۔ میری بھی جان ہے' میرا بھی احترام ہے' میری بھی عزت ہے' میں بھی پاکستانی ہوں' آپ میرے حقوق دیں۔ میرے لئے سہولت پیدا کریں' میرے لئے آسائش پیدا کریں' میں ساتھ دوں گا' میں ٹیکس دوں گا۔ میرے ٹیکس پر لوگ پلتے ہیں' میرے ٹیکس پر' عوام کے ٹیکس پر' سارے اس مظلوم طبقے کے ٹیکس پر کچھ لوگ پلتے ہیں۔ ان کے لئے تو 110% سہولتیں

ہیں لیکن عوام کے لئے 10% سہولتیں نہیں ہیں۔

جناب عزت مآب چیئرمین صاحب! میں آپ کی توجہ دوسری طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ اس وقت ایسا آئینہ دکھایا جا رہا ہے کہ سب کچھ ٹھیک ہے۔ مہربانی کریں، جو ٹھیک کہتے ہیں ان کو ذرا بلوچستان کا دورہ کرائیں، ان کو بلوچستان گھمائیں، میں ان کو اپنے خرچے پر لے جاؤں گا۔ انہیں خبر ہو جائے گی کہ تین تین سو میل تک کوئی ڈسپنسری نہیں ہے۔ سو سو میل تک کسی سکول کا اتا پتا نہیں ہے۔ پانچ سو میل تک کوئی پانی کی ٹینکی نہیں ہے۔ یہاں بیٹھ کر یہ کہا جاتا ہے کہ سب کچھ ٹھیک ہے اور ہم سے یہ ہوگیا، سب سے پہلے پاکستان، سب سے پہلے پاکستان، سب سے پہلے پاکستان۔ میں مانتا ہوں، میرے آباؤ اجداد کی زمین، میری ملکیت پہلے بھی تھی، اب بھی ہے۔ پاکستان رہے گا تو میری عزت ہے لیکن میں آپ کے توسط سے عزت مآب ان قوتوں کو عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ظلم کرنا بند کردیں۔ یہ زیادتی کرنا بند کردیں ورنہ وہ وقت آئے گا آپ بولیں گے پاکستان۔ ہم بولیں گے نہیں۔ عزت مآب میں آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ آپ نے کہا سب ٹھیک ہے، حال یہ ہے کہ بلوچستان میں تو کوئی نیشنل ہائی وے ہے ہی نہیں۔ ابھی کچھ سڑکیں شروع ہوئی ہیں۔ اب میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دوں کہ جیکب آباد کے ساتھ، رات کو تو ڈاکے ڈالے جاتے ہیں لیکن اس حکومت کے دور میں پہلی دفعہ ہمیں یہ تجربہ ہو رہا ہے کہ دن کو بھی اغواء کر لیا جاتا ہے۔ جناب چیئرمین! گیس کی پائپ لائین تین دفعہ blast ہو چکی ہے۔ اربوں کا نقصان ہوا ہے کیوں نہیں بتایا جاتا کہ کون blast کر رہا ہے؟ پھر بھی آپ کہتے ہیں کہ پہلے پاکستان۔ جناب! اس خول سے باہر آ جائیے۔ آ جائیں باہر۔ حقیقت کا سامنا کریں کہ حقیقت حال کیا ہے؟ اربوں روپے کا نقصان ہوا ہے لیکن آپ ہمیں نہیں بتاتے کہ کون یہ blast کر رہا ہے۔ اخبار میں صرف یہ آتا ہے کہ اس کی مرمت کر دی ہے اور دوبارہ سندھ اور پنجاب کے لئے گیس بحال کر دی گئی ہے۔

جناب عالی! میں آپ کو کیا بتاؤں صبح میرے ایک ساتھی نے یہاں سے کہا کہ میرا دل جل رہا ہے کہ دو بچوں کی جانیں ضائع ہو گئی ہیں، انہیں قتل کر دیا گیا ہے۔ بہت اچھی بات، یہ کراچی تھی۔ کیا ہمارا دل نہیں جلے گا، یہاں روزانہ Frontier Corps جوانوں کو گولیاں مارتی ہے۔ اس لئے مارتی ہے کہ انہوں نے دو لیٹر، تین لیٹر یاپانچ لیٹر پیٹرول اٹھایا ہوا ہے۔ انہوں

نے بندوق اٹھائی اور گولی مار دی۔ کوئی ان سے پوچھنے والا نہیں ہے۔ آخر کیوں؟ اگر آپ ہمیں روزگار نہیں دیں گے، آپ ہمیں عزت نہیں دیں گے، آپ ہماری خاطرخواہی نہیں کریں گے پھر یقیناً آپ ہم سے گلہ نہ کیجیے گا ورنہ اس ایوان کے توسط سے، آپ کے توسط سے میں عزت مآب صدر صاحب سے کہنا چاہتا ہوں جیسے کہ ہمارے بلوچستان کے senior Minister کے ساتھ آپ کے مذاکرات ہوئے اور آپ نے تسلیم کیا ہے، آپ نے ان سے معذرت کی ہے کہ جناب! بلوچستان سے زیادتی ہوئی ہے۔ تو جناب! مہربانی کریں صرف ماننے ہی نہیں، بلوچستان کے لئے کچھ کریں۔

اس وقت صورت حال یہ ہے کہ آپ کسی بھی مرکزی محکمے کو دیکھیں کہ اس میں بلوچستان کا ایک بندہ نہیں ہے۔ آخر ہم کریں تو کیا کریں؟ آپ مجھے بتائیں۔ آج سے پہلے اسی ایوان میں ہم نے کہا کہ کنویں کیوں نہیں کھودے جاتے ہیں؟ عزت مآب وزیر صاحب نے کہا کہ ہمیں گولیاں لگتی ہیں۔ جناب چیئرمین! یہ کوئی پالیسی ہے، یہ کوئی طریقہ ہے؟ کیا یہ گورنمنٹ ہے کہ وزیر اٹھ کر ہمیں کہے کہ گولیاں لگتی ہیں؟ کون گولیاں مارتا ہے؟ گورنمنٹ کس مرض کی دوا ہے ہمیں بتایا جائے؟ اگر یہی صورتحال رہے گی تو کل کو کوئی اٹھ کھڑا ہو گا کہ ہم نہیں چھوڑیں گے۔ ہم کہتے ہیں کہ آئیں آپ ہماری عزت کریں، ہم آپ کی عزت کریں گے۔ آئیں ہمیں تعاون دیں، ہم سے تعاون لیں۔ آئیں ہمارا احترام کریں، ہم آپ کا احترام کرتے ہیں۔ لیکن نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ جب ہماری باری آتی ہے کہ جناب والا! شائیں، بائیں، تائیں گزار دیتے ہیں۔ آخر کیوں؟ میں اس ایوان کے توسط سے جناب عزت مآب صدر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے حقیقت کا ادراک کر لیا ہے اور senior minister کے سامنے تسلیم کر لیا ہے کہ بلوچستان سے ۱۹۸۸ء سے لے کر آج تک زیادتی ہوئی ہے۔ جناب والا! ان ساری تکالیف کو، ان ساری شکایات کو اور ان ساری زیادتیوں کو ختم کرنے کی کوشش کیجیے۔ یقیناً ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔ پاکستان کا ساتھ دیں گے۔ پاکستان ہمارے لئے سایہ دار درخت ہے۔ عزت مآب چیئرمین صاحب! کسی ایک سیاسی ورکر نے پاکستان کی جڑ کاٹنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ آج تک کسی سیاسی ورکر یا سیاستدان پر یہ چیز نہیں ہے۔ آپ نے دیکھ لیا ہے کہ پاکستان کی جڑ کس نے کاٹی ہے؟ پاکستان کو دولخت کس نے کیا ہے؟ پاکستان کو ابھی بھی ٹکڑے کرنے کے پیچھے کون ہے؟ یہ آپ جانتے ہیں۔ مجھے واضح اور وضاحت کے ساتھ مثال دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہم محب وطن ہیں اور محب وطن رہیں گے لیکن جب آپ ہمیں ذبح کریں گے تو مہربانی کیجیے کہ پھر ہمیں یہ حق بھی دیجیے کہ کم از کم ہم فریاد تو کر سکیں۔ آپ طاقتور کہتے ہیں کہ چھری چلا رہا ہوں مجھے مزا آ رہا ہے لیکن تم مت بولو۔ جناب! جب آپ ایک آدمی کو ذبح کریں گے تو وہ فریاد ضرور کرے گا۔ دادرسی ہونی چاہیے۔ میں دوبارہ آپ کے توسط سے عزت مآب صدر صاحب سے گزارش کروں گا کہ مہربانی کریں، بلوچستان کے ان علاقوں پر توجہ دیں جہاں آج بھی بیس میل سے پینے کا پانی لایا جاتا ہے۔ جہاں دو سو کلومیٹر تک سکول نہیں ہے۔ پانچ سو کلو میٹر کے اندر کوئی ڈسپنسری نہیں ہے۔ آج بھی لوگ جڑی بوٹیاں کاٹ کر اپنی دوائی بناتے ہیں۔ ان کو یہ تصور بھی نہیں ہے، انہوں نے آج تک دیکھا بھی نہیں ہے کہ ائیر کنڈیشن کیا ہوتا ہے، ٹیلی ویژن کیا ہوتا ہے۔ ماشاء اللہ آپ تو کہتے ہیں کہ IT کا دور ہے۔ جناب! انہیں ویب سائیٹ اور اس طرح کی کوئی معلومات نہیں ہیں۔ ابھی تک وہ ٹی وی نہیں جانتے ہیں۔ اس کا بٹن دبانا نہیں جانتے ہیں۔ اسے چلانا نہیں جانتے ہیں۔ ٹیلی فون تو دور کی بات ہے۔

آپ نئے سے نیا system لا رہے ہیں۔ مہربانی کریں ستر فی صد آبادی دیہات میں ہے۔ زمینی لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ رقبہ کے لحاظ سے ہمارا ہے۔ مہربانی کریں، ہمارے حالات پر رحم کریں اور پھر آپ دیکھیں کہ ہم آپ کے ساتھ کتنا تعاون کرتے ہیں۔ آپ ہمیں ذبح بھی کریں اور توقع رکھیں کہ ہم آپ کے ساتھ تعاون کریں، شاید یہ نہ ہو۔ اس لئے میری دوبارہ اور آخری گزارش یہ ہے آپ کے توسط سے، مہربانی کریں بلوچستان پر، بلوچستان کے مسائل حل کئے جائیں اور دوسرے صوبوں کے برابر ان کو لایا جائے جیسا کہ صدر صاحب نے ہمارے سینیئر وزیر سے وعدہ کیا ہے۔ مجھے امید ہے آپ کے توسط سے یہ بات ان تک پہنچے گی اور انشاء اللہ ہم ان کے ساتھ ہوں گے۔ جب ہماری تکالیف، میرے صوبے کی تکالیف دور ہوں گی، میرے صوبے کی سڑکیں بنیں گی، میرے صوبے کے عوام کے لئے پانی ملے گا، یقیناً سب بولیں گے بلوچستان اور پاکستان زندہ باد۔ و آخر دعوٰنا عن الحمد للہ رب العالمین۔

Mr. Chairman: Mr. Waqar Ahmed Khan.

Senator Waqar Ahmed Khan: Thank you, Mr.

Chairman! Honourable Senators, I have heard both sides of the divide and I am very impressed by the eloquent speakers who have unanimously agreed on all the national issues and national interests that we are facing today. Some of my colleagues have been critical, some of my colleagues have been appreciative of the measures taken by the Government but all of them are agreed on one thing - the national interest, Pakistan's interest is superior. However, I do feel that we are missing the whole picture and we are missing the boat.

This is not the time today to identify our weaknesses, show a division amongst us. This is the time to capitalize on our strength. We must stand today...

Mr. Chairman: Somebody's mobile phone is here.

سینیٹر وقار احمد خان: میرا نہیں ہے جی۔

Mr. Chairman: In the vicinity.

Senatotor Waqar Ahmed Khan: I don't know, may be you can find out who's it is.

جناب چیئرمین: چلیں ٹھیک ہے۔ Please continue.

Senator Waqar Ahmed Khan: In my view, Mr. Chairman! must stand as one nation without any difference of colour, of race, of identity. We are not Balochis, we are not Pashtoons, we are not Punjabis, we are not Saraikis, we are not Sindhis, we are Pakistanis and we should stand together as a nation under guard, under the flag of Pakistan and our legends should be to protect the sovereignty, solidarity and the image of

Pakistan. We should not disagree for the sake of disagreement just because we are in this side of a divide and somebody is sitting on that side of the divide. I have been a member of this Parliament for about 12 years and I have been a member of the treasury benches. I have been a member of the opposition benches and I am now sitting as an independent, looking at every thing. So, I have seen the full spectrum and I can visualise that all of us are for the benefit of Pakistan.

Let me come to the point that the President raised during his speech and I will quote, he said, "there are threats that Pakistan is facing and we must counter them". The four accusations against Pakistan which are: "we are responsible for terrorism in Afghanistan, cross border terrorism in Kashmir, WMD proliferation to other countries and that we are being caused as an intolerant society". I admire the candidness of the President of Pakistan for admitting those facts in his speech and I believe anybody at that forum who can come in and face these issues with integrity and with full passion for the people of Pakistan, for the solidarity of Pakistan, for the image of Pakistan and for the unity of Pakistan. I believe the President is very sincere in handling these affairs with all of us togather, with all the houses of Pakistan, that will be the Senate, that will be the National Assembly, that will be the Provincial Assemblies. He is addressing all the assemblies and asking all of us not just to the ruling side the Treasury Benches, but also to the Opposition and the Independents to come out and help him. Help him to change the perception of Pakistan. Help him to build a nation that is strong, that is

tolerant, that is moderate, that is perceived in the Western World as a nation, that is coming into the 21st century with an enlightened vision. President talks about some economic policies and I heard today Dar Sahib talked about the Euro Bonds. Although I am not an economist but I must emphasise that we must not point fingers at anybody. When we are doing that the three are pointing back to us. That is the politics that we have practised for the last 56 years and that has not yielded any benefit and has not brought us anywhere. This is the time to look ahead, forget the differences that we have and unite and be prepared to move forward.

Mr. Chairman, we need political stability in this country for which there has to be a harmony among all of us. There has to be differences, yes, there are differences among brothers, there are differences among parents, there are differences among children, differences of opinion abouteverybody but on the national issues, on the national agenda, on the national interest you must be united, you must have a consensus and we must speak to the masses as one and we must speak to the world as one and we must be united.

If we have political stability in this country and formar Finance Minister will endorse that. That with political stability comes economic stability and with economic stability you get foreign direct investment. We need foreign direct investment in this country and we do need badly a political stability and harmony in this country. The government today, thegovernment of President Musharraf and Prime Minister Jamali is doing a good job and stressing on the core issues Core issues which were

identified in the President's speech were education, protecting rights for women and I see here today that we have reserved seats for women in all the Houses which is a precedence and we have rights for the minorities. It is also a precedence, you do not see these precedences in the US Congress or in the British Parliament that there are reserved seats for women. Now where did these things come from? They came from the democratic steps taken by the President and his government. These are the achievements that I highlighted briefly. Let me emphasise once more Buledi Sahib was very aggressive and he was talking about Balochistan and he.....

Mr. Chairman: Mr. Satakzai.

Senator Waqar Ahmed Khan: Mr. Chairman, my apologies, he has not been here enough for me to extend my apologies. Mr. Satakzai was very emotional. I would rather say he was emotionally charged about Pakistan and Balochistan. But he said one thing that really pinched me. He said and I am not being critical of Mr. Satakzai, he is my colleague and he has all the rights and authority to speak his mind and give his view point but what pinched me was,

اگر بلوچستان کے عوام کو حقوق نہیں ملیں گے، ان کو پانی نہیں ملے گا، ان کو بجلی نہیں ملے گی، ان کو سڑک نہیں ملے گی تو جب آپ کہیں گے پاکستان تو میں نہیں کہوں گا۔

I disagree there totally. I believe in this. I am from Dera Ismail Khan Mr. Chairman, the second largest district in Pakistan. 100 miles by 60 miles. The largest district is Chaghi in his province and Dera Ismail Khan we

have two National Assembly Members here and we have seven members of Parliament from the Provincial Assembly and two Senators from D.I. Khan. Yet that province is deprived of the basic amenities and basic necessities and basic facilities for the peoples of D.I.Khan. But even with all those things, I would never say, if D.I.Khan is deprived I am not with Pakistan, I do not care but hell or high whatever comes in I will say Pakistan first, Pakistan first and Pakistan first that is my objective.

(clapping)

Senator Waqar Ahmed Khan: Mr. Chairman! I know you are impatient and you are looking to conclude my speech.

Mr. Chairman: Within time. You have a prescribed time.

Senator Waqar Ahmed Khan: Sir, I would say and I would stress upon all my colleagues, 9 of us are old 91 of us are new faces in the Senate and I would request to everybody from both sides of divide that we should work together as one.

ایک ہونے میں بڑی طاقت ہے ۔ بکھرے ہوئے کچھ نہیں۔

Whatever differences we have, let us emerge as one, one nation, one country, people believing in the solidarity, sovereignty and believing in tolerant Islam, we must emerge and build the perception in the world of Pakistan as a tolerant nation, as nation that does not believe in poliferation, as a nation that believe in providing harmony and as nation that believes in civil liberties and rights for all its minorities and all its people in Pakistan. I must emphasise Mr. Chairman! that that is the

message that the President gave in his speech and that was a very candid message and an open message, there were no" *MUKKAs"* shown to anybody I take it as a message of solidarity, I as an independent saw that as saying, Look I believe in one, lets be together as one and, I think we should take that message to our hearts and we should pass this message to the gross roots and creating awareness among our people that for once we are together, we will face all the consequences in the entire built together and we will stand tall as one nation together and we will emerge out of any debacle or any hurdle together. Insha Allah. Pakistan Zinda Bad.

Mr. Chairman: Senator Rukhsana Zubari. Yes. Satakzai Sahib. Would you brief personal explanation.

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی: میرے دوست وقار خان نے جو کہا شاید ان کا کبھی بلوچستان جانے کا اتفاق نہیں ہوا ہے - میں انہیں دعوت دیتا ہوں - میں ان کو لے جاؤں گا - ان کا جو بڑے سے بڑا ضلع ہے اس سے ہمارا چھوٹا ضلع بھی بڑا ہے - ہمارا بڑا ضلع جس کی لمبائی چھ سو کلومیٹر ہے - چھوٹا ضلع تین سو ' ساڑھے تین سو کلومیٹر ہوتا ہے - میں ان کی تصحیح کے لئے عرض کر رہا ہوں کہ 47% زمین پورے پاکستان کی ہمارے ساتھ ہے اور فنڈ ہمیں آبادی کی بنیاد پر دیا جاتا ہے - جو ابھی تک 10% بھی نہیں ہے - یہ میں نے تصحیح کے لئے عرض کیا ہے -

Mr. Chairman: Senator Rukhsana Zubari:

سینیٹر انجنیئر رخسانہ زبیری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:

Thank you Mr. Chairman! for giving me this opportunity. Sir, may I request that a little time for relaxation is there because you know we are

18% in the Senate, and if you look at the time allocated to us it won't be more than 1%. So sir, a couple of minutes ....

Mr. Chairman: It will be proportional to the 18%. I can assure you.

Senator Engr. Rukhsana Zubari: Sir, I would like to draw your attention on three points raised in the speech. Each line, each challenge he mentioned, each achievement he mentioned, has been taken up and very alloquent speeches have been delivered on those. Sir, I would like to foucs on three points, one being what he mentioned there that today Pakistan is being labelled as an epicentre of all Nuclear proliferation in the world that was a last of the challenge he mentioned. And then the use of Nuclear energy that he mentioned as Natural Resources. While talking of the natural resources and its use he mentioned that he is focusing on use of nuclear energy for producing electricity. And sir, then he did mention a complete para for the women issues and that I would like to talk about. Coming back to the challenge that Pakistan faces today sir, I would like to draw your attention to Feb 11th speech of President George Bush, this was to the US National Defence University and this policy speech was titled as "New Measures to Counter the Threat of Weapons of Mass Destruction" wherein Mr. Bush gave a seven-point action plan, aimed at restructuring the global nuclear order. He also mentioned that these include the rejection of the Comprehensive Test Ban Treaty which has been a buzzword uptil now

that all nations should sign it.

First of his points is Proliferation Security Initiative. And in that he is calling for pre-emptive mililtary action by selected states to disrupt the international traffic in sensitive nuclear technologies and materials. Through this initiative No. 1. coordinated law enforcement by states against proliferation network of the types found in Pakistan and that is what concerns us.

Second point calls for a United Nations Security Council resolution that demands nations to make proliferation a crime.

Third deals with strengthening the current efforts to secure nuclear weapons and materials in the former Soviet Republics.

Then he talked of extending the programme to dismantling weapons programmes, weapon research programme in problem countries and retraining scientists there on civilian research programmes; such as for medical usages or for generation of electricity etc.

Fourth calls for a ban on the sale of uranium enrichment and plutonium reprocessing technologies to nations that do not at present have full-scale capabilities. And that we do have. Now this proposes ban on nuclear commerce with those nations which do not adopt tighter inspections under the so called additional protocol of the International Atomic Energy Agency.

In the sixth and 7th steps the call is for reforms in the functions of the IAEA. Sir, referring to this a UK based think tank in an article has provided these startling details.

Prior to the US invasion of Iraq, US intelligence had developed a complex and covert network of intelligence agents, scientists and military personnel in its attempts to penetrate the Iraqi, Libyan and North Korean programmes and build those of Iran and Pakistan in relation to its global and regional strategic plans.

In an effort to hide and eliminate this complex network and its nuclear proliferation, the US then internationalized the myth of a nuclear blackmarket and initially accusing the Pakistani scientist AQ Khan of being its head.

Iran and Pakistan were now to be portrayed as unstable rogue states through which WMDs could potentially fall into the hands of terrorists or as they call it Islamic extremists.

Now, sir through this initiative and rationale the international community would be mobilized into legitimizing US control over weapons programme through the IAEA and other US influenced institutions and measures. Now, Washington is looking for alternative structure to deal with the challenge of nonproliferation, sidetracking and dismantling the entire weapons programmes in problem countries and that includes according to their definition and then problem countries and that includes according to their includes according to their definition and then problem countries and that includes, according to their includes retraining personnel there to civilian research. The mention of focussing on nuclear use of technology for electricity production in the speech is in line with the agenda that has been out-lined here.

Sir, what we need to do here? We need to remove this image of terrorist country. We need to have secured border with Afghanistan. We need to achieve control, independence and secrecy of our nuclear programme, weapons and facilities. We need to remove all known personnel from the scientific, military and intelligence communities; who are influenced by or have close affiliations with regimes and thereby pose a security threat. And sir, we need to give a security to the scientists and other personnel related to the military and the nuclear industry who have been involved. So, that will guarantee secured functioning of our nuclear programme. So that was my submission about the nuclear issue.

Now, I would like to take up the Women Issues because General Musharraf said and I quote "A country that does not provide equal opportunity or does not strive for the betterment of women can never progress. We have to provide health care, education and equal opportunities to women to participate in the political process. Otherwise, we will never be able to carve a better future for our generations to come".

Sir, having recognized the facts that today more than ever before women are part of political process. In the Senate we have 18 lady Senators here, in National Assembly we have 73 and in all the Provincial Assemblies sir, we have 143. It is a big number.

Mr. Chairman! you would recall in one of Ministry of Women Development presentations where you were presiding the function, The Minister of Women Development said that popularly elected Prime Minister, and she mentioned the name of *Muhtarma* Benazir Bhutto, could

not do this, could not have the induction of ladies in the Parliament as did General Musharraf. And sir, I had very humbly submitted and you also nodded to it that for having a Constitutional amendment you got to have 2/3rd majority. And If you do not have 2/3rd majority you got to have the powers, the kind of powers the general has. So, I am not discrediting him because the will was there and that is why he did it. Let me say the facts on ground, the facts are that this was not the only step to be taken. There are so many anti women laws. They have Islamic names they are languishing in jail? They are languishing in jails on wrong charges. How they are languishing in jail? They are languishing in jails on wrong charges. On charges of *Zina* Ordinance, *Hudood* Ordinance, all those ordinances they are just unIslamic but they were the gift of a General. Sir, If you remember he had a referendum done and he asked that if you believe in Islam, you believe in Prophet(PBUH), you believe in Allah? If you believe that means you give me 5 years of term. And he got 98% of the votes. So, that was the gift he gave to the women. It has no moral ground, no moral standing and it should have been put in abeyance or it should have been taken off completely but, sir, you see that a General, who was like coming up with daily ordinances to an extent that one of the leader said that his place should be called an ordinance factory, you know, he is having an ordinance factory but we see no more ordinances, no more law comming for the rescue of our women folk.

Sir, second type of *zulm* which is going on here is the honour killing, in the name of honour. This was somewhere in N.W.F.P and

Balochistan before and now it has become a very terrible sort of wave in Sindh. Sir, you must have remembered now, it is not very far off when Shaista Almani case came to light and President had to intervene, for that level and, sir, it was very very disturbing to see this young, educated, bright lady to say that it is better to commit suicide then do a marriage of your choice. Sir, there have been cases decided by the Supreme Court, Hight Courts where there are conflicting decisions and all is in favour of going away with the laws. For instance, a woman can get married without the permission of *Wali* and so many things. I mean need is there that these laws should immediately be repealed.

Sir, recently General Musharraf addressed a Asia Pacific's First Lady Conference that was for the rural and island women of the Asia Pacific. Where he mentioned that "Yes", you can debate the issue. No, there is no need of debate, sir. How many debates are we going to have? In 1975, we had a Women's Committee, then in 1981, we had a Women's Commission, that gave a report in 1985 and then in 1981, we had a Women's Commission, that gave a report in 1985 and suppressed, then again another one we had was in 1994 and due to dispute on the nominations etc., nothing happened. Then it was re-constituted in 1996 under Justice Nasir Aslam Zahid and the report has come in 1997. Now 1997, today we are in 2004, havig the same kinds of things going on and sir, in 2000, again General Musharraf himself took this initiative of having a Women Rights Commission and Justice Majida Rizvi was its Chairperson. Two reports have come since then and nothing has been

implemented. So how long we are going to discuss and debate the things. Sir, in all these commissions, all *ulemas*, from all walks of life, from all religious schools of thought were there and most of them believe that it should be repealed. Some of them have said that it may be amended because, sir, you do not have the kind of investigating machinery or apparatus or the judiciary which is a pre-requisite for Islam. The kind of Judges, the kind of *Gawah*, all that is not here. So how can you just single out women, put them somewhere on the dock and say here you are and you will be tried as per the Muslim Laws and *Hudood* Laws. So many muslim scholars, have expressed very serious reservations to it.

Sir, having said that since the day General Musharrafaddressed this House, there are more than hundred women who have been killed on this pretext. So, sir, we cannot wait any more, sir. Through you, I would really urge upon that something is done about it immediately. I mean this is urgent matter. People are being killed. ہمارے مذہب میں ایک انسان کا قتل ساری انسانیت کا قتل کہا جاتا ہے۔

We are talking of hundreds upon hundreds of women and what incidence was brought in today's point of order, it was such a horrifying thing and very few get noticed in the press. Very few get noticed at the top level. Sir, my humble submission to General Musharraf is that get notice at the top level. Sir, my humble submission to General Musharraf is that this is an opportunity for him the second of its kind that women of this country will ever remember him with respect that something is done about women because we know that he is in a capacity, he has all the power. Let there

be another ordinance, let there be an ordinance today, sir, to get away with this.

Sir, Article 25 of the Constitution is very clear about it. It says, "nothing shall prevent the state from making any special provisions for the protection of women". As things stand today, General Musharraf has all the powers, he needs. Sir, he cannot enjoy this position and here, shirk the reponsibility that goes with it. No more discussions needed on anti-women laws. These Laws should be immediately put in abeyance. Thank you, Mr. Chairman.

جناب چیئرمین: ڈاکٹر محمد علی بروہی۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد علی بروہی: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔
جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آج آپ نے مجھے موقع دیا کہ میں صدر صاحب کے خطاب پر اپنے چند خیالات کا اظہار کرسکوں۔ جناب والا! صدر صاحب نے جیسے کہا ہے کہ سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ قوم سے کئے گئے تمام وعدے پورے ہو گئے ہیں۔
جناب چیئرمین! عرض یہ ہے کہ اب یہ وقت ہے کہ ہم تمام یہاں پر جتنے بھی Senators صاحبان بیٹھے ہیں چاہے Opposition سے ہیں یا Government سے تعلق رکھتے ہیں پاکستان کو بنائیں اور پاکستان کو بچائیں۔

اب چیئرمین! میں سب سے junior ہوں اور مجھے ابھی ایک مہینہ as a Senator منتخب ہوئے ہوا ہے۔ میرے تمام Senior Parliamentarians بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے ان کی گفتگو بھی سنی ہے، ان کی speeches بھی سنی ہیں۔ 56 سال سے پاکستان کی جو تاریخ ہے اور جو صوبوں کی صورتحال ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ جناب چیئرمین! میں عرض کرتا چلوں کہ صوبہ سندھ، صوبہ بلوچستان، صوبہ پنجاب اور صوبہ سرحد میں کافی نوجوان بے روزگار ہیں اور بے روزگاری سے تنگ آکر suicide کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہی

وقت ہے کہ ہم پاکستان کو مضبوط کریں' اپنے صوبوں کو مضبوط کریں اور اپنی معیشت کو مضبوط کریں۔

صدر صاحب نے اپنی تقریر میں Corruption, nepotism, کشمیر اور افغانستان کے Affairsاور ایٹمی technology پر' غرض تمام صورتحال کی نشاندہی کی ہے۔ اب ہم یہ دیکھیں اور خصوصی طور پر ہمارے قائدین اللہ کو حاضر ناظر کر کے کہ 56 سال میں ہم نے پاکستان کی عوام کو کیا دیا ہے۔ پاکستان کی ہم نے کونسی خدمت کی ہے اور ہم کیا دے سکے ہیں۔ جمہوریت کا نام تو سب لیتے ہیں مگر اپنے گریبان میں جھانک کر تو دیکھیں کہ آیا ہم جمہوریت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہیں یا صرف نعرہ لگاتے ہیں۔ کیا ہم نے مظلوم لوگوں کی خدمت کرنے کی کبھی کوشش کی ہے۔ جناب والا! چار مرتبہ ضلع لاڑکانہ سے وزیر اعظم مقرر ہوئے لیکن وہاں پر ابھی تک بجلی نہیں ہے' Roads نہیں ہیں اور پورے سندھ میں یہ صورتحال ہے۔ بلوچستان کی بھی یہی صورتحال ہے۔ بلوچستان والوں نے جب حقوق مانگے تو سینوں پر گولیاں ماری گئیں اور اس پر غداری کا certificate بھی دیا جاتا ہے۔ کراچی کی بھی یہی صورتحال رہی ہے اور ماورائے عدالت قتل اور کئی لوگوں کو شہید کیا گیا' جیلوں میں ڈالا گیا اس کے باوجود بھی ہم جمہوریت کا نعرہ لگاتے ہیں۔ راتوں رات وہاں پر گورنر راج نافذ کیا گیا۔ صرف رائے ونڈ' اور سرے محل کی خدمت کی گئی۔ اسی طرح جو معزز لیڈران ہیں انہوں نے اپنا اپنا سوچا۔ خدا کے واسطے سچ کو سچ کہا جائے اور جب تک ہم حقیقت پسند اور سچائی پسند نہیں ہوں گے جب تک اس ملک کی حقیقت پسند سچائی کو آگے نہیں کیا جائے گا' جب تک غریبوں کو حقوق نہیں دیئے جائیں گے تو میں بتا دیتا ہوں کہ اس ملک کے لئے ہم وفاداری نہیں کریں گے' پھر ہم اس ملک سے بے وفائی کر رہے ہیں۔ جس ملک میں ہمارے آباؤ اجداد' ہماری families' ہمارے خاندان ہیں' یہاں پر ہمارے شہیدوں کی قبریں ہیں' اس ملک کی وفاداری تب ہے کہ ہم اس ملک کے ہاتھ مضبوط کریں' صدر صاحب کے ہاتھ مضبوط کریں۔

صدر صاحب صحیح طریقے سے اس ملک کی نمائندگی کر رہے ہیں' کشمیر کے بارے میں policies ٹھیک ہیں۔ میں لیڈر صاحبان سے پوچھتا ہوں کہ 56 سال سے کیا تھا' یہ اس جنرل مشرف صاحب کی کامیابی ہے کہ اب انڈیا نے یہ چیز مان لی ہے کہ کشمیر ایک issue ہے اور

کشمیریوں کو حق خود ارادیت دی جائے اور اس کے مطابق انہیں حقوق دیے جائیں۔ جہاد کے نام پر ہم لوگوں نے کیا کیا، نوجوانوں کو مروا دیا، جہاد کے نام پاکستان کی نسل ختم ہو رہی ہے۔ میں تمام ساتھیوں سے کہوں گا کہ اگر جہاد کا نام لیتے ہیں تو پہلے خود جائیں، اپنی family کو لیجائیں، پھر کہوں گا کہ اگر وہ حقیقت پسند اور سچائی پسند ہیں تو پہلے اپنی family کو جہاد پر لیجائیں بعد میں دوسروں کے بچوں کو مروائیں، یہی حقیقت پسندی ہے، یہی realism ہے، یہی practicalism ہے، اگر جہاد کرنا ہے تو جہاد کریں صحت میں، health کی policy میں جہاد کریں۔ ہماری health تباہ ہے، ہماری تعلیم تباہ ہے۔ بلوچستان میں، سندھ میں، تمام گھوٹوں میں سکولوں پر وڈیروں اور جاگیرداروں کا قبضہ ہے۔ اگر جہاد لانا ہے تو جہاد اس کو کہیں گے کہ ہم industrialization کریں، جہاد لانا ہے تو education کو مضبوط کریں، health کو مضبوط کریں اور صنعتیں لگائیں۔ اسی طرح بلوچستان میں صنعتیں لگائی جائیں، پورے سندھ میں صنعتوں کا جال بچھایا جائے، ان کو تحفظ دیا جائے۔ سندھ کے بیروزگار نوجوانوں کو نوکریاں دی جائیں، یہی جہاد ہے۔

جناب چیئرمین! میں گزارش کر رہا ہوں کہ صدر صاحب نے ہمارے لئے اور ہمارے پرائم منسٹر جمالی صاحب کی گورنمنٹ کے لئے ایک guide line دی ہے۔ ہم لوگ اکیسویں صدی میں آگے جا رہے ہیں، China ہمارے بعد آزاد ہوا ہے اور وہ کہاں پہنچا ہے، ہم لوگ ابھی تک وہیں پر ہیں۔ ہمارے بعد دوسرے کتنے ملک آزاد ہو چکے ہیں، ہماری حالت وہیں کی وہیں ہے۔ یہاں میں نے ایک چیز دیکھی، میں بہت چھوٹا ہوں مگر جو میں نے دیکھا اور جو اپنے لیڈران کو دیکھا ہے کہ صرف ایک چیز ہے کہ اس کی ٹانگیں کھینچو، اس کو اتارو، پھر دوسرا آئے، اسے اتارو اور پھر تیسرے کو بٹھاؤ۔ ہمارے ہاں صرف اور صرف یہی ہے کہ کھینچا تانی اور ایک دوسرے کو کرسی سے اتارنا۔ خدارا! ابھی بھی وقت ہے کہ ہم لوگ اکٹھے ہو جائیں، ہم ایک بازو بنیں، ہم ایک مکا بن کر دکھائیں اور پھر ہم دشمن کو بتائیں کہ ہم ایک قوم ہیں، ہم پاکستانی ہیں، ہمارے پاکستان کی تعمیر ہونی چاہیے۔ پاکستان کی بنیادوں کو مضبوط کریں، اپنی دفاعی، اپنی ہر پالیسیوں میں، Foreign policies کو، Health میں، Education میں اور Industrialization میں اپنے آپ کو مضبوط کر دکھائیں اور یہی ترقی، یہی کامیابی ہمارے پاکستان کی ہے۔ اگر ہم

اکٹھے نہیں ہوں گے اور اگر ہماری یہی روش رہے گی کہ ہمارے President صاحب کی تعریف ہو گی، دوسرا President صاحب کی مخالفت میں بات ہو گی۔ آپ بتائیں 56 سال سے ہم لوگ دیکھتے آ رہے ہیں، خدارا، اللہ کے واسطے ابھی بھی time ہے کہ ہم لوگ اکٹھے ہوں اور اپنے ملک کو مضبوط کریں۔ President صاحب سچی باتیں کر رہے ہیں، جو ملک کی خدمت کر رہے ہیں، جو قوم کی خدمت کر رہے ہیں جو بہتر کام کر رہے ہیں جو صحیح کر رہے ہیں تو بالکل صحیح کہنا چاہیے۔ ہاں اگر غلط کام ہیں تو ان کو بالکل غلط کہا جائے۔ مگر جب آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہاں چار، پانچ سال میں President مشرف صاحب نے پاکستان کے لئے، آپ بتائیں 99 میں پاکستان کو terrorist list پر لایا گیا تھا، وہ دن ہی دور نہیں تھا کہ پاکستان دہشت گردی کی list میں آ گیا تھا اور ہماری economy بالکل تباہ، ہر چیز تباہ، آپ تائیں توسہی 56 سال سے آپ، خدارا! 56 سال سے آپ لوگ ایک دوسرے کو government میں لے آتے ہیں۔ ہر چیز آپ لوگ کرتے ہیں، ہر مرتبہ آپ government میں آئے ہیں۔ اللہ کے واسطے یہی موقع ہے کہ کم از کم ابھی تو ہم لوگ اکٹھے ہوں، حقیقت پسندی کی بات کریں، سچائی کی کم از کم بات کریں۔ یہ تو سوچیں کہ ہمارے صوبوں کو حق خودارادیت دی جائے، صوبوں کو ان کے جو حقوق ہیں جو NFC Award ہے۔ میں صدر پرویز مشرف صاحب کا شکر گزار ہوں کہ اب اس پر کام شروع ہو چکا ہے اور صوبوں کی جو خودارادیت ہے، NFC Award کے حوالے سے جو بات ہے، ان کو حقوق ملیں تو وہاں پر بے روزگاری ختم ہو، وہاں پر لوگوں کو نوکریاں ملیں، وہاں پر industrialization کریں۔ ہماری وہاں پر زراعت بالکل تباہ ہے، سندھ کی حالت بہت ہی خراب ہے، اسی طرح دوسرے صوبوں کی بھی حالت خراب ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہی گزارش کروں گا، میں تمام محترم جو ہمارے سیاست دان جو ہمارے محترم قائدین بیٹھے ہیں اور تمام سے یہ گزارش ہے کہ اللہ را، خدارا! ایک چھوٹے بھائی کی حیثیت سے، چھوٹے بچے کی حیثیت سے کہ ملک کا جو نوجوان اب بہت پریشان ہے، یہ سیاست دیکھ دیکھ کر ہر کوئی اکتا گیا ہے۔ یہاں Governments کی حالتیں دیکھ دیکھ کر لوگ بیزار ہو چکے ہیں۔ غریب لوگ یہ نہیں کہتے ہیں، غریب لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں نوکری دو، ہمارے منہ میں روٹی ڈالو، ہمارے لئے کچھ سوچو۔ ہمارے ملک کی بنیادیں تب مضبوط ہوں گی جب ہم غریب

اور اپنے ملک کی مضبوطی سوچیں گے۔ جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے President صاحب سے بھی اور جمالی صاحب سے بھی یہی گزارش کروں گا کہ اس ملک کی ترقی کے لئے صوبہ سندھ کی ترقی کے لئے، نوجوانوں کی بے روزگاری ختم کرنے کے لئے اور وہاں پر روزگار دینے کے لئے یہی دور ہے۔ IT کا دور ہے، industrialization کا دور ہے اور اپنے ملک کو بھی مضبوط کرنے کا دور ہے۔ ہمیں آزاد ہوئے 56 سال ہو گئے ہیں، ہم 56 سال اور پیچھے ہیں، ہم تو سو، ڈیڑھ سو سال پیچھے ہیں۔ ہمارے ذہن اور نظریات اتنے محدود ہو گئے ہیں کہ ہم ایک دوسرے کو برداشت ہی نہیں کرتے ہیں۔ خدارا! دل کو وسیع کریں، ذہنوں کو وسیع کریں اور ملک کی ترقی کے لئے، ملک کے ہاتھوں کو اور ملک کے President کو اور یہاں کے لوگوں کو مضبوط کریں۔ خدا حافظ۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر محمد ساعد۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد: اعوذ با اللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Mr. Chairman! I want to assure you and I would like to be brief and that I would confine myself to the President's speech that he delivered on 17th of the January to the Joint Session of the Parliament. I would also like to say that I do not repeat what has already been said on this particular issue The President in his speech has referred to the allegations and claims of his tall achievements and also the advices and sermons. Mr. Chairman! I would like to deal with the allegations first, Mr. Chairman! the President says that we are being held responsible for giving rise to terrorism in Afghanistan from the Tribal areas. This allegation is absolutely without any foundation. The fact is that Pak-Afghan boarder is inhabited by similar tribes on the two sides of the border. They have houses on the two sides. They have properties on the two sides. They

have relations on the two sides and they frequently come and go without any restrictions.

Mr. Chairman! Mr. Musharraf has accepted the charge and he is carrying out military operation in Waziristan under the unified command of the U.S. army and the Pakistan army which is really a great shame.

Mr. Chairman! houses are being bulldozed. Houses are being searched and innocent people are being arrested without any warrant or notice. Mr. Chairman! This is being done to the tribes, which the father of the nation referred to as the sword arms of Pakistan. These are the tribes who have liberated the Azad Jammu and Kashmir from the yoke of the Indian rule and these are the tribes Mr. Chairman! who have guarded it our North-West frontier for the last 56 years.

This destruction in the tribal territories, Mr. Chairman! is in violation of the tribal laws, tribal customs and tribal traditions. I can assure you sir, that all this is being carried out only with one objective in view. What is that objective? The objective is to find out Usama and ultimately to arrest Usama. And as soon as this objective is achieved, you will not be surprised that Americans will turn their back on us. This is their track record and unfortunately Pakistan will be left to reap the consequences and the fall out of the military operation in the tribal area.

Mr. Musharraf says, sir, that we are being alleged for terrorism along the line of control. The question is sir, why? Because we have failed to project that what is going on in the occupied Kashmir is not terrorism but a war of liberation.

We are being told that India is finally agreed to the composite dialogue and the rationale is that the composite dialogue will deliver the good.

اور یہاں پر میرے بزرگ سینیٹر نے گزشتہ جمعہ کے دن پیشین گوئی کی ہے کہ اس composite dialogue کے نتیجے میں ہمیں فتح مبین نصیب ہو گی۔ خدا کرے کہ یہ بشارت صحیح ثابت ہو

But we should also take into consideration the statement of one of the Indian generals, who served in occupied Kashmir. He says, "Yes, we have kept Jammu and Kashmir as an integral part of the Indian Union at the cost of our own blood and only those who are prepared to shed blood will take Kashmir back from us".

Mr. Chairman! we should also remember that it is election time in India and Mr. Musharraf's wishfull thinking regarding the composite dialoge will absolutely disappear, disappear like vapours in the air, as soon as the elections are over.

Mr. Musharraf also says that we are being alleged for nuclear proliferation and I want to ask you sir, who is not involved in it. The whole of Europe is involved in it. European Countries are the producers of the sophisticated equipment for the centrifuge system. They are the makers, they are the producers, they are the suppliers, they are the middle men and they have made a fortune out of the production of the equipment for centrifuge system and this is in the knowledge of the US. We are simply buyers. Pakistan is a buyer and India is a buyer and North Korea is a buyer.

Mr. Chairman, I am also ashamed to say, ('yes' we should keep the national interest above everything. I agree with this,) but I am sad to say that no nation has humiliated, no nation has disgraced, the pride of science the way we have done. This is very unfortunate. We have interrogated Dr. Abdul Qadeer Khan and his team like ordinary criminals. We even allowed the CIA Chief to interrogate him. This is a real shame and we should not forget, sir, that Dr. Qadeer Khan is not just the architect of our national nuclear programme, he is also the President of the Academy of Sciences. So, the humiliation that we have done to Dr. Qadeer Khan, has come as a serious shock to the entire scientific community and it is going to have a very serious fall out effects. There is going to be a brain drain from our country, massive brain drain from our scientific community. We cannot expect our scientists to work with the same zeal and vigour.

Mr. Musharraf also says that we are being alleged as an intolerant state. Yes, sir, but what about India, where Muslims are being persecuted, where christians are being persecuted, where the Babri Mosque has been demolished, where the communal riots is the order of the day. What about the Israel which is founded on the Zionist philosophy? A state which is based on the ideology that Jews are the chosen people of God and the non-Jews are bound to serve them. A state which is based on the ideology, that Jews have a special DNA and therefore, they have genetic superiority. A state where non-Jews do not enjoy the same rights as the jews: where non-jews are not allowed even

to buy property, and this is all sir, in the knowledge of the United States which is the patron of Israel. Look at the French society sir, which was the torch bearer of freedom and democracy. There, even Muslim girls are not allowed to wear scarf. And yet we are being alleged as an intolerant society. Yes, there are criminals, there may be criminals in our society and criminals are everywhere, throughout the world; but that does not mean that the whole society is intolerant and terrorist?

Mr. Musharraf claims, sir, that checks and balances have been instituted in the 17th Constitutional Amendment and that the martial law will not be imposed. I can assure you, sir, that as long as there are ambitious officers who are not interested in the defence of the country; as long as there are ambitious officers who want to come to power through back door; as long as there are ambitious officers who are lured by the charm of political privileges, you will never be able to stop or prevent an ambitious officer to grab power by force and by arms. This has been the history of Pakistan. What we need sir in an army, that would serve the nation. What we need sir in an army devoted entirely to the professional responsibilities and professional obligations. An army with absolutely no political ambitions, and this is because the defence of the country is a highly specialised job. It is a highly professional job. It needs total commitment. It needs total attention. If you push the army into the civilian and political role there is bound to be defficulties and problems. And that is quite easy to understand because army is not trained for a political job and this is clear from the record of the martial law regimes.

During Ayub Khan's ten years rule, the political process was stopped. And the seed of hatred, the seed of discontentment between the East and the West Pakistan was sown. During Yayha Khan's regime we lost one wing of our country, and during the Zia-ul-Haq rule we lost Siachin and we saw the beginning of the sectarianism and ethnicity And can you imagine Mr. Chairman! what we have lost during the present regime? We have lost our sovereignty. Mr. Musharraf has also mentioned that National Security Council will bring stability to the system. Mr. Chairman! National Securtiy Council in its present form is not acceptable to us. It is going to destabilise the system. Its role has to be limited to the defence and security of the country only. It should have nothing to do with the politics because army interference in the politics has been a complete failure. The National Security Council should be headed by the Prime Minister, rather then by the President. I am making this suggestion sir, because the defence of our country is a very important matter, it is a very serious matter and we cannot afford to leave it to the discreation of generals.

To conclude my presentation sir, the President's speech to the Joint Session of the Parliament was without any hope. It was without any light. It was a speech by a President who was totally confused. It was a speech by a President who was under tremendous pressure. It was speech by a President whose mind was gripped with fear. It was a speech by a President who was without any hope and without any vision. Mr. Chairman it is not surprising that this speech did not inspire any

confidence. Thank you very much.

Mr. Chairman : Bibi Yasmeen Shah.

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj (Minister of State for Parliamentry Affairs): Sir, I want to make a statement regarding the abduction of a vehicle. On the query which he made, I had a dicussion with the Chief Secretary Balochistan. The operation is still on.

Mr. Chairman: Mr. Kamran Murtaza has raised this point.

Mr. Muhammad Raza Hayat Hiraj (Minister of State for Parliamentry Affairs): Sir, he accompanied me to the Chamber from where we held a telephonic discussion. The bus was abduct... There were some individuals, but according to the record one of them has been killed. I suppose so, the report should be received to this august House, one of them, as far as the last report, was killed during an encounter. A couple of them were injured and the operation is still on and hopefully in a next couple of hours, they will be able to recover all the abducties and the vehicle sir. So this is for the record.

Mr. Chairman: Mr. Murtaza this is for your information. Bibi Yasmeen Shah.

Senator Bibi Yasmeen Shah: Thank you.

جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں جناب صدر کو مبارک باد پیش کرتی ہوں کہ جن حالات میں انہوں نے joint session سے خطاب کیا۔ یہ سہرا انہیں کے سر جاتا ہے۔اس وقت جو حالات یا situation وہاں پر تھی وہ سبھی کو پتا ہے۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ جس طرح سے desks بجائے جا رہے تھے یا جس طرح سے نعرے لگائے جا رہے تھے اور اس دوران

جتنے confidence سے صدر صاحب نے خطاب کیا' اس پر میں صدر صاحب کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔

صدر صاحب نے کافی باتیں ایسی کہی ہیں کہ کوئی حکمران ایسی باتیں نہیں کہے گا۔ کوئی بھی حکمران یہ نہیں بتائے گا کہ میری حکومت میں اس طرح کی کوئی کمزوری ہے یا ایسے کچھ حالات ہیں جن کو ہم بہتر کر سکتے ہیں۔ ان کا کہنے یا point out کرنے کا مقصد یہی تھا' یہ ساری باتیں کہنے کا مقصد ہی یہ تھا کہ ہمارے اداروں میں یا حکومت میں اگر کوئی ایسا system ہے جو کہ غلط ہے تو اسے صحیح ہونا چاہیئے اور بہتر ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین! صدر صاحب نے کافی باتیں کہیں ہیں۔ جس پر یہاں ایک ہفتے سے کافی بحث ہو چکی ہے۔ ماشاء اللہ اتنے منجھے ہوئے politicians بیٹھے ہوئے ہیں جن کے سامنے میں تو اپنے آپ کو بہت چھوٹا سمجھتی ہوں اور میں نہیں سمجھتی کہ جتنی ان کی سمجھ بوجھ ہے' اتنی میری ہو گی لیکن جتنی میری سمجھ بوجھ ہے اس حساب سے میں یہاں پر اپنے خیالات کا اظہار ضرور کروں گی۔ جناب چیئرمین! بہت ساری باتیں ہیں' میں ان ساری باتوں میں نہیں جاؤں گی۔ صدر صاحب نے nepotism اور corruption کا ذکر کیا تھا۔ اس پر میں بات کروں گی۔ nepotism اور corruption ہمارے پاکستان کے ہر بندے کی نس نس میں بسا ہوا ہے۔ جب تک ہماری نس نس میں سے اور ہمارے ذہنوں میں سے یہ بات نہیں نکلے گی اس وقت تک ہم اپنے آپ کو پاکستانی نہیں سمجھیں گے۔ جب تک ہم اپنے آپ کو سچا مسلمان نہیں بنائیں گے تب تک میں نہیں سمجھتی کہ پاکستان ترقی کرے گا۔

جناب چیئرمین! nepotism کی بہت ساری مثالیں ہیں' بہت ساری باتیں ہیں۔ ساری باتیں اگر میں کروں گی تو جتنا آپ نے وقت دیا ہوا ہے اس میں' میں اپنا سارا موقف تو بیان نہیں کر سکتی بہرحال جتنی باتیں کر سکتی ہوں، جتنی وضاحت کر سکتی ہوں وہ ضرور کروں گی۔ corruption کی ایک چھوٹی اور بہت ہی relevant مثال میں آپ کو دوں گی۔ جناب! سندھ میں واپڈا نے LBOD کے نام پر ایک spinal drain بنائی تھی جو چار ضلعوں نواب شاہ' سانگھڑ' میرپور خاص اور بدین کو cover کرتی ہے۔ مذکورہ تین ضلعوں کا پانی بدین ضلعے کے سمندر میں drain کرنا مقصود تھا۔ اس drain کا design اور صلاحیت اٹھارہ ہزار کیوسک پانی کو نکالنا تھا لیکن

عملی طور پر وہ صرف 45 hundred cusic پانی کا نکاس کر سکتی ہے۔ سمندر میں پانی کا نکاس کرنے کے لئے دو چیزیں بنائی گئیں Choliri Weir اور Tidal link. Choliri Weir کی لاگت اکیس کروڑ روپے تھی۔ Tidal link کی لاگت 78 crore روپے تھی۔ یہ total 99 crore روپے بنتے ہیں۔ جناب! ۹۹ کروڑ روپے بہت بڑی لاگت ہوتی ہے۔ یہ دونوں منصوبے ۱۹۹۱ء میں شروع ہوئے اور ۱۹۹۵ء میں مکمل ہوئے۔ لیکن ۱۹۹۸ء میں یہ دونوں ریت کے ٹیلوں کی طرح بہہ گئے wash away ہو گئے اور اس قوم کے ۹۹ کروڑ روپے ڈوب گئے۔ جناب! یہ ہماری محنت اور خون پسینے کی کمائی تھی۔ ۹۹ کروڑ روپے بہہ گئے، کہاں گئے، کدھر گئے اس کا کوئی حساب کتاب نہیں۔

جناب عالی! LBOD کی اس غلط اور ناقص تعمیر اور corruption کی وجہ سے جولائی ۲۰۰۳ء میں بدین میں تباہی و بربادی ہوئی۔ لاکھوں گاؤں ڈوب گئے، لاکھوں مال مویشی ڈوب گئے۔ سینکڑوں انسانوں کی جانیں ضائع ہوئیں۔ لاکھوں ایکڑ پر کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں لیکن کوئی inquiry نہیں ہوئی۔ ایک peon تک کو نہیں پکڑا گیا۔ کسی آفیسر کی کوئی inquiry نہیں ہوئی۔ ۹۹ کروڑ روپے کی جو سکیمیں بنائی گئی تھیں۔ وہ کس کی غفلت تھی؟ اس کا کچھ پتا نہیں کہ اس کا کیا ہوا؟ جناب چیئرمین! یہ بات میں record پر لانا چاہتی ہوں کہ بدین ضلعے کے عوام کو جو حالیہ بارشوں میں نقصان ہوا اور جو تباہی ہوئی وہ بارشوں کی وجہ سے تو نہیں ہوئی ہے۔ میں کہتی ہوں ایک فیصد بارشوں کی وجہ ہوئی ہے باقی تین فیصد جو نقصان ہوا ہے وہ LBOD کی ناقص حکمت عملی اور اس پر حکومت نے ایک SIDA کا محکمہ اور بنا دیا ہے۔ LBOD SIDA پر الزام لگا دیتا ہے اور SIDA LBOD پر الزام لگا دیتا ہے۔ ان دونوں کے چکر میں بدین تباہ و برباد ہوگیا۔ لوگ بے حال ہوگئے ہیں۔ ابھی بھی لوگ بے چارے باہر بیٹھے ہوئے ہیں، زمینوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کے پاس کوئی گھر نہیں ہے، ان کے لئے کوئی آسرا نہیں ہے۔ کھانے پینے کا کوئی سامان نہیں ہے۔

جناب میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اگر اسی طرح ہماری اقربا پروری جاری رہی اور ہم اپنوں کو نوازتے رہیں گے تو پاکستان کیسے ترقی کرے گا۔

دوسری بات میں یہ کہوں گی کہ صدر صاحب نے زراعت پر زور دیا کہ ہماری زراعت اچھی ہونی چاہیے، اس پر زور دینا چاہیے۔ 75% ہمارے لوگ دیہات سے تعلق رکھتے ہیں اور ہماری

آمدنی کا زیادہ تر دارومدار زراعت پر ہے۔ جناب عالی! میں یہ آپ کو بتانا ضروری سمجھتی ہوں کہ خالص بیج ہمیں نہیں ملتا، خالص دوائیں ہمیں نہیں ملتی، پانی کا کوئی ٹھیک طریقہ کار نہیں ہے۔ جہاں پانی زیادہ چاہیے یا جہاں پانی کی زیادہ ضرورت ہے وہاں پانی ہوتا نہیں، جہاں پانی کی ضرورت نہیں وہاں پانی آ رہا ہوتا ہے۔ اس طرح سے کس طرح ہماری زمینیں زرخیز ہوں گی۔ ہمارے پاکستان کی زمینیں اتنی اچھی ہیں کہ اگر ان پر تھوڑا سا بھی دھیان دیں اور اگر ہماری زراعت کی in puts کو آسان کیا جائے، صحیح طریقے سے اس کا منصوبہ بنایا جائے تو میں نہیں سمجھتی کہ ہمارا پاکستان ترقی نہیں کرسکتا، بلکہ ہم جو قرضے لے رہے ہیں ان کی بھی ہمیں ضرورت نہیں پڑے گی۔ ماشاء اللہ ہماری بہت اچھی زمین ہے۔

اس کے بعد جناب! میں یہ ذکر کروں گی کہ اقرباپروری کی ایک تازہ مثال ابھی تین یا چار دن پہلے جو یہ واقعہ ہوا ہے دو بچیوں کا کراچی میں۔ تو کیا یہ اقربا پروری نہیں ہے؟ کیا یہ nepotism نہیں ہے؟ اگر نہیں تو کیا ہے؟ اپنے لوگوں کو ہی نوازا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ سارا معاملہ ہوا ہے۔ اگر میرا بس چلے، اگر مجھے کوئی کہے کہ اس بندے نے یہ جرم کیا ہے اور اس کو سزا دیں تو باخدا میں اس بندے کو سو دفعہ پھانسی پر چڑھاؤں گی اور سو دفعہ اتاروں گی۔ میں حکومت سے گزارش کرتی ہوں بلکہ التجا کرتی ہوں کہ اس کی inquiry high level پر کرائی جائے۔ ہماری جو آنے والی نسلیں ہیں ہم ان کو کیا message دے رہے ہیں۔ ہم پاکستان کو کیا دے رہے ہیں۔ ہم نے کیا کیا ہے پاکستان کے لئے۔ قائد اعظم کی تصویر جو ہمارے اوپر ایوان بالا میں لگی ہوئی ہے یا ہمارے قومی شاعر علامہ اقبال کا جو خواب تھا، کیا یہی خواب انہوں نے دیکھا تھا اس پاکستان کے لئے، پاکستان کے لوگوں کے لئے۔ میں کہتی ہوں کہ ہم سارے لوگ، سارے پاکستانی، 14 کروڑ پاکستان کے عوام اس میں سے صرف سات کروڑ عوام پانچ منٹ کے لئے یہ سوچیں کہ ہم پہلے مسلمان ہیں پھر پاکستانی ہیں اور اپنے اوپر جو ہم نے یہ خول چڑھائے ہوئے ہیں مختلف پارٹیوں کے اور مختلف لیڈران اور مختلف طریقے سے جو ہم نے اپنے اوپر چڑھائے ہوئے ہیں، میں سمجھتی ہوں اگر پانچ منٹ کے لئے ہم یہ خول اپنے اوپر سے اتار دیں تو پاکستان کا ڈھانچہ تبدیل ہوجائے گا اور پاکستان کی شکل تبدیل ہوجائے گی اور آنے والے وقت میں پاکستان کا نام سنہری الفاظ میں لکھا جائے گا۔

تو جناب چیئرمین! میری Opposition کے ممبران سے اور تمام پاکستانیوں سے یہی التجا ہے کہ خدارا، اللہ کے واسطے، اب وقت آگیا ہے کہ گو گو مشرف بھی ہوگیا، LFO بھی ہوگیا، صدر صاحب کی تقریر بھی ہوگئی، جو جو باتیں ہونی تھیں وہ ساری ہوگئیں، اب وقت آگیا ہے کہ ہم مل کر کام کریں، ایک platform سے کام کریں، متحد ہوکر کام کریں۔ ہم پاکستان کے لئے کام کریں۔ پہلے ہم پاکستانی ہیں بعد میں different parties سے ہمارا تعلق ہے۔

اس کے بعد جناب! میں یہ کہوں گی کہ صدر صاحب نے ہمیشہ اپنے خطاب میں یہی کہا ہے کہ education پر زور دینا چاہیے اور یہ بات واقعی صحیح ہے، ہماری education شہروں میں تو ٹھیک ہے لیکن جو rural areas ہیں ان میں education کا معیار بہت ہی خراب ہے اور اس کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اب آپ دیکھیں یہاں پر A level اور O level ہے جبکہ گاؤں میں اب تک تختیوں پر "ا" انب اور "ب" بلا لکھائی جاتی ہے۔ تو اس سسٹم کو ہمیں ٹھیک کرنا ہو گا۔ جب تک ہم اپنی تعلیم کا سسٹم ٹھیک نہیں کریں گے تب تک ہمارا پاکستان ترقی نہیں کرے گا۔

صدر صاحب کی speech پر اب تک یہی ہوا ہے کہ یہ غلط کام کیا، وہ غلط کام کیا، یہ اچھا نہیں کیا، وہ اچھا نہیں کیا۔ میں یہ پوچھتی ہوں کہ کون سی حکومت میں دہشت گردی نہیں ہوئی؟ کون سی حکومت میں nepotism نہیں ہوا؟ کون سی حکومت میں corruption نہیں ہوئی؟ ہر حکومت میں ہوئی ہے اور یہ بڑی بات ہے کہ کوئی کھڑا ہو کر یہ کہے کہ ہاں ٹھیک ہے ہماری حکومت میں یہ چیزیں ہیں، اس طرح کی برائیاں ہیں۔ اس طرح کی جو بھی غلط چیزیں ہیں ان کو صحیح کرنا چاہیے۔ میں کہتی ہوں کہ صدر صاحب کا بڑا حوصلہ ہے کہ انہوں نے یہ باتیں کہی ہیں۔ میں ان کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں جیسا کہ پہلے بھی پیش کرچکی ہوں۔ پچھلی حکومتوں میں سے کس نے کہا کہ ہماری حکومت میں یہ خرابی ہے۔ کسی نے بھی نہیں کہا، سب نے یہی کہا واہ، واہ ہماری حکومت اچھی ہے۔ ابھی جیسے میں نے دو تین مثالیں دی ہیں یہ اس لیے دی ہیں کہ ہمارا جو سسٹم خراب ہے اس کو ہم صحیح کریں۔ اسی وجہ سے میں نے ان کو point out کیا ہے۔ Ministers سے بھی زیادہ سوال جواب کرتے ہیں۔ اب بھی ہم منسٹروں سے ان سے زیادہ پوچھتے ہیں کہ یہ چیز اس طرح کیوں ہے اور کیوں خراب ہے؟

جناب چیئرمین! اس طرح بیٹھ کر صرف یہ کہ انہوں نے یہ کیا، ہم نے وہ کیا۔ آج ہماری باری ہے کل ان کی باری ہے، پرسوں کسی اور کی باری ہوگی۔ کسی ملک پر کوئی ساری زندگی تو حکومت نہیں کر سکتا۔ ظاہر ہے سب کی باری آتی ہے۔ اپنی پارٹی، اپنے لیڈروں کو خوش کرنے کے چکروں میں ہم جو الٹے سیدھے کام کرتے ہیں وہ چھوڑ کر ہم صرف پاکستان کے لیے سوچیں۔ کیوں نہ ہم سب مل کر پاکستان کے لیے کام کریں۔

جناب چیئرمین! جیسے صدر صاحب نے بہت سے بڑے بڑے mega projects شروع کیئے ہیں، اس حکومت میں کافی improvement ہوئی ہے۔ بلوچستان میں گوادر، سندھ میں لیاری ایکسپریس اور چھوٹیاری ڈیم، پنجاب میں منگلا ڈیم کی توسیع، فرنٹیئر، قبائلی علاقوں میں سڑکیں، اسپتال اور سکول بنانا۔ Development کے کافی کام ہوئے ہیں۔ ٹھیک ہے آپ criticise کریں لیکن اچھی باتوں کو appreciate بھی تو کریں۔ یہ بھی تو کہیں کہ حکومت نے اچھے کام بھی کیے ہیں۔ صرف یہ کیوں کہتے ہیں کہ برے کام ہی کیے ہیں۔ آپ criticise کریں، ایسی بات کریں جس سے ہمارا پاکستان ترقی کرے۔ آپ کے اس point پر ہم لوگ، حکومت سوچے کہ واقعی یہ بات انہوں نے صحیح کی ہے، اس پر ہمیں عملاً کام کرنا چاہیئے تو ہمارا ملک بہتری کی طرف جائے گا۔

جناب چیئرمین! جب یہ باتیں ہوتی ہیں کہ اس نے وہ کیا، اس نے وہ کیا تو یہ اچھی بات نہیں ہے۔ میں اپنی بات کا اختتام اس شعر کے ساتھ کروں گی کہ۔

اس کی گفتار کی طاقت کو ذرا سمجھو تو
وہ اخلاص کے دریاؤں کو لہجے میں لیے آیا

شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: جناب انور بیگ، ڈاکٹر صفدر علی عباسی، آپ کے باقی ساتھی نہیں ہیں۔ You want to speak now? Ok بعد میں کر لیجیئے گا۔ سید مراد علی شاہ۔

سینیٹر سید مراد علی شاہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے ہمیں صدر کی تقریر پر کچھ کہنے کا موقع دیا۔ صدر صاحب کی تقریر خوف، دباؤ اور بے بسی کا اظہار تھا۔ اقراری مجرم کی طرح تمام الزامات کو اپنے سر لے لیا اور بتایا کہ الزامات یہ ہیں۔ یہ بھی غنیمت ہے کہ آخر غیر مہذب پارلیمنٹ کو خطاب کیا۔

جناب چیئرمین: تقریر پڑھیں مت' points دیکھ لیں۔

سینیٹر سید مراد علی شاہ: جناب چیئرمین! notes ہیں۔ لیاقت علی خان نے مکہ ہندؤوں کو دکھایا تھا لیکن آپ نے اپنی پارلیمنٹ کو یہ مکہ دکھایا اور کشمیر کا ذکر بہت کم کیا گیا۔ مارشل لاء کے 350 قوانین کے بارے میں 12 رکنی کمیٹی کی کارکردگی سامنے نہیں آئی اس وقت بے روزگاری بڑھ رہی ہے' غربت کی لکیر 40% ہوگئی ہے اس تمام میں حکمت اور لچک رکھ دی ہے۔

جناب والا! 18فروری کو جناب صدر کی تقریر پر کرنال میں لال کرشن ایڈوانی نے یہ کہا کہ یہ بہت اچھی تقریر تھی اگر جناب صدر یہ کچھ آگرہ میں کہہ دیتے تو بہت جلد مسئلہ حل ہوجاتا۔ اسی طرح جنرل ابی زید نے بھی ان کی تعریف کی اور آج رمز فیلڈ نے بھی یہی کہا کہ یہ بہترین تقریر تھی۔ یہ تمام چیزیں ایسی ہیں جس پرہمیں غور کرنا چاہیے۔ فرقہ وارانہ تنگ نظری کے بارے میں بے شک یہ بری چیز ہے لیکن صرف اس کو اپنی طرف منسوب کرنا یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ اس وقت امریکہ سب سے بڑا violent ملک ہے ہر آٹھ منٹ کے بعد وہاں ایک قتل ہوتا ہے۔ crime rate دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ کالے اور گورے کے درمیان لڑائی ہے اور کوکلس کناں جو وہاں ہے وہ کھلے عام لوگوں کو جلاتی رہتی ہے لیکن اس کے بارے میں انہوں نے کبھی یہ اظہار نہیں کیا کہ امریکہ کے اندر یہ یہ چیزیں ہو رہی ہیں۔

جناب والا! ہندوستان میں 16 جگہ علیحدگی کی تحریکیں چل رہی ہیں صرف کشمیر میں آٹھ لاکھ فوج موجود ہے اورمسلمانوں کی نسل کشی میں مبتلا ہے۔عیسائیوں کے خلاف' مسلمانوں کے خلاف گجرات میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ آپ کو پتا ہے۔ آئرلینڈ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ بھی آپ کو پتا ہے وہ بھی ایک فرقہ وارانہ مسئلہ ہے لیکن کبھی انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اپنی قوم کو الزام دیں۔یہ ایک Masochistic tendency ہمارے صدر صاحب نے ظاہر کی ہے یہ ہماری قوم کے لئے سود مند اور فائدہ مند نہیں ہے۔

جناب والا! ہماری افغان پالیسی کا تسلسل ہے۔ اس کی بنیاد جناب ذوالفقار علی بھٹو

صاحب نے رکھی تھی ، جناب نصیر اللہ بابر نے اس پر بہت کام کیا اور محترمہ کے دور حکومت میں طالبان وہاں برسراقتدار آئے اور جناب نصیر اللہ بابر ابھی تک ان کو اپنا پیٹرن سمجھتے ہیں اور یہ مصیبت جو آئی ہے اس کی اصل وجہ کیا ہے ۔ آج روس کے صدر پیوٹن نے اس کا اعتراف کیا ہے کہ یہ تمام destabilization جو ہوئی ہے اس کی ذمہ دار Russian invasion in Afghanistan ہے ۔ اگر وہ Russian invasion نہ ہوتا تو آج یہ تمام مصیبتیں ہمیں نہ دیکھنی پڑتیں ۔ Russian invasion جو تھا اس کے بارے میں ہندوستان کے اس وقت کے وزیر خارجہ اٹل بہاری واجپائی تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ جس نے قندھار میں کیمپ لگایا وہ دہلی پہنچا۔ان کی intention تھی ۔ امریکہ کے اس وقت کے صدر کارٹر نے یہ چیز admit کی تھی کہ اگر روس افغانستان سے آگے آیا تو ہم اقدام کریں گے یعنی انہوں نے sovereignty of Russia over Afghanistan admit کر لی تھی یہ تو مجاہدین کا کام تھا کہ انہوں نے اس کو واپس کیا اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

جناب چیئرمین! یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ اس کے اوپر یہ کہا جائے کہ یہ ہماری وجہ سے ہوا ۔ Invasion ہوا ایک آزاد ملک کے اوپر وہاں پر ان کا جو target تھا وہ تمام free world تھا ۔ہرمز پر پہنچنا چاہتے تھے اور peter the great کا جو will ہے to get the riches of Hindustan. یہ تمام چیزیں جو ان کی تھیں وہ ایک بین الاقوامی چیز تھی اور اس کو مجاہدین نے face کیا اور اس کے نتیجے میں وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔اس میں کسی اور کی غلطی نہیں تھی ۔

جناب والا! یہاں پر ان کو ہر عرب القاعدہ اور ہر افغان طالبان نظر آتا ہے ۔ اس موجودہ پالیسی کی وجہ سے بھارت کا نفوذ durand line کے ادھر اور ادہر دونوں جگہ ہو چکا ہے۔ اس موجودہ پالیسی کی وجہ سے بھارت کا نفوذ ڈیورنڈ لائن کے اوپر دونوں جگہ ہو چکا ہے اور اس نے یہ ہمارے لئے ایک مصیبت بنائی ہے ۔ امریکہ نے کھل کر انڈیا کی support کی ہے اور ہم نے اپنی sovereignty کو گروی رکھ کے حاصل کیا کیا؟ اور ان کا جو وعدہ تھا کہ شمالی اتحاد کو حکومت نہیں ملے گی وہ کدھر گیا؟

سترہ ہزار فوج ہماری اس وقت قبائل میں برسرپیکار ہے۔ کس لئے ؟ ہم نے اپنے بچوں کو فوج میں بھجوایا کہ فوج کا شعار جہاد فی سبیل للہ ہوگا۔ لیکن آج ہمارے بچوں کو قتال فی سبیل

الطاغوت میں مشغول کیا ہوا ہے۔ آخر ہم نے کیا کیا ہے اور کیوں ہم یہ کرتے ہیں؟ اپنے ملک، اپنے باشندوں کے خلاف فوج کشی شروع کی ہے۔ اس کا ایک بہت برا اثر ہو گا۔

جناب والا! قبائل کا وہ علاقہ ہے جس میں ہماری تمام آزادی کی تحریکیں پرورش پائی ہیں۔ ریشمی رومال تحریک، عبیداللہ سندھی تحریک انہی علاقوں میں پروان چڑھی ہیں۔ مولانا عبدالقادر قصوری، محمد علی قصوری یہ تمام انہی قبائل میں رہے ہیں۔ یہاں سے ہندوستان کی لبریشن موومنٹ شروع ہوئی ہے اور آج یہ قصوری ان کے ٹھکانوں پر بمباری کر رہا ہے۔ ان کی قبروں کو اکھیڑ رہا ہے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ ان لوگوں نے کیا گناہ کیا ہے؟ کہ آج یہ لوگ امریکہ کی وفاداری میں وہ سب کچھ کر تے ہیں جو ایک شریف انسان نہیں کرسکتا۔ پھر بھی وہ ان کو دانہ نہیں ڈالتے۔ اس وقت خوف اور بے بسی طاری ہے۔ ڈرایا جا رہا ہے۔ مدینہ منورہ کی ایک چھوٹی سی ریاست تھی۔ ان پر حملے کی کوشش کی جا رہی تھی اور وہاں کے جو ہوشیار لوگ تھے عبداللہ ابن ابی اور ان کے ساتھی، وہ یہ ان کو کہہ رہے تھے کہ یہ تمام coalition آپ کے خلاف بن رہی ہے۔ تو آپ کے خلاف یہ تمام چیزیں آ رہی ہیں۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا۔ (ترجمہ)
تمام لوگ آپ کے خلاف اکٹھے ہو گئے ہیں۔ تم کو ڈرنا چاہیے تمہیں نیست و نابود کردیں گے۔ یہ قیصر و کسریٰ ہیں۔ یہ تمام مشرکین قبائل ہیں۔ (ترجمہ) ان کا ایمان زیادہ ہوا۔ انہیں جواب دیا (ترجمہ) ہمارے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ یعنی یہ challenges تو امت مسلمہ کو آتے رہے ہیں۔ کبھی statistical point سے ہم نے سوچا نہیں ہے۔ اور آج ہمیں ڈرایا جا رہا ہے۔ صدر مملکت ہم کو ڈراتا ہے۔ ان کو پسینہ آیا ہوا ہے، گھبرائے ہوئے ہیں کہ ابھی کچھ ہو جائے گا۔ یہ نئی بات نہیں ہے۔ اسی سورہ میں تیسری آیت ہے۔ (ترجمہ) یہ شیطان جو ہے یہ آپ کو شیطان کے دوستوں سے ڈراتا ہے۔ (ترجمہ) آپ اس سے مت ڈریں۔ (ترجمہ) میرا ڈر رکھو۔ (ترجمہ) بشرطیکہ آپ کا ایمان ہے۔ یہ پہلی دفعہ نہیں ہے کہ سارے غیر مسلم امت مسلمہ کے خلاف اکٹھے ہوئے ہیں۔ امت مسلمہ کے خلاف یہ لوگ اکٹھے ہوتے رہے ہیں۔ ان کے اختلافات اندرونی تھے لیکن اس کے باوجود تاتاریوں کا دیکھیں اور بھی بہت سارے ایسے حالات امت مسلمہ پر آئے جن میں ان لوگوں نے مصیبت ڈالی۔

یہ ہماری افغان پالیسی کا ایک تسلسل ہے۔ یہ ہر وقت میں رہا اور ہم نے اس پر کافی کام

کیا۔ کئی چیزیں ایسی ہیں جن کا یہاں کہنا اچھا نہیں ہے لیکن ہم نے یکایک about turn کیا۔ ٹھیک ہے about turn military drill کا ایک حصہ ہے لیکن سیاسی طور پر اس کے جو اثرات ہوں گے وہ صدیوں تک بھگتنے پڑیں گے اور اس سے جو نقصان ہوا اس سے ہمیں صدیوں تک چھٹکارہ حاصل نہیں ہو سکے گا ۔ اس کی بنیاد یہ ہے کہ Nine- eleven کو ایک واقعہ ہوا ۔ Nine-eleven کا واقعہ تمام دنیا کے سامنے آگیا کہ ایسا نہیں تھا۔ things are not as they are seen, یہ nine-eleven کا beneficiary کون ہے؟ اسرائیل ہے۔ اب کئی چیزیں آگئی یا publish ہوگئی ہیں کہ یہ واقعات کچھ اور تھے۔ یہ "موساد" نے کیا ہے لیکن اس کو basis بنا کر مسلمانوں کے خلاف خود اپنے حکمران charge sheet دیتے ہیں، چیلنج دیتے ہیں، ان کو ڈراتے ہیں۔ ہمارے صدر صاحب نے کشمیر پر اقوام متحدہ کی جو قرار داد ہے، اس پر بھی پسپائی حاصل کر لی۔ اس طرح کی چیزوں سے ہماری آئندہ کی نسلوں کو نقصان پہنچے گا۔ ہمارے ایٹمی سائنسدانوں کی debriefing کی گئی اور ان کے احسانات کا بدلہ چکایا گیا۔ مسلمانوں نے علم حاصل کیا اور تمام دنیا میں اس کو پھیلایا۔ اقراء سے ہماری وحی شروع ہوتی ہے لیکن آج امریکہ نے restriction of knowledge شروع کیا ہوا ہے۔ یہ برہمن کا attitude تھا جو شودر کے کان میں سیسہ ڈال دیتے تھے تاکہ وہ علم حاصل نہ کر سکے۔ آج ہمارے ساتھ امریکہ وہی کر رہا ہے جو Greek mythology میں بھی ہے تو وہ کسی کو علم حاصل کرنے نہیں دیتے تھے۔ ڈاکٹر قدیر خان نے کہا کہ انہوں نے good faith میں کیا ہے۔ یہ 9/11 سے پہلے کچھ اور واقعات تھے۔ اریل شیرون نے 9/11 کو فوراً کہا کہ now the world will be different. اگر ہمارے لوگوں نے کچھ کیا ہے تو اس context میں کیا ہے۔ 9/11 کے بعد نہیں کیا ہے اور ایک سائنسدان اکیلا یہ کیسے کر سکتا تھا؟ ہمیشہ امریکہ کی carrot and stick کی پالیسی رہی ہے۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب، وقت کا خیال رکھیئے گا۔

سینیٹر سید مراد علی شاہ: اچھا جی۔ میں آغا صاحب سے کم وقت لوں گا۔ امریکہ کی carrot and stick کی ہمیشہ یہی پالیسی رہی ہے۔ ۱۹۶۵ء میں ایوب خان کو منع کیا کہ شاہراہ ریشم کو نہ کھولیں۔ انہوں نے resist کیا۔ اگست ۱۹۷۷ء ہنری کسنجر نے جناب ذوالفقار علی بھٹو

کو threaten کیا۔ ۱۹۹۱ء میں غلام اسحاق خان کو threaten کیا۔ ضیاء الحق بمعہ جنریلوں کو زمین دوز کروا دیا۔ مئی ۱۹۹۸ء جناب نواز شریف کو threaten کیا۔ جناب والا! یہ ان کا طریقہ کار ہے۔ کچھ لوگ ڈر جاتے ہیں اور کچھ لوگوں نے resist کیا۔ ہماری بدقسمتی تھی' اس وقت ہمارے صدر صاحب نے گھٹنے ٹیک دئے اور تمام الزام یہ لگایا ہے کہ یہ قوم انتہا پسند ہے' یہ دہشت گرد ہے اور یہ بری ہے۔ یہ muschistic attitude جو ہے یہ ہمارے شایان شان نہیں ہے۔

ہم نے NPT پر کوئی دستخط نہیں کئے ہیں۔ ہم بحیثیت ایک sovereign nation کے اس کے پابند نہیں ہیں کہ ہم IAEA کو inspection کرائیں۔ یہ ہماری sovereignty کے خلاف ہوگا اگر اس طرح کیا۔ جب تک ہم اپنی حاکمیت' sovereignty سے دستبردار نہیں ہوں گے تو اس وقت تک یہ ممکن نہیں ہے۔ جناب والا! جیسے ہمیں حکم ہے کہ نماز پڑھو' روزہ رکھو اور حج کرو' اسی طرح یہ بھی حکم ہے واعدو لھم ماسطعتم من قوۃ کہ قوت فراہم کرو۔ اب اپنی قوت کو اور اپنی تخلیص کو ختم کرنا یہ ایک مسلمان کے بالکل شایان شان نہیں ہے۔ خود امریکہ کی حالت یہ ہے کہ اس وقت تمام آزاد دنیا کا جو دفاعی بجٹ ہے اس سے زیادہ صرف امریکہ کا ہے حالانکہ انہیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ militarization of space کر رہا ہے اور ہم سے یہ چھوٹا سا ہتھیار بھی چھین کر لے جا رہا ہے۔ خود NPT پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ اس وقت Bush کی جو ذہنی حالت ہے وہ اپنے آپ کو Reborn Evenglist Christian کہتا ہے۔ اس کے تمام فیصلوں پر تمام انتہا پسند عیسائیوں کا اثر ہے۔ جیری فور ویل' رابرٹسن اور جیمی سکاڈ اس کے تمام فیصلوں پر اثرانداز ہیں۔ بش زبان جو بولتا ہے' وہ biblical زبان بولتا ہے' صدر صاحب سے وہی عیسٰی علیہ السلام کی بات کی one who is not with me is against me۔ یہ عیسٰی علیہ السلام کا قول ہے اور ہمارے صدر صاحب نے جو اس کا جواب دیا۔ وہ آپ کو پتا ہے اور اسے اپنے crusader ہونے پر فخر ہے۔ جناب والا! یہ بھی بتایا جائے کہ ہم سے کس حد تک مطالبات کئے جائیں گے۔ کب تک ہمیں تنگ کیا جائے گا۔ جناب والا! اس وقت بھی یورپ میں چیزیں چھپ رہی ہیں' جن میں یہ اعتراض کیا جا رہا ہے کہ پاکستان آرڈیننس فیکٹری میں مختلف قسم کا سامان تیار ہو رہا ہے' anti-persone mines بیچا جا رہا ہے اس لئے اسے بند کیا جائے۔ جناب والا! آخر ہم کب تک جھکتے جائیں گے' جھکتے جائیں گے اور وہ ہمیں یہ چیزیں بند کرنے کا کہتے

رہیں گے۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب! اب آپ اپنی تقریر ختم کریں۔

سینیٹر سید مراد علی شاہ: بس جی، conclude کر رہا ہے۔ جناب والا! فیڈریشن کی بات ہے، اسلامی نظریاتی کونسل کی بات ہے، تعلیم کی بات ہے اور صوبائی خودمختاری کی بات ہے۔ سرحد حکومت کے ساتھ جو رویہ اختیار کیا جا رہا ہے، اسے آپ نے دیکھ لیا ہے۔ فیڈریشن کی بات کرنا بہت ضروری ہے۔ یہ ہمارے آئین کا حصہ ہے۔ ان چیزوں سے فیڈریشن مضبوط نہیں ہوتی ہے جیسا کہ جناب مشرف صاحب نے پشاور میں پلاٹ لے لیا ہے، اسلام آباد میں لے لیا ہے، لاہور میں لے لیا ہے، کراچی میں لے لیا ہے اور اب گوادر میں بھی لے لیا ہے۔ اس سے فیڈریشن مضبوط نہیں ہوتی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ انہوں نے اپنا سرمایہ ملک کے تمام حصوں میں لگایا ہے لیکن جیسے ہمارے بابر صاحب نے کہا اور آپ کو کاغذات بھی دکھائے ہیں، ان سے فیڈریشن کی اصل حقیقت معلوم کی جانی چاہیے اور اس پر عمل کرنا چاہیے۔ پلاٹ خریدنے سے تو فیڈریشن مضبوط نہیں ہوتی ہے۔

دوسری اہم بات N.F.C کی ہے، National Security Council کی ہے۔ جناب والا! ظلم کی تعریف یہ کی تھی کہ "وضع اشی فی غیرمحلہ"۔ اب کسی چیز کو کسی غیرمحل میں رکھنا، ٹھیک نہیں ہے۔ فوج کا کام لڑنا ہے، defence کرنا ہے۔ اگر اسے آپ یہاں لے آئیں گے تو یہ political کام ہوگا۔ اس میں تمام فوجی ایک جیسا نظریہ نہیں رکھتے۔ اس وقت 99.9% جو rank and file ہیں، وہ اس پالیسی کے خلاف ہیں۔ Unity of Command جو ہے، وہ آپ کی ختم ہو جائے گی اور اس طرح فوج کو بھی آپ ختم کر دیں گے۔ Unity of Command جب ختم ہو جائے گی تو باقی کیا رہ جائے گا۔ اس وقت صدر صاحب نے جو یہاں خرید و فروخت کی، جس طرح سے horse trading کی، یہ بھی کوئی قابل فخر بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب! اب آپ اپنی تقریر ختم کریں۔

سینیٹر سید مراد علی شاہ: بس میں ابھی ختم کرتا ہوں۔ دنیا میں کہیں بھی ایسا نہیں

ہے کہ زیر مقدمہ جو ملزم ہوں، ان سے مشقت لی جائے لیکن یہاں ہمارے وزرا جو ہیں، وہ وزارت بطور مشقت کر رہے ہیں۔ ان پر الزامات ہیں، ان پر مالی الزامات ہیں اور دوسری طرف تمام پاکستان کی مالیات ان کے حوالے کی گئی ہیں۔ یہ عجیب تضاد ہے۔ ان کو وزارتوں سے فارغ کر دیا جائے یا انہیں کیسوں سے رہا کردیا جائے تاکہ clear conscience سے یہ اپنا کام کر سکیں۔ ایک طرف ان پر تلوار لٹکائی ہوئی ہے۔ دوسری طرف خزائن ان کے حوالے کئے ہوئے ہیں۔ یہ عجیب تضاد ہے۔

زراعت بھی ایک مصیبت ہے۔ جیسے آپ کو معلوم ہے کہ inputs مہنگے ہو گئے ہیں۔ تمباکو کو Multi National کے حوالے کیا ہوا ہے چینی کے crisis آنے والے ہیں۔ گنا intime crush نہیں ہوا ہے جس کی وجہ سے گندم کی پیداوار کم ہوگی اور W.T.O کے آنے کے بعد ایک اور مصیبت سامنے آئے گی۔

جناب والا! ضرورت اس بات کی تھی کہ صدر صاحب as a leader of the Nation قوم کو حوصلہ دیتے، قوم کو آگے بڑھنے کی ترغیب دیتے، لیکن یہاں ہمیں ڈرایا اور دھمکایا گیا۔ بیرونی دشمنوں سے خوف دلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ یہ military trainning کا حصہ ہو لیکن کوئی سیاست دان ایسی بات نہیں کرتا۔ چرچل نے کہا تھا کہ about turn War is a serious thing, it can not be left to Generals جناب والا! جن جگہوں میں یہ دکان چلاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ وہاں سے سب اچھی ڈبل روٹی لیتے ہیں، جلیبیاں بھی لیتے ہیں اور جو ان کے stores وغیرہ ہیں، ہم لوگ بھی ان ہی سے سودا لیتے ہیں لیکن جہاں تک defence کا تعلق ہے----

Mr. Chairman: Thank you. Mr. Tariq Azeem Khan.

Senator Tariq Azeem Khan: Thank you, Mr. Chairman! before this debate began one could be forgotten in thinking that we were here to discuss the issues raised in the President's Address to the Joint Session. Subsequent events have proven otherwise. Some members of the

Opposition have taken all and sundry issues to discuss and had the temerity to, in fact, compare their own past governments' record with that of Musharraf led government and that of now democratically elected government of Mr. Jamali. I would not like to go back over to history which, I would have thought the Opposition would be wise enough, knowing their own past record, that they would like to forget the past because this has been such a murky past record of their's. But I am afraid the time does not allow me to go into history and remind us of some sorry details. Suffice it to say and remind them, at least two of the parties here present in the House that they owe their origin to those very army leaders that they were prepared to comment upon and degrade and yet another party has been a willing ally of the army in all the past and I believe will still be an ally of the army in the near future.

Sir, however, one good thing did come out of this debate that is despite their personal vendetta against President Musharraf, they chose to take part in the debate and so, *ipso facto*, despite their past stand, they have recognized him for what he is, that is, the President of the Islamic Republic of Pakistan. I would like to however, take some of the points raised by honourable Senators who spoke before me, in particular, my respected friends, honourable Senator Sanaullah Baloch and honourable Senator Raza Muhammad Raza who attacked the Federation in the very beginning of this debate and as they have done, indeed, they have done regularly in the past and have made serious allegations against the Centre and the Federation. I would like to say to the honourable members that it

is fine representing your own parties here in this august House and you have got every right to express yourself and thanks God, it is a free country and allows the freedom of expression and freedom of speech that we enjoy today that has never existed before and a lot of the credit for that goes to President Musharraf. So, speak what you like but please don't pretend to speak for the whole of Balochistan. The brave and patriotic Baloch resent the facts that someone who can muster support of no more than 1.94% of their voters can claim to speak for the rest of 98%.

Mr. Chairman, we are constantly bombarded with inaccurate figures and phony claims. Please allow me to give some accurate figures so that this argument here can be finished forever and the Nation can get the true picture. Let me just read out some figures to you sir. These two parties who purport to represent whole of Balochistan and pretend that they speak for Balochistan itself. In the last election of 2002, Balochistan had 3926179 voters all told, out of which BNM(M) got no more than 106065, that represents just 2.7% of the votes. Similarly Pukhtoom Khwah Milli Awam Party out of the total votes of 3926179 they got just 76411 votes. That represents 1.94% and just in case they think that these figures are rigged or the election was rigged, let me go back to the previous two elections which were not held under Army rule. In the election of 1997 there were 3044548 voters out of which BNM got just 125440. That represents 4.12% and Pakhtoon Khwah Milli Awami Party got only 54259, 1.78%. And going further back in 1993 out of a total voters of 2753029, BNM got 45228 just 1.64% and Pakhtoon Khawa Milli Awami

Party got 97541 just 3.54%. The point I am trying to make sir, is this. When they make these tall claims, let it be clear that they speak for just those few people who opted to vote for them.

Also sir, it has been suggested here and people have talked about rolling back nuclear programme and the freezing of the nuclear assets. Either the people who have been speaking have not read or not heard the President. So for the record, let me read out what the President actually said. "Pakistan's nuclear and missile power is for the country's defence, to strengthen it is in our interest. We are a nuclear and missile power, we not only have to preserve this capability but also have to strengthen it. So forget about freezing or rolling back, in fact we are talking about strengthening it.

Now, I come to this morning's debate and in particular what was said this morning by honourable Senator Ishaq Dar sahib who has in the past tried to fudge the figures. Before Mr. Ishaq Dar's own figures can be debated, let me also go on to remind the House and also the nation, who have not forgiven the government before Mr. Ishaq Dar's, specially those who are still paying through their noses for their electricity bills. They still have'nt forgotten all those shady IPP deals which were signed by the PPP government at that time and mean, the biggest and the worst FIR against the PPP government of that time.

Mr. Chairman, fudging of the accounts and the figures that took place during honourable Senator Ishaq Dar's reign as Minister incharge of our economy and what created a large dent in the confidence in Pakistan

in the international market. Pakistan indeed had to pay 50 million as prepayment. Reputations are built over generations and you do not play with your country's reputation and good market standing just in order to make your figures look good. With God's blessing and good management of our economy, Pakistan will complete its IMF programme later this year, in fact in November. No more borrowing from IMF. Today our economy is such and stands on such strong and sound grounds that even floating of recent Euro bonds, during the crisis we had over the Scientist issue, did not have any effect on this at all. Talking of the Euro bonds, which was also a subject which honourable Ishaq Dar sáhib touched upon this morning and he asked why we needed to issue bonds worth 5 hundred millions, when we already have got 12 billion reserves

Sir, the main objective of issuing of these bonds was to get a re-entry into the International Capital Market. Now, this was necessary because in order to expand, in order to diversify our borrowing. We needed to be on the EMBI that is, an Emerging Market Bond Index so that not only honourable Ishaq Dar sahib but thousands others like him in the world can scrutinize us and can see how strong our economy is. And just to take that point further sir, the fact that somebody has got very large reserves, does not mean, they should not go and issue new Bonds. To give an example China today sir, has got 400 billion dollars worth of reserves and recently floated 1.5 billion worth of bonds and sir, so did Korea which has got 1.30 billion dollars worth of reserves and floated bonds worth 1 billion. And when honourable Ishaq Dar sahib talked of the

price this morning. Mr. Chairman! the price very much depends on the credit rating a country has. Pakistan at the moment has got B2 Rating with Moodeys and B with standard and poor, two of the Internationally recognized rating agencies. Philipines which has got three notches better credit rating than us, recently issued bonds that were floated at 7.26% and remember Mr Chairman! we went out at 6.75%. Similarly, Brazil which has got almost, exactly the same credit rating as us, went out and sold their bonds at 7.8%. Some other economic figures, I would like to point out Mr. Chairman! Mr. Ishaq Dar talked about various figures. he purposely picked up and chose those figures which made the economy look at its worst. whereas opposite happens to be true. Let me take up GDP growths sir, in 96-99 the three years previous to Musharraf Government and Jamali Government, the real GDP growth stood at 3.1% per annum. Today it is 5. 3% and in fact we may exceed our target. Inflation 96-99 was 8.4% and very high, today it has come down to 4%. In fact during July to January this year, in year 2003-4, current financial year. it is expected that it will come down further to 3.4%. External debt stood at 38 billion during 98-99 fiscal year, today, it has come down to 34.1 billion. Now, you will remember and we will recall sir that on average this was going up by 2 billion each year. And if you add the interest the accummulated effect of this could have been that we would have been looking at a figure of external debt of around 49 billion and you can very well imagine what that will entail for Pakistan's economy. As it is, we were at time paying 64% of our total revenues in debt servicing. 64%. that left us only with 36% to

deal with all other matters. Today that debt servicing has come down to 33 .9%. You can imagine sir, coming down from 64% to 34% which gives us extra 30% to play with for social welfare programmes and other uplifts programmes. I can go on sir. Remittances are being talked about and said that 12 billion reserves, these all come about somehow because of remittances and because of 9/11. Sir, 9/11 happened long time ago now. Our today's figure is in fact our today's figure, not two year old figure. Similarly, in 1983 I think at that time Overseas remittance in facts stood at record over 3 billion. How come that we did not have 12 billion reserves then. Another figure I would like to give you sir, is the stock market. Stock market which stood at 1257 on October 12, 1999, today is 4797 and in fact had recently crossed 4900 mark.

Stock exchanges sir, in any part of the world, are taken as indicators of any country's economy. If you see any foreign news, soon after the news the next thing you hear is what was the Dow Jones index that day and what was the index in other countries and these are taken as the best indicator of a country's economy and you can imagine last year our exchange had out performed exchanges in Singapore and Korea. In fact, for part of the year it was the best performing stock exchange in the world.

Sir, I will also like to touch upon privatization. During the period 1996-99, three years, my honourable friend Ishaq Dar Sahib was incharge. There were 11 privatizations. Total proceeds of those transactions amounted to 2.3 billion rupees. In the period 99 to 2002 during Pervez

Musharraf Sahib's government the proceeds reached 35.27 billion and in the last 14 or 15 months, November, 2002 to February, 2004, 14 transactions yielded 41.2 billion rupees. So, you can compare 2.35 with 35 and 41billions.

Mr. Chairman, it is about a time that we learn to give credit where credit is due and lot of credit is owed to General Pervez Musharraf. We remember the state of economy when he took over in 1999. True to the saying "come with the hour come with the man". Indeed he has turned out to be the saviour of Pakistan and let us recognize that fact.

Now, I come to some other points raised by honourable Senators and my friends here in this august House. We talked about the political leaders coming back and their return. Sir, why don't they return? There are daily flights from Dubai and from London and in fact PIA, for their convenience, has recently introduced their new Boing 777s, which are very comfortable indeed.

There are three types of exiles. There is the self-exile, I call it luxury exile for people who have the lolly and can afford and choose a life style of their own liking. Agreed exile, when you can choose to go by an agreement and by agreement you can come back. And then, there is the forced exile and as far as I can recall nobody has been forced into exile. One positive and sensible proposal that has been made here, sir, and that point was made by both honourable Senators, Mr. Asfandyar Wali Khan and also by honourable Senator Ishaq Dar Sahib and this related to the need for conciliation and consensus. I agree with that sir. If Desmon Tutu

and Nelson Mandela can set up a Truth and Reconciliation Commission in South Africa, I think we can also do something similar and try to reach national consensus and national agreement so that we can put the past behind us.

Past is a lovely thing sir. We can learn from the past but we cannot live in it. We have to look to the future, we have to work for future of Pakistan.

Mr. Chairman: Please keep the time factor in mind.

Senator Tariq Azeem Khan: Yes sir. But if by conciliation and consensus anybody means letting off those who looted and plundered this country and this nation, then I am afraid they will be disappointed. There can be no judicial aparthied. They cannot negotiate or buy themselves out of accountability. Being a political leader does not offer immunity for your past evil deeds. It is wrong to believe that once you get elected then you are out of the reach of the law and you cannot be touched. Sir, there should not be and will not be any political untouchables in Pakistan. Thank you, Pakistan Paindabad.

Mr.Chairman: Personal explanations, keep it brief please.

Senator Muhammad Ishaq Dar: Very brief sir. Mr. Chairman! I think we have couple of speakers since morning from the Treasury Benches, who are probably missed. Let me sir, tell you with complete responsibility and I am making categoric statement on the record of the House. I or my predecessor Sartaj Aziz never were involved or authorised

any fudging of figures, number one. When, the imported economic managers were sent from New York and Washington in this country, they had their own agenda and they tried to discredit the earlier team. There is a system, the figures come from National Saving Centres. It's regarding the outstanding loans of the government and debts of the government. There are figures from the Ministry of Finance, the State Bank and figures from, as I said, National Saving Centre. Sir, for decades and decades, these figures have been relied and were taken and it is in accordance with the same precedence and the style and the system that the figures were taken betwen 97 and 99. They had partly claimed that in the years of Sartaj Aziz, there was some fudging and that in the year of Ishaq Dar, there was some misstatement. Sir, I talk with full responsibility. I have challenged this government. The moment this news came, I challenged the government and proposed through the press that there should be a National Commission which should look into this. Today sir, I offer that let there be a committee of this House to look into this issue and place and fix the responsibility. If Sartaj Aziz or myself is proved that we were involved or we are responsibile, Sir, I am undertaking to resign from the House. This is ridiculous sir, we will see after 27 years when the CIA record will be made public that who will be Shoaib of today? They are claiming that we were fudging. Sir, I can tell you, this has never happened, this will never happen because afterall we are *'ameen'* for the country. The second allegation which has been or misunderstanding which my friend had, he said I stated that Euro bond, why we should issue Euro

bonds because we have 12 billion Dollars. Sir, I never said this thing. I said we can issue, we should issue, I was talking about the pricing of the bonds and you know sir as a banker better than I do that we could have easily, I mean the examples quoted, there may be some specific reasons, I know what is the rating of the Pakistani moodys. it is nothing new. I know the brief must have been sent to my friend. But sir the ongoing price, based on the 0.8 % deposit rate, the four and half percent ongoing price was fair.

اس میں برا منانے کی کونسی بات ہے۔

I mean one should not take it personal. So I just wanted to put these couple of clarifications and inflation figures that my friend has quoted are again wrong. I think as an average Pakistani, as the citizen of Pakistan we know that if 1996-99 inflation was eight percent, it is a joke to say that it is four percent in the last four years on average. Every body knows what is the cost of living in this country. Sir, like wise, external debt reduction, for heavens sake, ask my friend that he should present to this House, what is the breakup figure between the sovereign debt and the private debt. If the private debt is being retired by Packages or Deewan Suleman or ICI etc, they can't take credit. They have actually increased national debt. Let me request my honourable friend and colleague that he should look into the question 189 of 26th of September 2003 of this House and see whether the government has not admitted increasing 2.8 billion dollars external sovereign debts of this country in 21 months.. Sir, this is very unfortunate that we are trying to make a personal battle and I talk with full

responsibility, and I have requested you and let the Treasury Benches accept this challenge. Let them make a House committee, let there be experts, let there be professionals in that, let somebody prove that this fudging has taken place and any minister of PML (N) government authorised or who was involved in this regard, sir, I undertake to resign from this House. Thank you very much.

جناب چیئرمین: جناب رضا محمد رضا۔ پلیز ذرا مختصر رکھیئے۔

سینیٹر رضا محمد رضا: جی بالکل مختصر رکھوں گا۔ جناب چیئرمین! میں نے اور ثناء بلوچ نے بھی اس ملک کے federation کی اہمیت اور اس کی ضرورت سے کبھی بھی انکار نہیں کیا بلکہ ہم نے اپنی تقاریر میں یہ کہا کہ federation جو پانچ قوموں، پشتون، بلوچ، سندھی، سرائیکی اور پنجابی کا ایک مشترکہ ملک ہے اور اس federation میں قوموں کو برابری ہونی چاہیئے۔ یہ ایک جمہوری اور پارلیمانی federation ہونا چاہیئے۔ اس حوالے سے کہ اس federation میں پشتونوں کو تو ایک صوبے تک کا حق حاصل نہیں ہے۔ پشتون چار حصوں میں تقسیم ہیں۔ بلوچستان، پشتونستان، سندھ اور سرائیکستان کے تمام وسائل پر ایک بالادست صوبے کا اقتدار ہے، قبضہ ہے۔ جب ہم یہ باتیں کرتے ہیں تو یہ ایسے تلخ حقائق ہیں جن کی تصدیق اقتدار میں بیٹھنے والے تمام حضرات کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمیں نمائندگی حاصل نہیں، ہمیں اپنے وسائل کا اختیار حاصل نہیں۔ اگر فاضل سینیٹر نے انتخابات کو criteria تصور کیا ہے تو وہ ایک بار ثابت کریں کہ صاف و شفاف الیکشن ہوا ہے۔ ان کی یاداشت میں تو ایک مرتبہ صاف و شفاف الیکشن ہوا، یحییٰ خان کے دور میں، جس کے نتائج سے انکار کیا گیا اور یہی کچھ جو مجیب کے متعلق کہا جاتا رہا یہ اب ہمارے متعلق کہا جا رہا ہے کہ آپ نمائندہ نہیں ہیں۔ پختونخواہ ملی پارٹی نے، بلوچستان نیشنل پارٹی نے اسی طرح یہاں قوموں کی نمائندگی کرنے والی تمام پارٹیوں نے عمل سے یہ ثابت کیا ہے کہ ہماری کال پر، ہماری اپیل پر، عوام نے ایک نہیں بار بار عمل کیا ہے۔ تمام صوبے کو پہیہ جام ہڑتال کے طور پر بالکل بلاک کیا ہے۔ بڑے بڑے اجتماع کئے ہیں۔ الیکشنوں میں تو آپ کے

فرشتے ووٹ ڈالتے ہیں۔ آئی ایس آئی کے ذریعے engineered election ہوتے ہیں جس میں آپ جیسے لوگ آئیں گے۔ ہم تو صاف و شفاف الیکشن کا چیلنج قبول کرتے ہیں۔ جس طرح شیخ مجیب الرحمٰن نے قبول کیا تھا اور اس کا نتیجہ بھی آیا تھا۔ اگر ایک بھی صاف و شفاف الیکشن اس ملک میں ہوا تو بلاشبہ اس ملک کی قوموں کی، اس ملک کے عوام کی نمائندگی کرنے والی جماعتیں جیت جائیں گی۔

جناب چیئرمین : تشریف رکھیئے ۔ رضا صاحب آپ نے اپنا پوائنٹ بیان کر دیا ہے اب تقریر نہ کریں آپ بیٹھیے۔ اب آپ تشریف رکھیئے۔

Senator Muhammad Ishaq Dar : I had never been the head of the privatisation commission. I also would like to tell my honourable friend that. I had never been head of privatisation. It was somebody else. It was Khwaja Asif. So, for heaven's sake, please keep the record straitght.

Mr. Chairman : You want to say something, Tariq sahib.

Senator Tariq Azeem Khan : The point I was trying to make is that parties that can get and muster support from no more then 1.9% voters, how do they propose to speak for the whole of the nation? Whole nation ....

(Interruption)

جناب چیئرمین : وہ election figures کی بات کر رہے ہیں ڈیٹا کی بات کر رہے ہیں۔ آپ کو موقع مل گیا تھا آپ نے کہہ دیا ہے۔

Senator Tariq Azeem Khan : Mr. Chairman the point I was trying to make was that 98% of Pakistani Baloch, the patriots, the brave people, they cannot claim to speak for them. Please speak for yourself.

You are lucky that we have the freedom of speech and you can say what you like. That is the reason why I also went back to 1997 and 1993 so that you cannot make a claim that under army rule this happened. Sir, the previous elections were held by democratically elected government.

Mr. Chairman : Should we take some more speaker or you want to.....

ایک لے لیں اسماعیل بلیدی صاحب۔ بڑے keen ہیں۔ میرا خیال ہے ان کو لے لیتے ہیں۔ بلیدی صاحب مختصر رکھیئے گا۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ان الدین عنداللہ الاسلام صدق اللہ العظیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ آپ نے مجھے اس اہم issue پر بولنے کا موقع دیا۔ دیر آید، درست آید۔

جناب چیئرمین: دیر میں ایک ذرا وضاحت کر دوں کہ کوئی دیر نہیں ہے۔ ایک سلسلہ ہے جس کے through یہ order ہے speakers کا۔ بلکہ یہاں پر جو چٹیں بھیجتے ہیں بلکہ میں نے پہلے بھی کہا ہے مہربانی کر کے نہ بھیجیں۔ میں اب تبدیل نہیں کرسکوں گا۔ اگر آنا ہے تو اپنے پارٹی لیڈر سے co-ordinate کریں، ان کے through آئیں۔ جس طرح آپ کی پارٹی نے نام دیا ہے اسی حساب سے بلا رہے ہیں۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی: بہرحال درست کا نام بھی میں نے استعمال کیا ہے۔ یہاں صدر کے خطاب پر جو ایک ہفتے سے بحث جاری ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس بحث کے بعد ہماری باتوں پر کوئی implementation ہو گا۔ عمل درآمد کون کرے گا؟ ہماری تجاویز پر کون عمل کرے گا؟ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس ملک میں who is the powerful forum, person or authority? Who is the powerful authority? کیا اس ملک میں وزیراعظم full authority ہے۔ جناب چیئرمین! are you or your House has the full authority? یا کیا ہمارے وزیرخارجہ کے پاس full authority ہے؟ مجھے تو ابھی تک یہ پتا نہیں چل رہا ہے کہ اس ملک میں اختیار کس کے پاس ہے؟ جب ہم کسی کے پاس

بھی جاتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ مجھے پتا نہیں کہ میرے اختیارات کیا ہیں اور کدھر ہیں؟ کس سے میں یہ اختیارات حاصل کروں۔ میں اسی لئے کہتا ہوں کہ ہم یہاں پر صرف وقت ضائع کر رہے ہیں۔ یہاں پر پیسہ بھی ضائع ہو رہا ہے۔ یہاں اتنا زیادہ بجٹ خرچ ہو رہا ہے۔ ہم یہاں پر جتنا بھی چیخیں، چلائیں لیکن کوئی سننے والا نہیں ہے۔ جب سننے والا کوئی نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کی بالادستی پھر کہاں ہے۔

صدر جنرل پرویز صاحب نے کہا ہے کہ میں نے اپنا وعدہ پورا کیا ہے۔ جناب! آپ نے واقعی اپنا وعدہ پورا کیا لیکن پارلیمنٹ کو آپ نے صرف خانہ پری کے لئے قائم کیا ہے۔ آپ نے ہماری تنخواہیں بڑھائیں، آپ کی بڑی مہربانی، ہماری سہولتیں بڑھائیں، آپ کی بڑی مہربانی لیکن ہمارے پاس کوئی اختیارات نہیں ہیں۔ ہماری حیثیت ایک عام آدمی جیسی بھی نہیں ہے۔ آپ منسٹروں کے حاضر رہنے کے لئے ruling دیتے ہیں۔ دیکھیں، کدھر ہیں منسٹر۔ Sir, you are Chairman آپ نے کئی دفعہ ruling دی لیکن کوئی منسٹر کیا آپ کی بات سنتا ہے؟ ہمارے سوالات ہوتے ہیں، دس دس دفعہ، کیا ان کا جواب آتا ہے؟ ہم میں سے کوئی سینیٹر جب کسی وفاقی سیکرٹری کو ملنے جاتا ہے، دو دو گھنٹے ہمیں دروازے پر انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اگر امریکہ، یورپ یا لندن کے ویزے کے لئے apply کرتے ہیں تو وہ عام لوگوں کی طرح سینیٹروں کو چار چار گھنٹے تک کھڑا رکھتے ہیں، ان سے interview کرتے ہیں۔ کیا ہم بھی پاکستانی ایمبیسیوں میں امریکہ کے یا لندن کے کسی ممبر کو اس طرح کھڑا کرتے ہیں؟ کیا ہماری ایمبیسیوں کی اتنی جرأت ہے؟ میں تجویز دیتا ہوں کہ ڈپٹی چیئرمین کی سربراہی میں اس مسئلے کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے اور ان سے باقاعدہ بات کی جائے۔ یہ کیا مذاق ہے کہ ممبران کو چار چار گھنٹے تک آپ کھڑا رکھتے ہیں، ان سے پوچھ گچھ کرتے ہیں۔ ان کو ذلیل کر کے پھر ویزہ دیتے ہیں۔ یہ کوئی بات ہے۔

جناب! اس پارلیمنٹ میں ہم نے ایک ہفتے تک عراق کے مسئلے پر بحث کی۔ ان کی مذمت کے لئے ہم نے نرم الفاظ استعمال کئے، یعنی بڑی احتیاط کی کہ امریکہ ناراض نہ ہو جائے۔ میں تو کہتا ہوں کہ مشرف صاحب نے برائے نام پارلیمنٹ بحال کی۔ اس کی کوئی value نہیں ہے۔ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ مجھے تو نظر نہیں آتی ہے۔ یہاں پر خارجہ پالیسی کا مسئلہ

ہے۔ جناب! افغانستان کی وجہ سے ہماری مغربی سرحد غیر محفوظ ہو گئی ہے۔ وہاں افغانستان میں Raw کے ایجنٹ پہنچے ہوئے ہیں۔ ہندوستان کی forces وہاں موجود ہیں۔ اسرائیل کے لوگ بھی وہاں موجود ہیں۔ کسی بھی وقت پاکستان کی ایٹمی قوت پر وہاں سے حملہ ہو سکتا ہے۔ ہماری خارجہ پالیسی کی بات ایسی ہے۔ جناب! وزیرستان میں جو operation ہو رہا ہے وہ کس کے کہنے پر ہو رہا ہے؟

جناب! اس ملک میں جو بھی فیصلے ہوتے ہیں انہیں dictate کوئی باہر سے کرتا ہے۔ Daily جو ہم کام کر رہے ہیں ان کی list Bush بھیجتا ہے۔ اسے ہم سامنے رکھ کر اس پر implementation کرتے ہیں۔ خدا را! ملک کو اس طرح نہ چلائیں۔ مجھے یاد ہے کہ جب ہم نے ایٹمی تجربے کئے، ہم گوادر میں تھے۔ وزیراعظم وہاں آئے ہوئے تھے۔ Briefing کے دوران ان کو اطلاع ملی کہ جی ایٹمی دھماکہ ہو چکا ہے تو اس نے ہمیں یہ خوش خبری سنائی اور پوری قوم نے جشن منایا۔ لیکن آج ہم سب پریشان ہیں۔ کیا ہم نے ایٹمی قوت اسی لئے حاصل نہیں کی تھی کہ ہم اپنا تحفظ کر سکیں۔ لیکن آج جناب! ہم پریشان ہیں کہ ہم اس کا تحفظ کس طرح کریں۔ ہم اس کو کہاں چھپائیں کہ امریکہ نہ دیکھے۔ بلوچستان والے بے چارے تو کوشش کر رہے ہیں چھپانے کی لیکن کس حد تک اور کہاں تک ہم چھپائیں گے۔ جن سائنس دانوں نے قربانیاں دیں، اس ملک کو ایٹمی قوت بنایا، پوری دنیا میں اسے ایٹمی قوت declare کیا، آج وہ جیل میں ہیں۔ قدیر خان قومی ہیرو ہے۔ یہ ہمارے گھر کا مسئلہ تھا۔ اس سے پوری دنیا کے سامنے اعتراف جرم کروا کے پوری 14 کروڑ عوام کو شرمندہ کیا اور سائنس دانوں کو mental torture کیا۔ میں کہتا ہوں کہ قدیر خان کو آج بھی کھلی عدالت میں لایا جائے، وہ حقائق خود بتائیں گے کہ اس میں کون کون involve ہیں۔ کیا صرف ایک قدیر خان نے قصور کیا ہے؟ جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ ملک امریکہ کی کالونی ہے یا ہم ایک آزاد ملک کے باشندے ہیں۔ ہمارے حکمران آزاد نہیں ہیں لیکن 14 کروڑ عوام آزاد ہیں۔

غربت! یہاں 95% غریب لوگ رہتے ہیں۔ آج تک ہم نے غربت ختم کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے۔ یہاں 5% لوگ پورے ملک پر مسلط ہیں۔ یہاں اگر کوئی امیر ہے تو وہ امیر تر ہو رہا ہے، اگر کوئی غریب ہے تو وہ غریب تر ہو رہا ہے۔ یہاں وہ غریب جس کے چھ بچے ہیں، اس

کو خوشی میسر نہیں ہے۔ وہ اس لئے مر رہا ہے کہ اللہ نے اس کو غریب پیدا کیا۔ کیا کبھی ہم نے اور آپ اقتدار والوں نے یہ سوچا ہے کہ غربت کو کس طرح ختم کریں۔ یہاں مہنگائی ہے، پیٹرول کی قیمتیں روز بہ روز بڑھتی جا رہی ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ ہم غربت کو ختم کر رہے ہیں۔ تو یہ غربت کب ختم ہو گی۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی ہے۔

Corruption کی بات صدر صاحب نے بھی کی ہے۔ جناب! corruption کے سلسلے میں زیادہ جو involve تھے وہ جیل میں ہیں اور جو corruption زدہ تھے وہ وزیر اعظم ہیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ جو کرپٹ زدہ تھے وہ جیل میں ہیں، جو کرپشن زدہ تھے وہ وفاقی وزیر اور وزیر اعظم ہیں اس ملک میں۔ یہ کوئی انصاف ہے؟ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ اگر یہ انصاف اور مساوات ہے تو سب کے لئے ہونی چاہیئے۔ فوج کا کب آپ نے احتساب کیا؟ یہاں اسلام آباد میں جو guest houses ہیں وہ بڑے بڑے لے کارکرنلوں، جنرلوں کے ہیں، آپ نے کبھی پوچھا کہ یہ پیسہ کہاں سے لائے ہیں؟

انتہا پسندی کی بات ہمارے صدر صاحب نے کی ہے۔ " What is the meaning of انتہا پسندی" ؟ اسلام میں کوئی انتہا پسندی نہیں ہے۔ یہ ایک لفظ ہے جو امریکہ نے ان کو دیا ہے۔ اسلام انتہا پسندی کے خلاف ہے اور جہاد اسلام میں فرض ہے۔ اگر کوئی بغاوت کرتا ہے اسلام کے ساتھ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ اس کے خلاف جہاد کرو۔ ہم قائد اعظم اور علامہ اقبال کے اسلام کو نہیں مانتے ہیں۔ ہم پیغمبرصلعم کے اسلام کو مانتے ہیں۔ جو پیغمبرصلعم نے ہمیں اسلام دیا ہے اس کو ہم مانتے ہیں اور اس ملک کا مقدر بھی اسلامی نظام میں ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے حوالے سے یہاں آئین سازی ہونی چاہیئے اور یہاں کے 14 کروڑ عوام اسلام چاہتے ہیں۔ لیکن مشرف صاحب نے شاید moderate اسلام کا نام دیا جو اتاترک کا اسلام ہے، وہ اسلام پاکستان میں کبھی نہیں چلے گا۔

ایک جگہ مشرف صاحب نے کہا کہ ہمیں افواج پر فخر ہے۔ 90 ہزار فوجیوں کو کس نے قیدی بنایا، under arrest کیا۔ کیا وہ فوجی نہیں تھے؟ اس ملک کو دو لخت، دو ٹکڑے کس نے کیا؟ بھٹو نے کیا؟ نواز شریف نے کیا یا اسی فوج نے کیا؟ یہ فخر والا مسئلہ مجھے سمجھ نہیں آتا ہے۔

ضلعی حکومتیں، کہتے ہیں کہ نچلی سطح تک ضلعی حکومتیں ہیں۔ جناب! ایک حکومت

مشرف کی ہے، دوسری وزیر اعظم جمالی کی ہے، تیسری صوبائی وزیر اعلیٰ کی ہے، چوتھی ناظم کی ہے۔ اب ہم کس کی حکومت کو اور کس کا order مانیں؟ جناب، سنیں، ذرا سننے کا حوصلہ کریں۔

جناب چیئرمین: Interruption نہ کریں جی۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! آپ کا ضلعی سسٹم انتہائی ناکام ہو چکا ہے۔ ہمارے چند ساتھیوں نے بلوچستان کی پسماندگی کی بات کی تو بار بار ہمیں یہ کہا جا رہا ہے کہ Gwadar mega project بن رہا ہے۔ کیا پورے بلوچستان میں ایک mega project بن رہا ہے؟ ایک National Highway, Coastal Road بن رہی ہے وہاں پر، 400 ملازمین میں سے صرف 30 بلوچ ہیں باقی سب پنجاب یا دوسرے علاقوں سے ہیں۔ یہ کوئی انصاف ہے؟ میں، بلوچستان سے ایک سینیٹر ہوں uptill now I am using lantern in my house, in my village. کیا یہ انصاف کی بات ہے؟ میں نے اس House میں پچھلی دفعہ بھی یہ مسئلہ پیش کیا تھا کہ آپ ترقی کی بات کرتے ہیں۔ میرے گھر میں اب تک بجلی نہیں پہنچی ہے۔ ہماری مائیں، بہنیں پانچ کلو میٹر دور سے کندھوں پر بوتلیں، ٹینکیاں اور بالٹیاں پانی کی بھر کر لاتی ہیں۔ کیا ہم انسان نہیں ہیں؟ ہم اس ملک کا حصہ نہیں ہیں؟

جناب! بیرون ملک embassies میں بلوچستان کا ایک بھی نمائندہ نہیں ہے۔ باہر کے بنکوں اور PIA میں ہمارا ایک بھی نمائندہ نہیں ہے اور آج میں on the record کہتا ہوں کہ اسلام آباد میں ایک بھی وفاقی سیکریٹری بلوچستان سے نہیں ہے، میں challenge کرتا ہوں۔ آپ انصاف کی بات کرتے ہیں، مجھے بلوچستان کا ایک بھی وفاقی سیکرٹری دکھائیں۔ کیا یہی انصاف ہے؟

دھماکے کے لیے آپ ہماری زمین استعمال کرتے ہیں، آپ کو اور کوئی زمین نظر نہیں آتی اور fund کے معاملے میں، چھوڑو بلوچستان کو۔ کب تک؟ ملازمت کے سلسلے میں کہتے ہیں کہ جی merit میں نہیں آتے۔ کیسی بات کرتے ہیں؟ آپ جن لوگوں کو بھرتی کرتے ہیں، میں چیئرمین صاحب کو ثالث مقرر کرتا ہوں، آپ ہمارے قابل لڑکوں کا مقابلہ پنجاب، سندھ اور فرنٹیئر کے لڑکوں سے کرائیں، آپ marking کریں اور پھر فیصلہ کریں۔

صوبائی خود مختاری کا یہ عالم ہے کہ گوادر میں چھاؤنی بن رہی ہے، وہاں کا master plan بن چکا ہے لیکن وہاں کی ضلعی حکومت کو پتا نہیں ہے۔ وہاں کے وزیر اعلیٰ کو پتا ہی نہیں ہے، کیا یہی صوبائی خود مختاری ہے؟

جناب چیئرمین: بلیدی صاحب وقت کا خیال رکھیئے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! ابھی تک تو پانچ منٹ بھی نہیں ہوئے۔

جناب چیئرمین: گھڑی رک گئی ہو گی۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ------

جناب چیئرمین: میں نے کچھ نہیں دیکھا، یہ سب نے کیا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! ہم مشرف صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ خدا را! اگر اس ملک کو اس بحران سے نکالنا ہے تو تمام سیاسی قوتوں کو اکٹھا کیا جائے اور ملک کو اس بحران سے نکالا جائے۔ یہ جو بات کی جا رہی ہے کہ گیارہ ستمبر کے بعد مشرف نے اس ملک کو بچایا، میں نے دو مہینے پہلے بھی کہا تھا اور آج بھی کہتا ہوں کہ آج عراق کی باری ہے۔ کل پاکستان کی باری آئے گی۔

جناب! یہ جو ڈاکٹر قدیر اور ایٹمی پھیلاؤ کا مسئلہ ہے، امریکہ ایک بہانہ تلاش کر رہا ہے۔ آپ نے پاکستان کو role back کر دیا ہے، turn out کر دیا ہے۔ میں آج on the record کہتا ہوں کہ آپ کا کوئی تحفظ نہیں ہے۔ البتہ جن لوگوں اور ملکوں نے بش کی ہر بات من و عن تسلیم نہیں کیا وہ دس دن پہلے مارے گئے۔ ہم جو ہر قسم کی تابعداری کے حاضر ہوئے، ہمیں وہ بعد میں مار رہا ہے لیکن اس سے آپ کا کوئی تحفظ نہیں ہوا ہے اور وہ خطرات بدستور پاکستان کو لاحق ہیں۔ آپ اس کو اس وقت بچا سکتے ہیں کہ ایک فرد واحد آرڈر نہ چلائے، وہ تمام قوم سے مشورہ کرے کہ اس ملک کو بحران سے کیسے نکالا جائے۔

جناب والا! کشمیر کا مسئلہ صدر صاحب نے بیان کیا۔ جناب! یہ بھارت اور پاکستان اچانک کس طرح تیار ہو گئے۔ پچپن سال سے لاکھوں لوگوں کو آپ نے شہید کروایا۔ ان کا خون

کس کے کھاتے میں ہے' اس کی انکوائری کون کرے گا؟ ایک مہینے کے اندر دونوں تیار ہو گئے۔ اگر کشمیر آپ کو دینا ہی تھا تو لوگوں کو کیوں شہید کرایا؟ اس سے پہلے ہی آپ دے دیتے۔ ہمیں پتا ہے کہ آپ نے امریکہ کے کہنے پر کشمیر دیا ہے۔ یہ خواہ مخواہ کی بات ہے کہ مذاکرات اگست میں ہوں گے' جون میں یہ ہوگا' یہ سب بہانے ہیں۔ یہ بات final ہوچکی ہے' ہمیں پتا ہے کہ کشمیر آپ نے ان کو دے دیا ہے لیکن یہ جو اتنے غریب لوگ وہاں مارے گئے ہیں ان کا خون بہا کون دے گا؟

جناب والا! کچھ لوگ ہم پر اعتراض کرتے ہیں کہ MMA نے LFO پر سودا بازی کر لی۔ میں پونم سے یہ کہتا ہوں کہ چند پارٹیوں نے جیسا کہ طارق صاحب نے calculate کر کے بتایا' وہ بتائیں کہ جب بلدیاتی الیکشن کا اعلان ہوا سب سے پہلے پونم کے دوستوں نے حصہ لیا۔ LFO تو وہاں ہی انہوں نے تسلیم کیا۔ MMA نے بائیکاٹ کیا' انہوں نے حصہ لیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب صدر صاحب نے seats بڑھائیں تو انہوں نے اس کو accept کیا' وہاں سے آپ نے LFO کو تسلیم کیا۔ اس کے بعد جب جنرل الیکشن ہوئے' جب آپ نے حصہ لیا تو ہم نے وہاں LFO تسلیم کیا۔ لیکن پھر بھی MMA کے مرہون منت ہو جائیں کہ ہم نے اس پارلیمنٹ کی لاج رکھی۔ ایک سال تک ہم نے protest کر کے مشرف کو مجبور کیا۔

جناب والا! قومی اسمبلی کے سپیکر نے ruling دی تھی کہ LFO آئین کا حصہ ہے لیکن اسی سپیکر نے کہا کہ میں نے بہت بڑی غلطی کی' مجھے معاف کردیں' یہ آئین کا حصہ نہیں تھا۔ اب یہ ممبران کے اتفاق رائے سے آئین کا حصہ بنے گا۔ یہ ہماری فتح ہے' اس پارلیمنٹ کی فتح ہے۔ ہم نے پارلیمنٹ کا استحقاق بحال کیا ہے۔ LFO کو پارلیمنٹ میں لانا یہ ہماری کامیابی ہے اور یہ پارلیمنٹ جنرل مشرف کو حکم دے رہی ہے کہ دسمبر 2004ء کو وردی اتارو۔ اگر ہم اتنا بھی نہ کرتے' گیارہ سال تک ضیاء الحق صدر بھی تھے اور چیف آف سٹاف بھی تھے۔ اگر وہ نہ مرتا تو ہماری کمزوریوں کی وجہ سے تاحیات ہمارے سر پر مسلط رہتا۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! وقت کا خیال رکھیں۔ بہت زیادہ وقت ہو گیا ہے۔ مہربانی کر کے ختم کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: ہم اس قابل نہیں ہیں کہ ہم ان کی وردی اتار سکیں لیکن ہم نے کچھ منوایا۔ اگر آپ ہم سے زیادہ منوا سکتے ہیں تو ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ بسم اللہ کریں ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔ جہاں تک یہاں یہ بات کی جا رہی ہے کہ ایٹمی صلاحیت کا ہم تحفظ کریں گے، میں سمجھتا ہوں اور ہمارا یہ مطالبہ ہے اس ہاؤس کے توسط سے کہ تمام سائنسدانوں کو رہا کیا جائے اور امریکہ کے کہنے پر ہم اس کی تابعداری نہیں کریں گے۔ ہم اپنے ملک کے خود بادشاہ ہیں ہم کچھ ہمت پیدا کریں، کچھ جرأت پیدا کریں ہم اتنے بزدل نہ بنیں کہ گیارہ ستمبر کے بعد جب بش نے فون کیا تو مشرف صاحب کہتے ہیں .yes sir

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! وقت ختم ہو گیا ہے۔ اب تشریف رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: ایک دو شعروں کے بعد اپنی تقریر کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔

ملے خشک روٹی جو آزاد رہ کر تیرے خوف و ذلت کے حلووں سے بہتر
اپنی مٹی پر چلنے کا طریقہ سیکھو سنگ مرمر پر چلو گے تو پھسل جاؤ گے
جب ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا
جب چمن کو لہو کی ضرورت پڑی پہلے گردن ہماری کٹی
پھر بھی کہتے ہیں اہل چمن، یہ چمن ہمارا ہے تمہارا نہیں

والسلام علیکم۔

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ: جناب ایک point of personal explanation۔

جناب چیئرمین: وقت تو نہیں ہے۔ بہرحال ثناء اللہ بلوچ صاحب بہت مختصر رکھیں۔

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ: شکریہ جناب چیئرمین! سب سے پہلے آپ کا مشکور ہوں۔ صبح بھی جو اجلاس ہو رہا تھا۔ ہم نے اس لئے interrupt نہیں کیا بقول آپ کے کہ کارروائی میں مخل نہیں ہونا چاہتے تھے جس طرح ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ صدارتی خطاب پر اس بحث کو بڑی سنجیدگی سے اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کے ساتھ آگے بڑھائیں۔

صبح کچھ remarks میرے دوست مشاہد حسین صاحب کی طرف سے آئے کہ کوئی ۲

اکتوبر کو پونم بنا اور پانچ اکتوبر کو اس کی ----

جناب چیئرمین: اس کی وضاحت تو کر چکے ہیں۔

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ: نہیں، اس کی وضاحت ہو چکی ہے لیکن میں تھوڑا سا ریکارڈ اور بھی درست کرنا چاہتا ہوں۔ اس میں ایک تو یہ ہے کہ پونم وہ واحد سیاسی جماعت ہے یا ایک پلیٹ فارم ہے جس کی قیادت نے ۱۲ اکتوبر کے بعد غیر آئینی حکمرانوں کی خواہشات کے باوجود آج تک ان کے ساتھ کوئی بھی meeting نہیں کی۔ چاہے وہ ریفرنڈم کا موقع ہو، آل پارٹیز کانفرنس ہو، امریکہ کی افغانستان کے اوپر invasion سے متعلق ہو۔ پونم کی قیادت نے کسی بھی موقع پر یہ پاکستان کے ----

جناب چیئرمین: یہ ریفرنس تو نہیں تھا۔ آپ کسی دوسری بات پر جا رہے ہیں۔ جب آپ کی تقریر تھی تو اس میں آپ کہہ دیتے۔ آپ کے دوسرے ساتھی یہ بات کرلیں۔ This was a reference of the day,so I think اس کو آپ رہنے دیں۔

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ: دوسری بات I suggest and want to clear میرے دوست طارق عظیم صاحب نے بھی کچھ ریمارکس دیئے تھے میں نیچے بیٹھا سن رہا تھا۔ جناب سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم فیڈریشن کی نمائندگی کرتے ہیں یا نہیں کرتے ہیں یہ الگ بات ہے۔ ہم اس ایوان کا حصہ ہیں۔ پاکستان کے اندر حقیقی وفاقیت یا فیڈریشن کی بات کرنے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ کے پاس جعلی ووٹوں کا ایک بہت بڑا بنڈل ہو۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اس پر بات ہو چکی ہے۔

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ: جناب نہیں۔ ہم یہ واضح کردینا چاہتے ہیں کہ کسی کے پاس اگر خوشامدیوں کا ٹولہ اور جعلی ووٹوں کا بنڈل ہو تو وہ وفاق کی نمائندگی نہیں کرسکتا۔ وفاق کی نمائندگی پاکستان کا ہر شہری آئین اور قانون کے مطابق کرسکتا ہے۔ پاکستان کے ہر شہری کو آئین کے آرٹیکل ۷، ۱۸ اور ۱۹ کے تحت یہ حق اور اختیار حاصل ہے کہ وہ بات کرے اور غیر جمہوری قوتوں کی نفی کرے----

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بس رضا صاحب ہو چکا ہے۔ آپ بیٹھیں۔ جی کلثوم پروین صاحبہ آپ کچھ کہنا چاہ رہی تھیں۔

سینیٹر مسز کلثوم پروین: جناب چیئرمین! ہم اُس طرف بینچوں پر بیٹھے ہوئے بھائیوں کے بہت شکرگزار ہیں اور وہ ہمارے بھی اسی طریقے سے بھائی ہیں مگر بلیدی صاحب نے اشعار تو بڑے اچھے کہے ہیں میرا خیال ہے ٹرک کا کوئی شعر نہیں رہ گیا۔ انہوں نے کہا ہے کہ جو شخص corrupt تھا اسے وزیر اعظم بنا دیا حالانکہ ہمارا وزیر اعظم صاحب نہایت ہی شریف آدمی ہے۔ انہوں نے کہا کہ علامہ اقبال اور قائد اعظم کے اسلام کو نہیں مانتے۔ جبکہ ہمارے ہاں وہی اسلام رائج ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رائج کیا۔ کوئی نیا اسلام نہیں آیا۔

انہوں نے کہا کہ کشمیر کا سودا ہو چکا ہے۔ انہیں proof دینا ہوگا کہ انہوں نے کب سودا کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ کے وجود کو نہیں مانتا تو یہ ہمارا استحقاق مجروح کر رہا ہے۔ براہ مہربانی تقریر میں اتنے جذباتی نہ ہوں کہ جو جی میں آئے وہ کہتے جائیں۔

Mr. Chairman: The House stands adjourned to meet again on Sunday 29th February,2004 at 10.a.m.)

[The House was then adjourned to meet again at 10 of the clock in the morning on Sunday, the 29th February,2004]